



اشرفیاف



کڑی ریتی مورتی بعض اوقات مصیبت کا باعث بن جاتا ہے۔

شعبہ سرسراغ رسانی میں یکینڈرکڈو بیٹیوں کی حیثیت سے ملازمت کی۔ وہاں سے جی اگن گیا تو تین برس الیت آئی کے بجٹ کی حیثیت سے کام کیا۔ پھر فوج میں برقی ہوکر ویت نام چلا گیا۔ اور رائفل میں بن کر ویت نامک گروہوں کے خلاف معروف کارزار سار۔ فوج سے نکلا تو آئی اگلے میں ہم انٹر کٹر بن گیا۔ اس کے بعد کئی اور عظیم فوجی فوجیت کی ملازمتیں کیں۔ یوشن کی ویٹرن سیکورٹی کارپوریشن میں سیکورٹی کارڈ بھی رہا مگر کبھی بھی اس کے خواب پرست نہ ہوئے کیس اسے کوئی ایسا موقع تاہم نہ آیا کہ وہ ایک ہی جیت میں زمین سے آسمان

مانگے فرسٹ نہیں سہاں کا ایک عجوبہ اور طویل قلمت کسرتی جہاں کا ملک طاقتور نوجوان تھا بلکہ بہت کمزور لگی لختوں سے زیادہ عروج و لغت انداز کرتے کا خواہش مند۔ زیادہ سے زیادہ دولت کا نہ لکھ پتی اور کروڑ پتی بننے اور دولت سے لڑنے مخصوص کسانوں میں کیلئے کا خواہاں۔ اسے زندگی کی ٹمک و دو میں سرگرمی سے حصہ لیتے ہوئے بارہ سال گزر چکے تھے۔ ان بارہ برسوں میں اس نے سی و ستر کے مختلف میدانوں میں بیس آزمائی کرنا سیکھا تھا۔ کئی برس نیویا ایک پولیس سے وابستہ رہا۔ دو سال ٹمک

عالمی شہرت یافتہ مصنف جس کی حیثیت سے جہاں سے آئے اور سندھی خبرزینہ کی مدیر ہیں



مک پہنچ جائے ان دونوں دیکھتا تھا اور نیویارک کے گرد و فواح میں
 آوارہ گردی کر رہا تھا یا سی آوارہ گردی کے دوران ایک دن ایک
 ریسٹورنٹ میں اس کی ملاقات ایک ہائی سوسائٹی گرل ماریسا کوونڈن
 سے ہو گئی ماریسا نے اسے بتایا کہ اگر اسے دولت کمانے کی خواہش ہے
 تو اس کی یہ آرٹ و صرف پیراڈائز سٹی میں پوری ہو سکتی ہے جو عرب
 پتیوں کا شہر ہے۔ ماریسا نے فروسٹ کو مشورہ دیا کہ وہ پیراڈائز سٹی ملے
 وہاں اس کے ایک دوست جو سالوسن سے ملاقات کرے۔ جو سالوسن
 اس جیسے حوصلہ مند دولت کمانے کے خواہش مند افراد کو بہترین ملازمتیں
 دلانے کا کام کرتا ہے اگر وہ اسے ماریسا کا حوالہ دے گا تو امید ہے کہ سالوسن
 اسے اس کی حسب توقع ملازمت ملا دے گا۔ ماریسا نے کہا کہ وہ خود بھی
 پیراڈائز سٹی میں ہی رہتی ہے اور مقرب واپس جانے والی ہے جہاں
 امید ہے کہ ان کی دوبارہ ملاقات ہوگی۔

نیویارک میں فروسٹ کو مریمن کے مطابق ملازمت تلاش کرنے
 میں کوئی کامیابی نہیں ہو رہی تھی۔ اس نے ماریسا کے مشورے پر غور کیا کہ
 اور فروسٹ آزمائش کے لیے پیراڈائز سٹی پہنچ گیا۔ اس نے سی موٹل میں
 قیام کیا۔ اس گھنٹے سے ہوٹل کا کاروبار بھی تین ڈالر روزانہ تھا لیکن کاروبار
 میں جو سالوسن کا بہتر دیکھ کر اس کے دفتر فون کیا جو اب میں اسے بتایا
 گیا کہ اگر وہ ملازمت کا خواستگار ہے تو ایک تقریری درجہ دست میں
 اس کی خصوصیات اور سابق تجربہ کا پورہ پورا حوالہ موجود ہے کہ یہ ذات خود
 ملے گئے۔

فروسٹ نے ہوٹل کے ٹائپ رائٹر پر دست و نخواست اور سالوسن
 کے نام ایک خط لکھ دیا۔ موٹل ہی سے پانچ ڈالر ملے یہ پانچ ڈالر اس نے
 کرایہ بدلی۔ نتیجہ کارک سے پتہ دیا کہ کیا اور سالوسن کے دفتر پہنچ

FRANKO
 1941



ایک چھوٹے سے جزیرے پر واقع تھا۔ فرسٹ نے سالوں کا شکر یہ ادا کیا۔ مزدوری کا قیادت پر دستخط لے اور رخصت ہو گیا۔

آپچر ولا جانے والی منزل پر پہلے لہندہ دیکر سے دو گارڈاؤس موجود تھے۔ پہلے گارڈاؤس پر جس گارڈ نے فرسٹ کا ڈرائیونگ لائسنس چیک کیا اور اسے گھمے جانے کی اجازت دے دی۔ دوسرے گارڈاؤس پر سے نہیں روکا گیا۔ گارڈاؤس سے ملے جا کر مرکز ایک بیل سے مل جاتی تھی۔ یہ بیل ساحل اور جزیرے کے درمیان آمدورفت کا واحد راستہ تھا۔ پہلے سے ترستے ہی درختوں کے جھنڈ کے درمیان آ کر چلاؤ واقع تھی۔ فرسٹ بیل سے اترا تو اسے دس فٹ اونچا ایک گیٹ دکھائی دیا۔ اس کی کار قریب پہنچتے ہی گیٹ خود بخود کھل گیا۔ گیٹ سے بچہ دوڑا کر ڈرائیونگ وسیع اور سخت نڈا عمارت نظر آ رہی تھی۔ فرسٹ نے دیکھا کہ بڈنگ کو بجلی کے تاروں کی ایک اونچی چار دیواری سے محفوظ کر دیا گیا ہے۔ قریب ہی کار پارکنگ سٹینڈ تھا۔ سٹینڈ میں دو شاندار کارس مگر ہی محض ایک رولز رولس اور ایک کیڈیلاک۔

نئی سریکور گارڈ چیک ماروں اس کا منظر تھا۔ اس نے بتایا کہ وہ اس کے لیے یونٹام اور گن پر وٹ کا انعام کرنے کا پورٹ اسے کاپ ہاؤس سے مل جائے گا۔ وہ ایک اپنا اسلحہ خانہ موجود ہے۔ پورٹ ملے پر فرسٹ اپنی پسند سے رولز اور کاپ انتخاب کرے۔ اس نے تاکہ اس کی ڈیوٹی آج رات ختم ہو جائے، یہی شرط دے دی۔ فرسٹ نے پورٹ سے فرسٹ کو حفاظتی اقدامات کی تفصیلات بتائی کہ کہ حفاظت کے تمام اقدامات، انٹیکورنگ خود کار آلات کے ذریعے کیے گئے ہیں۔ وہ کسٹمرز ایک گارڈ رووم ہے جس میں جیلدار سسٹم اور بی ایس کیوں کار مگر ہی پورٹ نصب ہے۔ فرسٹ کا کام ہر وقت چوکنارہ کر اسس مرکزی پورٹ کو دیکھتے رہنا ہے۔ بلڈنگ کے مختلف اندرونی اور بیرونی حصے مرکزی پورٹ پر ملے ہوئے کسی وی اسکرین پر نظر آتے رہتے تھے حفاظت کے لیے صرف بجلی کے تاروں کو کافی دیکھتے ہوئے وہاں چلے بہت خوفناک ڈوورسین کتے بھی موجود ہیں جنہیں رات کو فوجیے کھول دیا جاتا ہے۔

جبکہ ماروں نے فرسٹ کو وہاں کے مختلف بیرونی مقامات ملکاے ساحل پر وہ جگہ دکھائی جہاں ایک گیٹ کتے دوسری جانب کی موٹر گولش اور ایک بڑی سی لالچ کھڑی تھی۔ پھر وہ اسے گارڈ رووم میں لے گیا اسے بتایا کہ اس بیٹھے سی ڈیوٹی رات کی ہوگی۔ اگلے بیٹھے ماروں رات کی ڈیوٹی پر کاجا لے گا۔ اور فرسٹ دن میں چلا جائے گا۔ اس نے اسے سائنڈے سے جو کہ میں بھی بتایا کہ رات بھر میری سی چیلنگ کرنے کا تاج ہے۔ اس لیے اسے ہر وقت ہوشیار رہنا پڑے گا۔ اس نے کہ کار ملازمت بہت اچھی ہے۔ تنخواہ معقول ملتی ہے۔ کھانا عمدہ ہوتا ہے۔ رہائش کا یہ بہت اچھا ہے۔ لیکن

لیا بیرونی نفس میں اس کی ملاقات ایک خوبصورت لڑکی سے ہوئی۔ بیز وقت خوشگامانات بہت جلد ہی مگر فرسٹ نے اپنی چرب زبانی سے لڑکی کو یاد کر لیا کہ وہ سالوں کا اس کا خط پہنچا دے۔ خط میں فرسٹ نے مارا سے اپنی دوستی کا ذکر کیا تھا۔ سالوں نے خند دیکھے ہی اسے ملاقات کے لیے بلایا۔

سالوں نے فرسٹ کے اقدامات دیکھے اور اس کی سلا لہر ملازمتوں اور تجربے کا حال پڑھا۔ ایک دو ملازمتوں کی چیلنج میں فرسٹ نے تجربہ پیش کیا کہ سالوں اس کے لیے کوئی باقی کارڈ کی ملازمت تلاش کرنے کو بہت خوب ہوگا۔ سالوں نے اس خیال سے اتفاق کیا کہ فرسٹ کے لیے ایسی ملازمت مناسب رہے گی لیکن ہر دست کوئی باڈی گارڈ کی ملازمت موجود نہیں تھی۔ سالوں نے کہا کہ فرسٹ چند دن انتظار کرے امید ہے کہ کوئی آفر پائے گی۔ فرسٹ نے جواب دیا کہ وہ زیادہ انتظار کرنے کی پوزیشن میں نہیں اگر دو دن کے اندر اسے کوئی ملازمت نہ ملے تو وہ مارا سے جس سے معفر یہ اس کی ملاقات ہونے والی ہے۔ شکایت کے ساتھ معلوم نہیں ہے اس کی دھمکی کا اثر تھا یا قسمت کا کوئی اشارہ کہ دوسرے ہی دن اس پر کوئی نئے سالوں نے اسے فوج کے افسانہ دی کہ وہ فوراً اس کے پیش پیش اس کے لیے ایک خاطر خواہ ملازمت کا بندوبست کروایا گیا ہے۔

فرسٹ آکر پہنچا۔ سالوں اس کا منظر تھا۔ اس نے پہلے تو ملازمت دلانے کے مسئلہ میں اپنی اچھی کی کشادگی بیان کی کہ فرسٹ کو پہلے ہی تنخواہ کا نصف اور اس کے بعد ہر تنخواہ کا دس فیصد ادا کرنا ہوگا۔ فرسٹ نے بدلہ خواست اس پر کام کی تمام کی تب سالوں نے بتایا کہ ملازمت باڈی گارڈ کی ہے تنخواہ جو سولڈرزی ہفتہ ہوگی۔ رہائش اور طعام مفت، مسگر گارڈ ہی جو کہ ملے کی سب سے بڑے اور ملو رخصت کار ہیں اور اب یہی خیال کے جاتے ہیں اپنی اگلی بیٹی کی حفاظت کے لیے ایک موزوں باڈی گارڈ کے متقاضی ہیں۔ مسگر گارڈ کی مستقل رہائش ملے میں ہے۔ ان کی بیٹی بھی وہیں رہتی تھی لیکن گزشتہ دنوں روم میں اسے خود کرنے کی ناکام کوشش کی گئی جس کے بعد مسگر گارڈ نے اپنی بیٹی کو حفاظت کے خیال سے پیراڈاؤس کی بھیجا دیا۔ یہاں وہ پیراڈاؤس لارڈ گرامی مقام پر ایک شاندار عمارت میں قیام پذیر ہے۔ سالوں نے بتایا کہ مسگر گارڈ کی خود یہاں نہیں ہیں ان کی جانب سے جملہ معاملات کا ذمہ دار ایک شخص ٹائڈو نامی ہے جو بہت سست ہے۔ اس نے ایک رات باڈی گارڈ کو گولی مارنے کی وفات میں سوتے پایا۔ اور اسی وقت اسے صرف کر دیا جس کی برطر فی سے جو جگر خالی ہوئی ہے فرسٹ کو اس کے لیے چھ جاکا رہا ہے اگر اسے ملازمت منظور ہے تو فوجی ڈیوٹی پر پہنچ جائے جہاں سینئر باڈی گارڈ چیک ماروں اس کا انتظار کر رہا ہوگا۔ اس کے بعد سالوں نے فرسٹ کو مسگر گارڈ کی رہائش گاہ پر لے کر دلا کہ پچھلے سال اسے بھیجا ایک پڑھلا

انہیں ملی ہوئی ہے اور اس کا مرکز کو مارلن الدرفوسٹ باری باری استعمال کرتے ہیں۔ یونٹ فارم اور گن پرمٹ حاصل کرنے کے بعد دفرسٹ نے مارلن سے جانے کی اجازت چاہی کہ وہ اپنا سامان لے کر آئے مارلن نے جواب دے دی مگر بائبر کروی کرشم کو سات بجے سے پہلے واپس آ جائے۔ اپنے بھل جاتے ہوئے دفرسٹ بہت خوش تھا۔ وہ دل ہی دل میں ماریا کا ممنون تھا۔ کراس کی وجہ سے اسے ایک اتنی اچھی ملازمت مل گئی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ یہ ملازمت اس کے لیے دولت کے حصول کا ایک ایسا چھانڈ بھانڈ ثابت ہو سکتی ہے لیکن اسے اُن کے دل کا اندازہ نہیں تھا اگر ہوتا تو اسے معلوم ہو جاتا کہ ملازمت اور دولت کے حصول کے لیے اس کے خیالات کتنے غلط تھے اگر اسے اُن کے دئے حالات کا علم ہوتا تو وہ ان کوین خدمت میں پیراڈا نرسٹ سے فارہ کرنے کو ترجیح دیتا اور پہلے لے دئے ہوتی جہاز سے وہیں واپس ہو جاتا جہاں سے آیا تھا۔



اپنی ذہنی مشق سے ہونے کے دو تین گھنٹے بعد ہی دفرسٹ مرکزی بورڈ پر گئے مختلف ٹینوں اور ٹیلی وڈی اسکریں کو دیکھتے دیکھتے تھک گیا۔ اس وقت اسے احساس ہوا کہ یہ ملازمت اتنی آسان بھی نہیں جتنی وہ خیال کر رہا تھا۔ سراسیمہ کے قریب وہ بیٹھے بیٹھے اچھا دیکھا گیا مگر جو نورما ہی جو تک کر بوشیار ہو گیا۔ اسے معلوم تھا کہ ذہنی ٹے دھران سونے پر پہلا کارڈ نکالنا چاہیے۔ نیند بھگوانے کے خیال سے وہ اٹھا اور کارڈ روم کی ایک دیوار پر لگے ہوئے اسکرین جات دیکھنے لگا اس نے ایک رائفل آسانی اچھی وہ رائفل کا جائزہ لے ہی رہا تھا کہ ولای حریف جاسنے دے دوڑنے کے لیے کچھ آہٹ سن کر وہ چوک گیا۔ دوڑنے کی طرف دیکھا تو اس کا سینڈل بہتر بہتر اعلیٰ رہا تھا۔ وہ جلدی سے ایک کرسی کی آڑ میں کھڑا ہو گیا اور رائفل کی نال دوڑنے کی طرف مائل کی۔ کئی وقت دوڑا تو کھل متروک ہوا۔ دفرسٹ نے کوڑک کرنے کے لیے کوہایت کی کر وہ جہاں ہے وہیں کھڑا رہے ورنہ اپنی جان سے جانے لگا۔ مگر وہ اندازہ تھا جو اپنی عادت سے بے احتیاطی جنگ کے لیے آیا تھا۔ دفرسٹ نے اس سے مدد کی کہ گھر سے ہی یہ بھی کہا کہ وہ آئندہ اس طرح جنگ سے اپنے کی کوشش نہ کرے۔ اندازہ تو دفرسٹ کو سنت نظروں سے دیکھتے ہوئے بتایا کہ وہ اسے بوشیار دیکھ کر خوش ہوا مگر اسے اس قدر ڈر لانا کہ اندازہ نہیں کرنے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ یہ دوڑا نہ صرف وہی استعمال کرنا ہے کوئی دوسرا دھڑے نہیں آ سکتا۔ یہ کہہ کر وہ اسے چوک کر رہنے کی تاکید کرتے ہوئے چلا گیا۔

اندازہ کے جانے کے بعد یونیٹ خالی خالی بیٹھے بیٹھے دفرسٹ کو ماریا کا خیال آیا۔ مارلن سے گفتگو کے دوران اسے معلوم ہوا تھا کہ ماریا جب بھی پیراڈا نرسٹ کی قی ہے یہاں کے سب سے بڑے اور گن بھل اسپین میں قیام کرتی ہے۔ دفرسٹ نے بھل فون کیا اور ماریا سے بات کرنے میں کامیاب ہو گیا اس نے ماریا کو اپنی ملازمت کے بارے میں بتایا۔

اندازہ کی سخت گیر طبیعت کی وجہ سے ہر چیز کا مزہ خراب ہو جاتا ہے مگر گراڈی کے متعلق اس نے کہا کہ وہ اس قدر دولت مند ہے کہ دس بیس لاکھ کی قواس کے نزدیک کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔ گراڈی کی کھلی پیش نو جوان اور بہت خوبصورت ہے اس کا نام چینلہ ہے گراس کی عادتیں بہت بگڑ چکی ہیں۔ پانچ ماہ قبل تک وہ روم میں آنکھ دے کر کھو متی پھر پری ریتی تھی کہ اسے غوا کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس ماہ میں چار احمقانہ گھنٹن اور دو لوئیس میں ہلاک ہو گئے۔ گراڈی نے آئندہ کسی ایسے اقدام سے خوفزدہ ہو کر اسے یہاں بھیجا دیا یہاں اس کی حیثیت بالکل ایک قیدی جیسی ہے وہ رات دن سہ وقت و لا میں بند رہتی ہے اسے کہیں اُنے جانے کی اجازت نہیں ہے یہاں اس کے دے ہر قسم کی تفریح کا سامان فراہم کر دیا گیا ہے خود گراڈی ہر چہ بیٹھے بعد اسے ہر گاہ دو روم میں ایک دھوانہ والا کھانڈوئی رہا کشتی صدر تک لے جاتا تھا۔ مارلن نے سمجھا کہ خطرے کے وقت جیسے ہی بورڈ پر سربراہی نوڈار ہو دفرسٹ رائفل سمیت اس دروازے کے ذریعے جینا کے کمرے تک جائے اور جب تک پولیس نہ آجائے وہیں موجود رہے۔ اس نے بتایا کہ ڈور پر کس کتے سدھا ہے ہوتے ہیں اگر انہوں نے حملہ آور کو نہیں کیا تو پھر چند لمحوں کے بعد ایک دوسری سربراہی کوشش چلنے لگتی ہے جس کے چلنے ہی ایک ایسی اسکورنگ سیٹی بجتی ہے جسے جرنل نے ہی سن سکتے ہیں۔ یہ سیٹی سننے ہی کے ساتھ کپتان ٹینوں پہلے جاتے ہیں اور اس کا گیت خود بخود بند ہو جاتا ہے خطرے کا اندازہ مچنے کے ساتھ منٹ کے اندر پولیس یہاں پہنچ سکتی ہے۔ مارلن نے دفرسٹ کو اپنے بارے میں بھی بتایا کہ وہ ایک سابقہ اسٹیٹ ٹروپر ہے۔ پندرہ سال تک پولیس میں کام کر چکا ہے۔ جہاں اسے ڈیوٹی دیا گیا وہاں اس کی کامیابیوں سے اس کی گھریلو اور ازدواجی زندگی اچھی نہیں گزری۔ بیوی سے جھگڑا ہو کر طلاق ہو گئی۔ اسے موجودہ ملازمت ایک کی مشغول سے ملی ہے۔ دفرسٹ نے اس کی باتوں سے نادمہ لگایا کہ وہ دولت کے پیچھے جھانکنے والوں میں سے نہیں ہے۔

کچھ دیر کے بعد مارلن دفرسٹ کو اس کا کہیں دکھانے گیا جو کہ ولای عمارت کے عقب میں واقع تھا کہیں کی طرف جاتے ہوئے راستے میں منانے اور تیرنے کا ایک بہت بڑا ٹالاب تھا جس کی بلکاوٹر پر ایک چائنا شخص گلاس صاف کر رہا تھا۔ اس نے ان کو گویا کہ کرسلم کیا۔ مارلن نے بتایا کہ گھر پر ٹولوازم ہے اس کا نام سوکا ہے۔ اور کھانا پکانا وغیرہ اس کو فراڈن میں شامل ہے اور اسے کچھ خفاں توں کا پکاؤ ڈنڈا۔ جس میں کتنے فراڈ ہے تھے مارلن نے بتایا کہ اس سے تارکس ہیں رات کو وہی انہیں کھاتے ہیں۔

تینوں کے کپاؤ ڈنڈے کا ان کے جاگرو کہیں نے ہوئے تھے مارلن نے بتایا کہ ان میں سے ایک کہیں اس کا ہے اور دوسرا دفرسٹ کے ہے۔ ٹروپہورٹ کی سہولت کے لیے اس نے بتایا کہ ایک چوٹی پر رش کار سسپنس ڈائجسٹ (۴۵) ضروری ہے۔

ماریا نے اسے دوسرے دن باہر نکلے ہوئے آنے کی دعوت دی۔



دوسرے دن فرسٹ حبیب وعلہ بادہ بجے ماریا سے ملنے گیا ماریا سے ہوئے کہ باہر غفلت میں وہ اس کے ساتھ کلاس میں بیٹھ گئی اور اسے ٹیک اور ہوئے دی ایس آت اسپینڈے گئی جس کے لئے میں اس نے کہا کہ یہ اس کی شکایت ہے میں وہ بڑے بڑے کاکھوں کو چھانتی ہے۔ ہوئے بہت وسیع اور بڑا تھا اور لوگوں کے لیے ہر قسم کی تعزیر کا سامان بھی فراہم کیا گیا تھا۔ فرسٹ کو بہت حیرت ہوئی جب ماریا نے اسے یہ بتا کہ وہ ایس راکٹ اسپینڈے اس کی ذاتی ٹیکٹ ہے جو اس کے ایک کمرے کے لیے اپنی وجہیت میں بطور ورثہ دیا ہے۔ فرسٹ نے ماریا کو اپنی ملازمت کی تفصیلات بتائیں کہ اسے ایک ارب پتی ایمپن گرانڈی کی بیٹی کی حفاظت کے لیے مامور کیا گیا ہے۔ بینا گرانڈی بہت بگڑی ہوئی جیسی زندہ دلی ہے اگر موقع ملا تو وہ اس سے قریب اندازہ اٹھائے گا۔ اس نے دوسرے کارڈ مار اور ان پانچ راج انداز کا تذکرہ بھی کیا۔ ماریا نے بتایا کہ وہ انداز کو چاہتی ہے وہ ہر ماہ کے پہلے ہفتہ کو اس کے پاس شہب سہری کے لیے آئے ہے۔ فرسٹ نے کہا کہ اگرچہ اسے ایک ایسی ملازمت مل گئی ہے مگر وہ بہت سی دولت کا مالک ہے۔ ماریا بولی کہ وہ ابھی ابھی آپ کے پیراڈاکٹر کی میں دولت کہنے والوں کے لیے بڑے سہری مواقع پیش وہ انتظار کرے مکن ہے اسے بھی کوئی چانس مل جائے۔

مستور می دیر کے بعد ماریا نے فرسٹ کو رخصت کر دیا کہ اب اسے دوسری مصروفیات درپیش ہیں۔ اس نے فرسٹ کو ایک کرڈٹ کارڈ دے کر کہا کہ اس کارڈ کی مدد سے وہ ہوئے میں ہر شے مفت حاصل کر سکتا ہے۔ فرسٹ کو اسے سے رخصت ہوا تو ایک خفیہ دروازے سے نکل کر بیوسک ماریا کے کمرے میں داخل ہوا۔ بیوسک ماریا کو اچھا اور ایک پشور قاتل تھا۔ بیماری مساویہ کے قتل کیکر تا تھا۔ وہ اپنا جیسا پس برس کی عمر کا آدمی تھا۔ اور دیکھنے ہی سے خوفناک نظر آتا تھا۔ اس کی ایک آنکھ مصنوعی تھی۔ ماریا دنیا میں عرف اس سے ڈرتی تھی۔ پہلے دو سال سے بیوسک ہر بین ریڈیو ٹیلی ویژن کے لیے کام کرتا تھا۔ اور ہر بین ریڈیو ٹیکسٹ پلان ہفت ہر اس کی آدمی تھا اور پس پردہ رہتے ہوئے بین الاقوامی سیاست میں اگلاڑ پھلاڑ کرتا رہتا تھا۔ گوشہ دہلہ سے وہ بینک میں تھا اور ہل بیوسک ان دونوں تقریریں کیا اور فارغ تھا۔ اگرچہ اسے اس کی ماما نگوہ چار ہزار ڈالر بڑی باقاعدگی سے ملتی رہتی تھی لیکن بیوسک کے لیے یہ آمدنی بہت کم تھی۔ یوں بھی وہ ایک مدت سے کوئی لمبا مدت دانے کی فکر میں تھا خاص طور سے جب سے گرانڈی نے اپنی بیٹی کو میاں بھیجا تھا۔ وہ اسے اخراج کرنے کا منصوبہ بناتا تھا اسے یقین تھا کہ گرانڈی بیٹی کو بیٹی کو واپس لینے کے لیے دوکر ڈاکٹر اسانی سے دے دے گا جس

نے اس بارے میں اپنے دو بقیوں بیچ گو بل اور اس ایمنی سے مشورہ کیا۔ دونوں نے اگرچہ دلا کر سوچ لیا اور پھر بیوسک کو بتایا کہ حقائق ان مقامات بہت سخت ہیں اور سینٹر کا رڈ مارون بھی ایسا آدمی نہیں جسے رشوت دی جاسکے۔ اس لیے موجودہ صورت حال میں اخراج کا بیان کامیاب نہیں ہو سکتا۔ بیوسک نے عارضی طور پر یہ ارادہ منسوی کر دیا لیکن ابھی جب اس نے ماریا اور فرسٹ کی باتیں سنیں (اس نے ماریا کے بیڈ روم میں خفیہ ٹیکو فون لگا رکھے تھے تاکہ ماریا کے کاکھوں کو بعد میں بیک میل کیا جاسکے) فراس نے اندازہ کر لیا کہ اب اس کے منصوبے کو روکنے کا لارایا جاسکتا ہے۔ اس نے ماریا کو بیڈ کی کہ وہ فرسٹ کو چھانٹے اور شیشے میں انسانی کی ہڈی کو کوشش کرے تاکہ وہ بیکہ کرے کہ ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھی ایمنی کو فون کیا کہ فرسٹ نیچے آکر آئے اور اسے بتا کہ اس کے ساتھ اس طرح پیش نہ آئے فرسٹ تھرنے کے کلاب کے پاس کھڑا تھا کہ ایمنی اس سے ملا۔ وہ ایک موٹا مگر بہت چالاک آدمی تھا۔ اور لوگوں کو چھانٹنے میں اپنے چہرے کی مصوڈہ مسکراہٹ سے خوب فائدہ اٹھاتا تھا اس نے فرسٹ سے اپنا تعارف کرایا کہ وہ ہوئے میں میزبان کی حیثیت سے حکم کرتا ہے اور یہ کہ ماریا نے اسے فرسٹ کا خصوصی خیال رکھنے کی ہدایت کی ہے۔ اس نے فرسٹ کو ہوئے کی مفت ڈیسپیوٹل سے آگاہ کیا اور پھر باتوں باتوں میں بتایا کہ ہوئے کے شوٹنگ کلب میں ایک شخص اپنے آپ کو بڑے پائے کا نشانہ بنا رہا تھا اور اس کا دعوے ہے کہ اگر پولو اسے کوئی شخص اس سے بہتر نشانہ لگا سکے تو وہ اسے ایک ہزار ڈالر دے گا۔ فرسٹ خود بھی بہترین نشانہ چیخا تھا اگرچہ اب اسے کافی عرصہ بیوسک کی مشق سے گزر گیا تھا لیکن ہنر ڈالر کے لالچ میں وہ کامیاب ہو گیا ایمنی نے شوٹنگ کلب میں لے گیا جہاں بیوسک ان دونوں کا منتظر تھا کیونکہ اس نے فون پر ایمنی کو یہی ہدایات دی تھیں۔ ایمنی نے اس کا تعارف کر لیا۔ بیوسک کی ظاہری صورت سے فرسٹ دھوکہ کھا گیا کہ بھلا یہ آدمی کیا چھانٹتا ہے لگا لگا ہوگا۔ مقابلہ ہوا اور بیوسک جان بوجھ کر ہار گیا۔ شوٹنگ کی رقم ادا کرنے سے پہلے اس نے فرسٹ سے کہا کہ وہ ایک بار پھر مقابلہ کرے۔ اور اس مرتبہ شوٹنگ کی رقم پانچ ہزار ڈالر ہو گئی ایمنی ان دونوں کو مقابلہ کرتے چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ فرسٹ چونکہ جیت چکا تھا اس لیے وہ بڑی آسانی سے دوسرے مقابلے کے لیے تیار ہو گیا۔ لیکن اس مرتبہ بیوسک نے اسے شکست دے دی تو اس نے فرسٹ سے کہا کہ جیت کی رقم وصول کرنے میں اسے کوئی عیبت نہیں ہے وہ بہتر چار ہزار ڈالر ایک دو روز میں ایمنی کو دے دے گا بیوسک اس سے وصول کر لے گا۔ اب ہارنے کے بعد فرسٹ کو احساس ہوا تھا کہ اسے اس طرح دے دے تو قوت بنایا گیا ہے کہ اب کیا ہو سکتا تھا اسے ہزار چار ہزار ڈالر ادا کرنے کے لیے اسے سوچ میں مگر جھکائے وہ شوٹنگ کلب سے باہر نکل گیا۔

اگر چند دن میں سوئنگ پول کے نزدیک ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی جینا گرانڈی اپنے خیالات میں گم تھی محاسن قیدہ منافی سے بہت بیزاری تھی۔ اسے وہ دن یاد آ رہے تھے جب وہ انڈی کے ساتھ روم میں ہر گھنٹہ گھومتی چہرہ پتی تھی۔ اسے اپنے باپ اور اس کی دولت سے شدید نفرت تھی۔ اس رات جبکہ وہ ایک ادنیٰ درجے کے کلب سے باہر آ کر اپنی کار میں بیٹھ رہی تھی کہ چار نقاب پوش آؤسیوں نے اسے اغوا کرنے کی کوشش کی تھی۔ جینا بجائے خوفزدہ ہونے کے اس بات سے خوش تھی کہ اس طرح اسے سنسنی خیز حالات سے گزرنے کا ایک موقع مل رہا ہے۔ وہ خود بھی چاہتے تھے کہ اسے اغوا کر لیا جائے۔ اغوا کرنے والے۔۔۔ کسی جاہل سنسنی مقام پر اسے قید کر دیں۔ اس کے ساتھ ہر قسم کی زیادتی کریں اسے ہر لمحہ نئی سنسنی خیزی سے آشنا کریں۔ کم سے کم اس طرح اسے اپنے باپ کی بے انتہا دولت کے زیر سایہ بیزارگی کی زندگی سے نجات مل جائے گی اور پھر جب اغوا کی یہ کوشش پو لیس کی بروقت مداخلت سے ناکام ہوگئی اور وہ جیل میں اسے گئے تو جینا کو بڑی دلاؤسی ہوئی۔

دو سے دن انہی کے تمام اجازات میں اس واردات کی خبریں چلی سرخیوں کے ساتھ شائع ہوئیں اور ساتھ ہی یہ بات بھی منظر عام پر آگئی کہ ایک بچی منعت کار گرانڈی کی زندگی کسی طرح بچنے لپٹنے کے علاوہ نوجوانوں سے غلط ملط نہ کرتی ہے۔ اور جب اس پر حملہ ہوا تو وہ ایک اوباش کلب سے نکل رہی تھی۔ یہ خبریں پڑھ کر گرانڈی نے فوراً تمام اہلکار اور آؤسیوں کو اسے پیراڈائز سٹی روانہ کر دیا۔ گرانڈی پچھلے درجے سے ترقی کر کے اس مقام تک پہنچا تھا اس کا بیشتر وقت اپنی وسیع مالیات سلطنت کی کنٹرول کرنے اور مزید دولت کمانے میں صرف ہوتا تھا۔ اس کی بیوی نے شوہر کی عدم توجہ اور بے سزااری سے پورا ہر ایک شخص سے تعلقات قائم کر لیے اور جب اس شخص نے اسے ایک میل کرنے کی کوشش کی تو اپنے تنگ دل شوہر سے خوفزدہ ہو کر اس نے خوب آؤر گولیاں کھاکر خودکشی کر لی۔ گرانڈی کے ٹیڈورسن کی وجہ سے یہ خودکشی دباؤ کی گئی۔ اور اس کی جزا جزا تک نہیں پہنچی۔ اس نے مانے میں جینا سونڈر لینڈ کے ایک اسکول میں نرس تعلیم تھی۔ گرانڈی نے اسے تیار دیکر دل کا دردہ پڑنے سے اس کی والدہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ وہ مزید ایک سال اور اس اسکول میں رہی جس کے بعد گرانڈی نے اسے روم بلایا اس کے لیے بڑا قیامت انگ آؤش مقرر کر دیا۔ اسے مختلف اچھے کلبوں کا ممبر بنا دیا۔ اچھے لوگوں سے اسے تعارف کرایا اور پھر اسے اس کے حال پر جو ڈیا صرف مینڈ میں ایک بار وہ اسے ساتھ سے کرا لیت مشورہ پر سونڈر لینڈ میں کھانا کھا یا کرتا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ اس کی بیٹی پر لطف زندگی گوارا دہی ہے۔ جب اغوا کے سلسلہ میل سے پہلی مرتبہ جینا کے طور پر تھوڑا سا اس کی مصروفیتوں کا علم ہوا تو اس نے امانڈ کو نگرانی میں اسے پیراڈائز سٹی میں قید تھانائی کی سزا دی۔ اور

اسے بتایا کہ اس نے مانی میں ایک سال گزارنے کے بعد اگر اسے جینا کے بارے میں اچھی رپورٹ ملی تب ہی پھر وہ اسے باہر نکلنے کی عفو کی سب کٹا دی دینے کے بارے میں سوچے گا۔

کرسی پر بیٹھی ہوتی جھلنے بے چینی سے پہلو ہلا۔ اسے اپنے باپ کے خلاف نفرت عنصر کا تھا جس نے اسے اس وسیع مکتبہ میں قید کر کے اور ایک بے رحم شخص کو اس کا نگراں بنا کر اس سے مذمت کی خوشیاں چھین لی تھیں جینا کو روم میں دوسری بڑی مادیوں کے ساتھ ساتھ نشیات کی عادت بھی ہو گئی تھی پھر جینی اعتبار سے بھی اس کی زندگی حد انتہا پہنچ چکی تھی۔ یہاں کا چند دن اس میں اگرچہ اسے نشات نہ ملنے کی وجہ سے بڑی تکلیف تھی مگر اس سے بھی زیادہ اذیت کی بات یہ تھی کہ وہ کسی مرد کو حاصل نہیں کر سکتی تھی۔ ملازموں میں کوئی اس کی توجہ کے لائق نہیں تھا۔ سو کا گھر کے جملہ اطفال کا نگراں تھا اور جینا کا خیال تھا کہ وہ اس کے لیے اپنے دل میں بددی کے خوابات بھی رکھتا ہے۔ لیکن وہ اس کے ساتھ اپنے تعلقات میں بہت متعلقہ تھا۔ دو کارڈ تھے جن میں ملازم قریبے پتہ کا تھا کہ اس پر کسی سیکس اپیل کا کوئی اثر نہ ہوتا تھا۔ اور دوسرا کارڈ ثبت کرتا تھا جینا کو سونے کی نعمت دلانے تھے پھر جب سوکھنے سے تیار کیا مائڈونے دوسرے جملہ ڈرنگال دیا ہے اور اس کی جگہ ایک نیا ملاؤ دیا ہے کہ تینا سچنے لگی کہ شاید یہ نیا ملاؤ کچھ دلچسپ ثابت ہو۔ وہ رات ہی کی منتہی تک جگہ نیا ملاؤ قبولی پر ہو گا۔



کھانا اگرچہ اچھا تھا مگر زورٹ سے ٹیک جرن کھانا جلد سا۔ وہ اس خیال سے پریشان تھا کہ ایک یوٹک کا قرض ادا کرنے کے لیے ہمارا ڈالو کا انتقال ہو گیا۔ مادیوں نے اسے نکلونڈ دیکر کچھ دیا بھی مگر زورٹ نے اسے ٹال دیا۔ مادیوں کے گھارڈوم سے رخصت ہونے کے بعد جب ملا کھانے کے غلطی برجن لینے آیا تو اس نے زورٹ کو بتایا کہ مائڈونے کسی کام سے سان فرانسیسکو گیا ہے اور کل واپس آئے گا۔ مگر زورٹ نے اپنے ہی پریشان کن خیالات میں غرق تھا۔ یوٹک کے ہاتھ میں اس کا خیال ٹھکر دیا۔ بہت خطرات آؤی ہے اگر اس کا قرض ادا نہ کیا گیا تو یہ بھی ممکن تھا کہ ایک بیک بدمعاشوں کی خدمات حاصل کرے اور وہ اسے کسی سٹیشن مقام پر گھیر کر اچھی طرح مرمت کر دیں۔ بدیلتے آؤی رقم ملنے کی امید نہیں تھی کسی اور کو وہ یہیل جانتا نہیں تھا اسی صورت میں کھانے اس کے لوگ کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ اپنی نئی ملازمت کو خیر باد کہے۔ اور پیراڈائز سٹی سے واپس سیدک چلا جائے جہاں دوپٹے ہی کیلے کام کی تلاش میں ناکام ہو چکا تھا۔

ابھی وہ یہی سوچ رہا تھا کہ اسے اپنے پیچھے دوڑانے پر کڑھٹ مانی دی۔ پلٹ کر دیکھا تو ایک نوجوان اور تین لڑکی اسے سگھاتی تھوڑے گھور رہی تھی۔ اسے یہ گھٹنے میں دیر نہیں لگی کہ یہی جینا

گرا نڈی ہو سکتی ہے اسے مورد قتل کا بہت وسیع تجربہ تھا۔ وہ ان کے انداز کو کچھ نہ سمجھتا تھا جیسا کہ انداز صاف طور پر اسے سہی جھنڈی دکھا رہے تھے۔ فرسٹ نے سوچا کہ اب جبکہ وہ جانے کا ارادہ کر رہی چکا ہے اس وجہ سے فائدہ اٹھانے میں کیا نقصان ہو سکتا ہے جیسا کہ بڑی کریمجوشی ساس کی پیش دستی کا جواب دیا اور اسے اپنے ساتھ اپنے کمرے میں لے گئی۔

بعد میں جب ان لوگوں میں کچھ گفتگو ہوئی اور فرسٹ نے جینا کو بتایا کہ یہ ان کی پہلی بار آخری ملاقات ہے تو جینا پریشان ہو گئی۔ اس نے وجہ پوچھی تو فرسٹ نے اپنا پہلی شکل کا ذکر کیا۔ جینا کے پاس نقد رقم تو تین تھی اس نے اپنی امدادی سے ایک تین تین گھنٹی نکال کر دے دی کہ یہ اس کے پاس ہے میں ہزار ڈالر میں خریدی تھی۔ وہ اسے گروی رکھ کر اپنا قرض ادا کرے۔ فرسٹ نے کسی قدر کچھ بابت کے بعد گھومنے کے عجیب میں رکھی۔ وہ جینا سے رخصت ہو کر گاڑیوں میں واپس آیا تو یہ دیکھ کر حیرت میں رہ گیا کہ چالیس ملازم سو کا مرکز میں بڑھ کر کھڑی جھلنے بیٹھنے پاس نے مست ہونے میں ہو چکا کہ وہ یہاں کیا کر رہا ہے؟ سوکانے جواب دیا کہ گزائی کر رہا ہے اور یہ کمرہ باہر چلا گیا۔

دوسری صبح آٹھ بجے مارون اپنی تقریبی پر گیا۔ فرسٹ نے اپنے کہیں میں جا کر کچھ دیر کی بیٹریں پھر دوپہر کو اٹھ کر کھانا کھایا اور اسپورٹس کار میں بیٹھ کر شریک صاحب روانہ ہو گیا۔ اگرچہ ماریا نے اسے دوپہر کو اینٹین برٹل میں لایا تھا مگر یہ بات فرسٹ کے ذہن سے بالکل ہی نکل گئی۔ اس نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ ایک سبز فریڈ ناس کے غلبہ میں چلی آ رہی ہے۔ اس کار میں بیرونک کا سامھی گول بیٹھا تھا۔ وہ جی سے فرسٹ کے باہر آئے گا انتظار کر رہا تھا۔

فرسٹ نے سی و لو ٹورسٹی ایک میٹا درہن رکھنے والی مکان میں داخل ہو کر دکان کو آگوشی دکھائی۔ دکاندار نے کہا کہ اس کے لئے پندرہ ہزار ہے مگر وہ رہن رکھتا ہے تو تین ہاوی مدت کے لیے چھ ہزار ڈالر سے رکھتا ہے۔ فرسٹ نے کوئی بحث نہ کر رہی کی چھ ہزاروں آگوشی درہن رکھی اس کی رسید حاصل کی اور دکان سے باہر نکل آیا۔ اب اسے مارے سے ملاقات کرنا تھا لیکن گزائی وہ برہم کی تھی اس لیے وہ عین برہم کے کھانے دی اس وقت اسپڈ کی جانب روانہ ہو گیا۔

اگرچہ وہ دکان سے روانہ ہوا اور مگر گول مکان میں داخل ہوا دکاندار سے جانتا تھا گول کی ایک دھکی جھکا کی صفی دکاندار نے سب کچھ بتا دیا۔ گول نے فوراً لیسسک کو فون کر کے اطلاع دی کہ فرسٹ نے ایک بیسے کی آگوشی درہن رکھ کر چھ ہزار ڈالر مال لکھتے ہیں فرسٹ وہاں پہنچا۔ ایسی نے اسے بتایا کہ لیسسک حسب معمول شوٹنگ کلب میں ہے۔ فرسٹ کلب میں گیا اور لیسسک کو اس کی رقم واپس کرنا چاہی مگر لیسسک نے لینے سے انکار کر دیا۔ اس نے کہا کہ وہ لوگوں

کو دھوکہ دے کر اپنی گزرا دقات کرتا ہے اس نے فرسٹ کو بھی دھوکہ دیا تھا۔ لیکن اس وقت اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ فرسٹ اس کی سمجھی ماریا کا دوست ہے۔ دوستوں کو دھوکہ نہیں دیا جاسکتا اس لئے وہ رقم واپس کرنے کا خیال دل سے نکال دے۔ فرسٹ کو کرا کر اس نے چسکتا تھا۔ اس نے سوچا کہ وہ انکو بھی کی رسید دے گا اور وہ ہزار ڈالر جینا کو دے دے گا اور یہ ہی کچھ گا کہ لبقیہ چار ہزار سے اس نے اپنا قرض ادا کر دیا۔

فرسٹ باہر نکلا۔ ایسی سے ماریا کے بارے میں معلوم کیا۔ ایسی نے کہا کہ وہ ابھی گا کر رہی ہے اور فرسٹ کو گول کے پاس لے گیا۔ دونوں کا تعارف کرایا اور دونوں کو شرب پیتے چھوڑ کر خود چلا گیا۔ گول نے کہا کہ وہ لوگوں کو ان کے منصوبوں اور اسکیموں کے بارے میں رائے دینے کا کام کرتا ہے کہ آیا یہ قابل عمل ہیں یا نہیں مثلاً اس کے پاس ایک آدمی گزائی کی بیٹی کو اغوا کرنے کا منصوبہ ہے کہ آیا تھا اس کا خیال تھا کہ یہ منصوبہ کامیاب ہو گیا تو وہ گزائی سے اس کی بیٹی کے عوض دو کروڑ ڈالر با آسانی حاصل کر سکتا ہے گول نے کہا کہ اس نے حالات کا جائزہ لیا اور اس آدمی سے کہہ دیا کہ موجودہ صفائی اخذات ایسے ہیں جن میں اغوا کا کوئی منصوبہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ گول نے گفتگو جاری رکھے ہوئے کہا کہ اگرچہ اس نے اس آدمی کو منع کر دیا تھا لیکن بعد میں خود اس نے اسے منصوبے پر دوبارہ غور کیا۔ اور اب اس نیچے پہنچا ہے کہ اگر اند کا کوئی آدمی ساتھ دے تو یہ منصوبہ قطعی طور پر کامیاب ہو سکتا ہے۔ اور اگر قرض لیا جائے کہ اسے منصوبے میں چار آدمی شریک ہوں تو ہر ایک کے حصہ میں پچاس لاکھ ڈالر کی رقم آئے گی۔

فرسٹ اس سے رخصت ہوا تو یہ سوچ رہا تھا کہ اس طرح گول نے اسے اغوا کے منصوبے میں لپٹے ساتھ لاکھنے کی پیشکش کی ہے اور وہ گیا اور لیسسک آ گیا۔ اور اس نے گول کو شہادتیں دیا کہ اس نے اپنا کام بہت اچھے طرح انجام دیا ہے اب فرسٹ کو سوچنے کا موقع دیا جائے وہ دولت کا حریف ہے، ہزاروں افنی ہو جائے گا۔ گول نے کہا۔ دلیسے تو سب ٹھیک ہے لیکن فرسٹ کو کچھ کم نہیں سمجھتا۔ اسے ایسا لگتا ہے جیسے یہ آدمی خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے۔

پچاس لاکھ ڈالر کی رقم کوئی معمولی رقم نہیں تھی۔ فرسٹ سبیل ہر ایک دھت کے نیچے لیٹ کر اس مسئلہ پر غور کرنے لگا۔ اسے عیس جہاں مارے سے ملاقات سے کہہ کر بعد میں ایسی، لیسسک اور گول سے ملنے تک کے تمام حالات صفی آفاق نہیں تھے کیس کے کچھ بڑے کامیاب لاکھ ذہن کا کار کا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ موجودہ صفی انتظامات کے

خود ترقی اور شاہی کے شوق میں ایسا کر رہا ہے، ایسی کو فرسٹ کی جانب سے ایسے ردِ عمل پر حیرت ہوئی۔ اس نے متبادل الفاظ میں فرسٹ کو سمجھانے کی کوشش کی کہ مینا کے لئے جو حاضقی انتظامات کئے گئے ہیں وہ ایسے ہیں کہ حسیب تک کوئی اندک آدمی شامل نہ ہو اسے اعزاز نہیں کیا جاسکتا۔ وہ ہلنے کا رُوسے بخوبی واقف تھا اب جبکہ فرسٹ اس کی جگہ پر ایسے وہ نظری طرز پر اس کے بلے میں اپنا اطمینان کرنا چاہتا ہے۔ فرسٹ نے جواب دیا کہ اگر ایسی کسی کا حقیقت واقعی ہمس کے بلے میں کچھ جانا چاہتا ہے تو وہ اس کے ہمسوال کا جواب دینے کے لئے تیار ہے لیکن وہ یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی فرسٹ کو ٹیڈی شخص اپنی کارگزاری دکھانے کے شوق میں اس کا پچھا کرے اور اسے تڑا کر وہ بلے سے باہر نکل گیا۔

ہائی نے داپس مار جب فروٹ کا بیج دیا تو لڑکے
کے دوست نگر نہ ہو گئے۔ لڑکوں کے انہیں تسلی دی کہ اگر
فروٹ نے ہائی کی کو اپنا بیج اترتے پھر دیا تو کیا عیادہ ہوشیار
آدی ہے اسے پتہ چل گیا۔ جہاں تک اس کے سامنے لڑکے
کرنے کا تعلق ہے تو وہ بچاس لاکھ دالر کے لیس ہیں، مگر فرداں
کاماتہ ہے کا عرفیہ سے سمجھنے اور غور کرنے کا موقع نہ دیا جاتے

پیش نظر موجب کم کرنی اندر کا آدمی ساتھ نہ ہے بیٹا کر اوار کرنا بختم ہے۔ چنانچہ وہ اس اپنے ساتھ لانا چاہتا ہے۔ لیکن ہے اس کے پاس کرنی اچھا منصوبہ ہو یہ بھی ممکن ہے کہ وہ حینا کو اوار کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ لیکن اصل مسئلہ زیر مطالعہ کا محمول کرنا اور پھر اسے آزادی کے ساتھ خرچ کرنے کے قابل بنانا ہے۔ اگر وہ بیکسک کا ساتھ لے تو اسے یہ اطمینان ہونا چاہیے کہ آیا حینا میں اسے کس کا ساتھ مل جائے گا اور کیا کائنات اس کے لئے کوئی خطروں نہیں ہوگا۔ نگاہ فرورٹ کو کرنی ایسا راستہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ آخر اس نے بہت فزیر کرنے کے بعد یہ طے کیا، کہ مردست وہ بیکسک کی بات تھے جو اس کے پلان کے بارے میں معلوم کرے گا، سوچے گا اور پھر فیصلہ کرے گا کہ وہ اس کا ساتھ دے یا نہ دے۔ اس وقت صرف ساتویں تھکے تھے۔ آرٹریل ڈی ڈی ٹی شروع

ملنی فز نے ان دونوں کو باہم کرنے دیکھا تو فوراً پرسک کو
فون کیا۔ پرسک کے لئے یہ اطلاع غیر متوقع تھی اس نے سوچا کہ شاید
فروزٹ پر سیس کو ملنے کا راجا تھا ہے مگر پھر خود ہی انداز کے اس نتیجہ
پر پہنچا کہ یہ نظارہ ناگہن معلوم ہو تا ہے اس نے بہر حال ملنی کو فز فرسٹ
کا نائب جاری رکھنے کی بات کی۔ نام ایسی اور فروسٹ ایک ہی
جانیچے۔ لیسکی نے اسے بتایا کہ عینی کی حفاظت کے سلسلے میں پر سیس
گوانڈی سے مکمل تعاون کر رہی ہے۔ خاص طور پر اس نے گوانڈی بھی
پر سیس کے اہل کاروں کا پورا خیال رکھا ہے۔ جب یہ معلوم ہوا کہ فروسٹ
برائے ملٹی کی جگہ آ رہا ہے تو اس نے سالوں سے فروسٹ کے

ہیں ورنہ اسی طرح پسند کرتے ہیں جس طرح بچے مٹائی پسند کرتے ہیں۔

حبب ماردن چلا گیا اور سوکھا بھی کھانے کے برتن سے کر جا پکا تو فردوس نے سوچا کہ اگر اسے یوسک کے ساتھ مل کر کھا کر رہی چڑا تو اس کے لئے ذرا احتیاجی اختلافات کا مزہ تو لے لے اس نے ابھی تک مرکزی پورڈ پر کوئی خاص توجہ نہیں دی تھی اس خیال کے پیش نظر اسے غصے سے دیکھا تو اسے معلوم ہوا کہ پورڈ کی پہلی قطار ان سوخ روشنی پر مشتمل تھی۔ جڑا ہوسے کسی کے اندر داخل ہونے پر خود بخود جلتی تھیں۔ دوسری قطار مختلف میزوں کی تھی۔ ایک سوچنے والی کے تھیں کی چار دیواری سے برقی کر ختم کرنے والا تھا۔ دوسرے سوچنے والے سے کہیں بڑھ کر اور دو میں الگ کھینچنے لگا تھا۔ تیسرا سوچنے والے اس خاص سٹی کا تھا جسے کسی کر کے لپٹے کیا تو میز پر ملے جا رہے تھے تھا سوچنے والا تھا جسے باکر امانت کو خبردار کیا گیا تھا تھا تھا سوچنے والے مزید کچھ سوچنے والے اندر کھینچا تھا جس کا تعلق پوسیس و ایلٹی آئی اور اس کے نزدیک فیوض سے تھا۔ اس کے علاوہ آخری تین تین میزوں کی تھی جنہیں دبا کر تمام الاہم و غیرہ بند کئے جاتے تھے۔

وہ کسی پریڈ پر ایک باہر پورڈ کے باہر سے سوچنے لگا۔ اسے یہ یقین نہیں تھا کہ کامیابی کے بعد وہ اس کا حصہ لے کر اسے زندہ سلامت نکل جائے گا۔ وہ یہی سوچ رہا تھا کہ امانت دیکھا اس بار وہ دروازے پر دستک لے کر آیا تھا اس نے بتایا کہ ہفتہ کے آخر میں گزرنے والی آ رہا ہے اور وہ فردوس سے ملنا چاہتا ہے۔

دوسری فردوس نے وہ دیکھے وقت مارا کہ فون کیا اور اس سے سائل مندر پر پنے کا پروگرام بنایا اور جب یہ قیادت ہوئی تو اس نے مارسیا سے مل کر گفتگو کی۔ اس گفتگو کے نتیجے میں مارسیا نے یوسک کے پاس لے گئی اور یوسک نے واضح طور پر فردوس کو پیشکش کی کہ اگر جینا کے احوال میں وہ اس کا ساتھ دے تو اسے چاہیں تو گیارہ بیٹے جائیں گے۔ فردوس نے کہا کہ اس کی قیادت پالیس کے ڈیپوٹ ٹام پالیس سے ہوئی تھی پالیس بھی اسی طرح سمجھتا ہے کہ کسی اندر کے آدمی کی مدد کے بغیر جینا کا احوال نہیں کیا جاسکتا۔ ایسی صورت میں اگر وہ احوال ہوئی تو شبہ فردوس پر کرنے کا اور پالیس کی نظروں میں ختبہ ہو کر

پچاس لاکھ ڈالرنے کا کوئی فائدہ نہیں اس پر یوسک نے کوائے ہوئے جواب دیا کہ اس نے الیہا جان سوچا ہے جس سے تمام تر شبہ ماردن کے خوف ہو گا۔ جینا اعزازی ہوگی تو اس کے ساتھ جینا بھی غائب ہو گا پھر وہی بعد میں زیر مبالغہ کے لئے فون کرے گا۔ ایسی صورت میں مدق لہر پر پوسیس نے ہی اندر کا آدمی خیال لے گی۔ فردوس نے کہا کہ ماردن مرحلے کا سگڑ زیر مبالغہ کے لئے فون کرنے پر آمادہ نہیں ہو گا۔ یوسک نے بتایا کہ ماردن کا ایک چلہ مارا

رہا ہے، اس رٹ کے کو غائب کر دیا جائے گا اور اس کی زندگی بچانے کے لئے اس دن سے جو کچھ چاہئے گا وہ کسے نہ پر مجبور رہے گا۔ چنانچہ مطابق فردوس کا کام یہ ہو گا کہ وہ ماردن اور جینا کو کسی بھی طرح سے ہوش کرنے والے کیپول کھلائے۔ یہ کیپول اسے یوسک کے ٹنگا کیپول اس طرح کے ہوں گے کہ ان کا اثر چھ گھنٹے بعد شروع ہو گا یہ ماردن اور جینا کو اس طرح کھلائے جائیں یہ سوچنا فردوس کا کام ہو گا۔ اگر ان دونوں نے شام کے آٹھ بجے کیپول کھائے تو وہ رات کے دو بجے باکل بے ہوش ہو جائیں گے۔ چنانچہ رات کے دو بجے فردوس کا ڈرامہ میں داخل ہو گا۔ شام مندری میزوں کو دبا کر الاہم اور جی کی چار دیواری کو عزیز تر کر دے گا۔ کتوں کو واپس کیا تو میز بند کر دے گا۔ دوسرے آرمیڈ ولام فردوس لپٹے کا ہیں معروف ہو گا اور دوسری جانب یوسک کے گول اور میزوں کے ساتھ کہ کو میز ٹیبل کے فیصلے آجیڈ ولام سپینے گا اور سائل پر منتظر رہے گا۔ افواہی کا بیٹے اس سے تین بجے عمل میں لائی جائے گی۔ یوسک اور اس کے دوست راستہ صاف پار جینا اور ماردن کو اٹھا کر کو میز ٹیبل کے فیصلے غائب ہو جائیں گے۔ فردوس نے اعتراف کیا کہ بالضرر الاہم کا میاب ہو گیا اور یہی رقم لی گئی تھی یہی خطرہ کہ ماردن واپس آکر ہارا سباز اچھوڑ دے۔ یوسک نے کہا کہ وہ اس باسے میں فکر مند نہ ہو، ماردن واپس نہیں آئے گا۔ اسے قسم کر دیا جائے گا۔ اور جہاں تک جینا کا تعلق ہے تو اسے اس تمام رات زیادہ تیرے ہوش رکھا جائے گا، وہ واپس آکر کسی کو کچھ نہیں بتا سکے گی۔ مفورہ کی طرف سے سلطان ہونے کے بعد فردوس نے یہ ماننا چاہا کہ یوسک نے اس باسے میں کیا سوچا ہے کہ زیر مبالغہ مال کرنے کے بعد وہ اسے سرج کرنے کے لئے آزاد ہو جائے اور گارڈی بعد میں ان کے لئے کوئی مشکل پیدا نہیں کرے گا۔ نیز اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ فردوس کو اس کا معاملہ مل جائے گا یوسک نے جواب دیا کہ اس نے اس کا سبب ہی سرج کیا ہے مگر یہ بات وہ اس وقت بتائے گا جب فردوس، جینا، امانت واد ماردن کو کیپول کھلائے اور اپنے حق کا کام مکمل کرنے کی کوئی ترکیب سوچے گا اور یہ فیصلہ کرنے کا کہ اس اسکیم میں وہ یوسک کا ساتھ نہ لائے نہ اگر اس نے یہ آخری بات بھی بتادی تو پھر فردوس کے لئے نیچے قدم چلنے کا کوئی موقع نہ ہو گا۔

فردوس آجیڈ ولام سپینے ہوا۔ اس کی ٹیبلٹی شروع ہونے میں اسی دو گھنٹے باقی تھے یہ وقت اس نے اپنے کہیں میں کوئی ایسی ترکیب سوچنے میں گزارا کہ جینا، امانت واد ماردن کو کیپول کسی طرح کھلے جاسکتے ہیں۔ مگر فوری طور پر کوئی بات سمجھیں نہیں آئی۔ وہ اپنی ٹیبلٹی دینے کا دردمند ہوا گیا۔ اسی وقت سوکھا کھانے کے آگیا ماردن

ادھر فروسٹ نے کہا ناکھا یا۔ فروسٹ نے معلومات حاصل کرنے کے لئے مارون کو کر دیا۔ اسے معلوم ہوا کہ سوکا لپٹے ایک الگ کین میں رہتا ہے وہ صبح ساڑھے سات بجے کام شروع کرتا ہے اور رات کو گیا ویجے اپنے کین میں سوئے چلا جاتا ہے۔ وہ ہی کٹوں کو بھی کھا ناکھتا ہے۔ مارون نے اسے لپٹے پیچے کے باسے میں بھی بتایا کہ اس سے بہت محبت کرتا ہے۔ مارون کے جانے کے بعد فروسٹ ایک اور سچا اپنی رالم کے باسے میں سوچنے لگا۔ اچانک اسے یاد آیا کہ مارسل نے بتایا تھا کہ مارنڈو ہر ماہ کے پہلے ہفتہ کو اس کے پاس آتا ہے اس نے ماریا کو اسی وقت فون کر کے اس کی تصدیق کی۔ مارنڈو کو کیپول کھلانے کی ترکیب اس کی بھرمی آچکی تھی۔ اب سوال جینا کا تھا کہ اسے کیپول کس طرح کھایا جائے۔

صبح ہوئی۔ ٹھکانا کام مارون کے کسمپوش کے فروسٹ سونے چلا گیا۔ سوناچے کے قریب فون کی گھنٹی نے اسے بیدار کر دیا۔ فون مارون کا تھا۔ اس نے گراڈی کے آنے کی اطلاع دی مگر توقع سے ایک دن قبل ہی آ گیا تھا۔ فروسٹ میں منٹ میں تیار ہو کر گاڑو دم پہنچ گیا اسے کسی بھی لمحے اپنے جانے کے مانے کا انتظار تھا۔ یہ انتظار چار بجے ختم ہوا۔ گراڈی نے اسے بتایا کہ اس نے فروسٹ کا کوششہ ریکارڈ دیکھ لیا ہے اور یہ بات تقابل المینان ہے کہ اپنی ایف بی آئی کی وزارت کے دو دن فروسٹ کو کھانا خوار کسے کیس پر نگاہ کرنے کا موقع ملا تھا اس سالہ تجربہ کار وجہ سے غالباً گراڈی کو اس پر کچھ زیادہ اعتماد پیدا ہو گیا تھا۔ اس نے ریکارڈ کے صحافتی اختانات اور جینکے اخراجات امکان پر فروسٹ سے بات کی۔ فروسٹ نے جواب میں بتایا کہ اختلافات اپنی جگہ خوب ہیں۔ اخراجات اس صورت میں ممکن ہے کہ کوئی اندازہ آدمی دھوکے سے گراڈی نے بتایا کہ اس کے تمام کاغذ قابل اعتبار ہیں ہڈی سے چھین ٹیرل نے سب کا ریکارڈ چیک کر لیا ہے۔ فروسٹ نے کہا کہ لازم اپنی جگہ خواہ کتنے ہی بھروسے کے کیوں نہ ہوں مگر ہر شخص کی ایک قیمت ہوتی ہے۔ اس جیسے دولت مند آدمی کی قیمتی کھلے کھ سے کم ڈیڑھ دو کوڑی رقم کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے اور یہ اتنی بڑی رقم ہے کہ کوئی بھی لاپتہ میں آسکتا ہے۔ جہاں تک خود اس کا تعلق ہے تو وہ دو کپا ریکارڈ کر کے لئے بھی فروخت نہیں ہوسکتا کیونکہ اس نے کبھی اپنے کسی ٹوکل کو دھوکا نہیں دیا۔ اس نے مزید کہا کہ اگر کوئی اخراجات کی نیت سے اسے چوڑا دلائیں داخل ہونا چاہے تو اس کے لئے گاڑو دم میں جاکر صحافتی اختانات کو خرید کر کتنا ضروری ہے اور گاڑو دم تک صورت چار آدمی رسائی لکھتے ہیں مارنڈو، سوکا، مارون اور وہ خود۔ خطرات کو کم کرنے کے لئے اس کا مشورہ ہے کہ مارنڈو اور سوکا کا داخلہ گاڑو دم میں بند کر دیا جائے اس طرح صرف وہ اور مارون وہاں ہیں گے اور وہ دونوں گراڈی کو

ہوسکتا کیونکہ اس نے کبھی اپنے کسی ٹوکل کو دھوکا نہیں دیا۔ اس نے مزید کہا کہ اگر کوئی اخراجات کی نیت سے اسے چوڑا دلائیں داخل ہونا چاہے تو اس کے لئے گاڑو دم میں جاکر صحافتی اختانات کو خرید کر کتنا ضروری ہے اور گاڑو دم تک صورت چار آدمی رسائی لکھتے ہیں مارنڈو، سوکا، مارون اور وہ خود۔ خطرات کو کم کرنے کے لئے اس کا مشورہ ہے کہ مارنڈو اور سوکا کا داخلہ گاڑو دم میں بند کر دیا جائے اس طرح صرف وہ اور مارون وہاں ہیں گے اور وہ دونوں گراڈی کو

دھوکا دینے کا تقویر نہیں کر سکتے۔ گراڈی نے یہ مشورہ قبول کر لیا۔ فروسٹ نے واپس جا کر مارون کو خوش فحشی سنائی کہ وہ مارنڈو سے بہت گھبراتا تھا کہ پتہ نہیں کہ چیک کرنے آجائے اب اس سے یہ مسئلہ ختم کر دیا ہے۔ اس کے بعد فروسٹ اپنے کین میں چلا گیا۔ اس نے کھدیر کے بعد گراڈی کو مارنڈو کے ساتھ اپنی ویزا راس میں باہر چلتے دیکھا ابھی وہ مارون گئے ہی تھے کہ جینا پچھتی پچاتی فروسٹ کے پاس آئی اور کہا کہ وہ اس سے کچھ ضروری بات کہنا چاہتی ہے کیونکہ اب صرف وہ ہی ہے جس کی مدد کر سکتا ہے۔ جینا بہت خوفزدہ نظر آرہی تھی۔ فروسٹ نے اسے تسلی دی۔ جینا نے بتایا کہ اس کا باپ گراڈی بہت ظالم، خود غرض اور بدظن آدمی ہے اور اس پر بڑی نظر ڈالتا ہے۔ فروسٹ کو یقین نہیں آیا وہ سمجھا، کہ شاید جینا اس وقت کسی شے میں ہے مگر جینا بری کر دہ بالکل شش میں ہے۔ اسے مردوں کا بہت تجربہ ہے وہ نظروں کو پہچانتی ہے اور اس نے اپنے باپ کی نگاہیں بھی دیکھی ہیں۔ اس کے طرز عمل نے اس کی ماں کو خود کشی کرنے پر مجبور کر دیا اور اب وہ اس کے پیچھے لگا چلا ہے۔ اسے اپنے آپ پر بھروسہ نہیں ہے اس لئے وہ جینا کو ملگ رکھتا ہے۔ جینا نے بتایا کہ جب وہ دم میں تھی تو بہت خوش تھی۔ اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزارتی تھی۔ مگر اب اس کے باپ نے اسے یہاں مردوں اور زندگی کی سڑکوں سے دور تھک کر رکھا ہے اب صرف فروسٹ ہی اسے اس قید سے آزاد کر سکتا ہے۔ بس کی صورت یہ ہے کہ وہ اس کے باپ کو قتل کرے۔ باپ کے مرنے کے بعد وہ تمام عدالت کی وارث ہوگی۔ اسے دولت کی پرواہ نہیں ہے۔ فروسٹ کو جو کچھ چاہئے ہے۔ وہ صرف اپنی آزادی چاہتی ہے فروسٹ کے لئے صورت حال کی یہ تبدیلی بڑی عجیب تھی۔ وہ اس پر غور کرنا چاہتا تھا۔ اس کے پوچھنے پر جینا نے بتایا کہ اس کا باپ ایک ہفتہ ٹھہرے گا۔ ایک ہفتہ سوچنے اور فیصلہ کرنے کے لئے بہت تھا۔ اس نے جینا سے کہا کہ ابھی وہ کوئی دودھ نہیں پڑا مگر اس بلے میں غور کر کے جواب دے گا۔ انوار سے اس کی دن کی ڈیوٹی شروع ہوگی۔ ابھی جینا جانے اور عمرات کی رات کو اس کے کین میں آکر ملاقات کرے۔ جینا نے کہا کہ بدھ کی رات کو اس کا باپ مارنڈو اور ایک اور آدمی کے ساتھ کسی گاڑو باری معاملہ پر گفتگو کرنے والا ہے اس لئے بہت معروف ہوگا۔ اور وہ مجھ کی رات کو آسانی سے آسکتی ہے۔ فروسٹ نے کہا کہ ایک ہے وہ بدھ کو آجائے۔

فروسٹ سہ پہر کو ایس آف کاسپیڈ میں پرسک سے نکل گیا۔ گولڈ اور ایسٹی بھی موجود تھے۔ فروسٹ نے پرسک سے کہا کہ اس نے اپنے جھگڑے کے باسے میں ترکیب سوچ لی ہے۔ مگر پہلے

یورسک بتائے کہ اس کے پاس کیا ضمانت ہے کہ اپنا حصہ پانے کے بعد فروٹ سے خرچ کرنے کے لئے آزاد ہوگا۔ یورسک نے کہا کہ پہلے اس نے صرف یہ دیکھنے کے لئے فروٹ کا تو عمل کیا ہوتا ہے مارن کو ختم کرنے کی بات کی تھی لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس نے ایسی راہ نکالی ہے کہ کسی کو قتل کرنا پڑے گا نہ کچھ، پھر بھی گراڈی ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرے گا۔ اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے یورسک نے بتایا کہ گول پرستم کی مصلوات حاصل کرنے میں بہت مامور ہے۔ جب یہ ظاہر ہو گیا کہ حفاظتی اقدامات کی وجہ سے جینا کو فوٹ کرنا مشکل ہے تو اس نے گول پرست کو گراڈی کے پاس یہ عرض مصلوات حاصل کرنے میں بھیجا۔ دواں گول پرست کسی طرح گراڈی کے چیف اکاؤنٹنٹ واسی کو شیشے میں اتار لیا۔ واسی کے ذریعے گول پرست کو پتہ چلا کہ گراڈی برسوں سے قابل شیشے قومات بجا کر فروٹ پر سٹورس بیلنڈ کے ایک ٹیک میں جینے کا راستہ اور یہ رقم تین روکڑا ٹیک پہنچ چکی ہے۔ جب گول پرست نے یہ مصلوات یورسک کو بتائیں، تو یورسک نے گول پرست کے ذریعے واسی سے ایک معاہدہ کر لیا۔ اس معاہدے کے مطابق واسی نے ان تمام خفیہ رستائوں کی فوٹو اسٹیک پائیاں یورسک کو دے دیں جن کے ذریعے گراڈی نے ٹیک میں رقومات جمع کرائی تھیں اور اس ٹیک کا نام اکاؤنٹنٹ کانبر بھی بتا دیا۔ ان مصلوات کے معاہدہ میں ملے یہ معاہدہ جب بھی یورسک کو یہ رقم اڑانے کا موقع ملا وہ واسی کو ایک روکڑا ڈالر ادا کرے گا۔ اولیہ دو روکڑا لہجہ اور اپنے ساتھیوں کے لئے لے لے گا۔

یہ سب کچھ فروٹ کو بتانے کے بعد یورسک نے کہا کہ اب تم بخوبی اندازہ لگا سکتے ہو اگر یہ بات اٹلی کی حکومت کے علم میں آ جائے تو گراڈی کو کم سے کم پندرہ برس کی سزا پر سکتی ہے چنانچہ جینا کو اخذ کرنے کے بعد زمرطالبر کے خد کے ساتھ گراڈی کو ان سادرات کی فوٹو اسٹیک پائیاں بھیج دی جایش تودہ نہ صرف اپنی بچی کے خیال سے بلکہ خود کو بھی قانون کی گرفت سے بچانے کے لئے چپ چاپ ... دو روکڑا ڈالر ادا کرے گا۔ اور جینا کی دالیسی کے بعد بھی جاکے خلاف کوئی کارروائی کرنے کی ہمت نہیں کرے گا۔ اب جہاں تک فروٹ کے برضاقت اپنے حصہ کی رقم پانے کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں ایک رستائیں تیار کی جائے گی جس کا معنوں یہ ہوگا کہ یورسک گول پرست، امینی اور فروٹ اس رقم میں برابر کے حصہ دار ہیں سب کو بچاس بچاس لاکھ ڈالریں گے وہ سب اس پر دستخط کریں گے گراڈی کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ اپنا سٹورس بیلنڈ کا اکاؤنٹنٹ یورسک کے نام منتقل کر دے۔ خود یورسک نے سٹورس بیلنڈ کے ایک بینک میں اکاؤنٹنٹ کھول رکھا ہے۔ جب رقم اس کے اکاؤنٹنٹ میں آجائے گی تو وہ سب کو تقسیم کر دے گا۔ فروٹ نے اپنے عزیز بھائی

کے لئے وہ رستائیں دیکھی جس پر سب کو دستخط کرنا تھے اور پھر اپنی آمادگی کا اظہار کر دیا۔

اب یورسک نے اس سے پوچھا کہ وہ بتائے اس نے کیا ترکیب سوچی ہے۔ فروٹ نے کہا کہ اگر تودہ ہفتہ کا دن اخذ کی کارروائی کے لئے رکھا جائے تو چنکودہ مہینہ کا پہلا ہفتہ ہے۔ اور امانڈو پر پہلے ہفتہ کو مارسیا کے پاس آئے ہیں اس لئے مارسیا کے لئے کچھ دشوار نہ ہوگا کہ وہ کیپول کے محلہ سے یورسک نے سر پایا گویا اسے اس رات سے اتفاق ہے۔ فروٹ نے اپنی بات جاری رکھی۔ اس نے کہا کہ مارن اس کے ساتھ کھانا کھا لے گا۔ کھانے سے پہلے وہ بیئر پیتا ہے اس لئے فروٹ آسانی سے کیپول اس کی شراب میں زوال سکنا ہے اس طرح امانڈو اور مارن دونوں بے کار ہو جائیں گے۔ جہاں تک جینا کا تعلق ہے تو اسے کیپول کھلانے کی مزدور نہیں ہے۔ وہ جی توں کو بھی کیا ڈنڈ میں منڈا کرے گی۔ یورسک نے اس پر حیرت سے اظہار کیا کہ جینا سے اس تعداد کی امید کسی طرح کی جاسکتی ہے۔ فروٹ نے اپنی اور جینا کی ملاقات کے بارے میں بتایا کہ وہ کس طرح اپنی آزادی حاصل کرنے کے لئے اپنے باپ کو قتل کرانے کے لئے آمادہ ہے ایسی صحت میں اگر اس کے سامنے اخذ کی تجویز رکھی جائے گی تو وہ خوشی سے چھل پڑے گی۔ اور بڑی مسرت سے آمادہ ہو جائے گی۔ میں اس سے کہوں گا کہ اسے آزاد کرانے کے لئے میرے تین دوست ساحل پر روکڑا فروٹ میں موجود ہیں۔ وہ اپنے کچھ سے بڑی آسانی کے ساتھ کارڈروم میں جاسکتی ہے۔ میں اسے کوئی روکڑا دے گا کہ وہ تمام سچوں کے بارے میں سمجھا دوں گا۔ اسے صرف اتنا کہنا ہوگا کہ رات کے ٹیک تین بجے گا تو روٹم جائے دواں مارن بے بخش چڑا ہوگا۔ تمام حفاظتی انتظامات کو فروٹ کرنے کے بعد وہ ساحل پر تم لوگوں سے جا ملے گی اور تم اسے کسی حفاظت کی جگہ چھپا دو گے۔ اگلی صبح کو میں حسب معمول اپنی ڈیوٹی دینے گا تو روٹم جاؤں گا دواں مارن پرستور یہ بخش ہوگا میں سوکا کو اطلاع دوں گا کہ امانڈو کو کھانے ملے گا۔ امانڈو بھی یہ بخش ہوگا۔ ان دونوں کی عدم موجودگی میں ساحل کا چار بجے سے رات میں ہوگا گا تو روٹم میں گراڈی کے نام ایک بند لکھنے میں یہ پتہ بھی ہوگا کہ وہ پریس کلاس ساحل سے دو تھکے درتے کسی کی بیٹی زورہ واپس نہیں ملے گی اور خود اسے بھی یہی جانا ہوگا۔ میں گراڈی کو فوٹوں کا جب تک گراڈی آرچرڈ ولا بھیجے گا سمجھ جائے گا کہ بغیر زمرطالبر سے چارہ نہیں پھر ایک دن کے بعد تم اسے قتل کرنا۔ وہ تم سے ملنے کے لئے تیار ہو جائے گا اور چونکہ اسے جو پرست تارہ مجھے ساتھ لے کر تم سے ملنے آئے گا اکاؤنٹنٹ کے ٹرانسفر کے لئے ضروری کاغذات پر دستخط کرے گا۔ تم کاغذات لے کر جینا کو پاس کر دو گے اور خود غائب ہو جاؤ گے اب

میں گراڈی اور جینا رہ جائیں گے۔ وہ لپٹے باپ سے کچھ لگ کر وہ اس کے ساتھ جانا نہیں چاہتی میں لے جائے گا پھر موتے دوں گا گراڈی لے روک نہیں سکے گا۔ اور یوں جینا جہاں اس کی مرضی ہو گی چلی جائے گی۔ میں آچھڑو لا داپس آؤں گا۔ جینا کے جانے کے بعد ظاہر ہے گراڈی کی میری ضرورت باقی نہیں ہے کی وہ میرا سب صاف کرے گا میں سوکڑا سب جاکر تم سے ملوں گا اور ہر شخص اپنا اپنا حصہ وصول کر کے اپنی مرضی کے مطابق کہیں بھی جانے کے لئے آزاد ہو گا۔

یہ سب کہنے لگوں اور جینا نے اس پر ڈرامے سے اپنے اتفاق کا اظہار کیا۔ جب فروٹ چلا گیا تو لگوں نے کہا کہ فروٹ بہت جاناگ اور خطرناک آدمی معلوم ہوتا ہے وہ اس پر اتنا ہی اعتقاد رکھتا ہے جتنا کوئی کسی سانپ پر کر سکتا ہے۔ اس پر لگوں نے نہ سہارے ہوئے جواب دیا کہ سانپ بے شک خطرناک ہوتے ہیں مگر انہیں مارا بھی تو جاسکتا ہے۔

دوسری رات کو تقریباً نو بج کر دس منٹ پر جینا صبح دعوہ فروٹ کے کہیں میں اس سے ملنے آئی۔ وہ یہ جاننے کے لئے بہت بے تاب تھی کہ فروٹ نے اس کی دیکھنے کے لئے کیا طریقہ سوچا ہے فروٹ نے لے لے بتایا تو وہ بچہ بچہ خوشی سے سچل پڑی اس نے کہا کہ یہ اس کے لئے سب سے بڑی خوش خبری ہے کیونکہ وہ لپٹے انداز اور اپنی پسند کی زندگی بسر کرنے کے لئے یہیں ہے۔ فروٹ نے اسے سب کچھ سمجھا دیا۔ جینا نے وہ کیا کہ وہ اس کے کہنے کے مطابق عمل کرے گی۔ اور پھر لپٹے کمرے میں واپس چلی گئی۔

دوسرے دن سوکانے فروٹ کو بتایا کہ مٹر گراڈی اسے بلا رہے ہیں۔ فروٹ گراڈی سے ملے گی۔ گراڈی نے اسے بتایا کہ وہ واپس دم جا رہے ہیں اور جہاں تک جینا کی حفاظت کا تعلق ہے تو وہ فروٹ کو مکمل معاملات کا انتظام بنا رہے ہیں اب ماڈن اور دوسرے افراد اس کے ماتحت کام کریں گے اس نے فروٹ کو اپنا دم کا خون منہ بھی بتا دیا کہ کسی بڑا کامی ضرورت کے وقت اس منہ پر اس سے رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔ گراڈی کے جانے کے بعد فروٹ اس کی دھڑکیاں دیکھتے ہوئے بیٹھ گیا اس نے کہا کہ سب کچھ ٹھیک ہے اور رفتہ رفتہ رات افواہ کے پلان کے لئے ہے اس سے ڈرنے کو بے پوش کرنے کے لئے کیپول لیا۔ پھر وہ خطا لیا جو گراڈی کو دیا جانا تھا۔ اور رخصت ہو گیا۔

آہستہ کار رفتہ کی رات آگئی۔ فروٹ نے دن ہی میں مارسیا کو فون کر کے اطمینان کر لیا تھا کہ امانڈ و سب معمول اس سے ملنے آ رہے ہیں اور پھر وہ موقع

پارک سے فوری طور پر کیپول کھڑے کی۔ شام کو آٹھ بجے مارون گاڑی میں پہنچا۔ دوران گفتگو مارون نے فروٹ کو بتایا کہ اس نے لپٹے بیٹے سے کل اتوار کو اسے سناش میں لے جانے کا وعدہ کیا ہے۔ فروٹ کو شراب کے گلاس میں بڑی آسانی سے کیپول ڈالنے کا موقع مل گیا۔ مارون نے غلاب لی لی۔ فروٹ کے ساتھ کھانا کھایا۔ چونکہ اب رات کی ڈیوٹی اس کی تھی اس لئے کھانا کھانے کے بعد فروٹ لے لے گاڑی میں چھوڑ کر رخصت ہو گیا۔

وقت آہستہ آہستہ گزرتا گیا۔ یہاں تک کہ رات کے تین بجے گئے۔ فروٹ لپٹے کہیں میں بیٹھا انتظار کر رہا تھا۔ اس نے سوچا کہ اس وقت تک مارون اور امانڈو دونوں بے پوش ہو چکے ہوں گے (اسے توقع تھی کہ امانڈو ڈبچے تک مارسیا سے ملاقات کرنے کے بعد لپٹے کمرے میں واپس آ گیا ہو گا) اور اگر جینا خوفزدہ نہیں ہوئی ہے تو وہ اس وقت گاڑی میں جانے کے لئے لپٹے کمرے سے نکل ہی ہو گی وہ سب سے پہلے کتوں کی سیٹی کا بٹن دبا کر انہیں کہا تو بڑ میں بند کرے گی۔ اس کا ہم زیادہ سے زیادہ دس منٹ صوف ہوں گے چنانچہ اس نے مزید پندرہ منٹ توقف کیا اور پھر لپٹے کہیں سے نکل کر گاڑی میں کی طرف چلا۔ ریلوادر دھڑے لے لیا تھا کہ اگر کسی کتے سے ملاقات ہو جائے تو وہ اپنا دفاع کر سکے۔ مگر کوئی کتا نہیں ملا۔ وہ سب کیا ڈنڈ میں بند تھے اس کا مطلب تھا کہ جینا نے واقعی کام شروع کر دیا ہے۔ اطمینان کی ایک سانس لے کر اس نے گاڑی میں قدم رکھا۔

کمرے میں پوری کشتی پر جوری تھی۔ مارون ایک کمرے میں... بے پوش پڑا تھا۔ شام کی برحفاظتی انتظامات کو غیر متاثر کرنے والے تھے، جیسے ہوئے تھے۔ لپٹے تھے۔ سپینڈ خشک کرتے ہوئے فروٹ نے سوچا کہ اب تک جینا ساحل پر پہنچ چکی ہو گی۔ جہاں بوسک اور اس کے ساتھی موٹر بوٹ لئے اس کا انتظار کر رہے ہوں گے۔ گویا افواہ کے پلان کا پہلا مرحلہ بڑی کامیابی سے طے ہو چکا تھا۔

بوسک کی موٹر بوٹ آچھڑو لاکے جزیرے کے ساحل پر پہنچی تو جینا نے اسے کچھ کہہ کر خوشی سے مارتے چلائے۔ کیا تم لوگ فروٹ کے دوست ہو؟ اس نے بلند آواز سے پوچھا۔

وہ سن گراڈی۔ امینی نے جواب دیا۔ بوسک نے اسے بتا دیا کہ وہ جینا کے ساتھ نرمی اور احترام سے پیش آئے۔ بہت خوب۔ جینا نے ایک دم کا تھوہہ لگا دیا۔ میرے پاس کچھ سامان ہے۔ اس کے پاس ایک سوٹ کیس اور بیگ لٹکا ہوا تھا۔

”اسے میں اٹھا کر لے جاؤں گا۔“ امینی نے کہا۔
 اس نے پہلے سامان لوٹ پر پہنچایا۔ پھر سہارا لے کر جینا
 کو سوار کرایا۔
 ”ہم لوگ کہاں جا رہے ہیں؟“ جینا نے پوچھا۔
 ”آپ منکر کریں؟“ امینی بولا۔ ”سارا انتظام کر لیا گیا ہے
 آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔“
 ”تم بہت اچھے آدمی ہو۔“ جینا نے اسے سکرانے ہوئے دیکھا۔
 لوٹ میں اس نے گولہ کو دیکھا مگر چونکہ اسے موٹے آدمی
 بستہ نہیں تھے اس لیے وہ امینی کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔ گولہ نے
 انجنی اسٹارٹ کیا۔ اور موٹر لوٹ اپنے سفر پر روانہ ہو گئی۔

ٹھیک پانچ منٹ بعد لیو سبک کو فون کرنا تھا اتنی دیر میں سوکا
 واپس آ گیا۔
 ”میں جینا کمرے میں نہیں ہیں۔“ اس نے بتایا۔ اور
 مٹر اسٹارٹ دہی دوا کے قدر سے بے ہوش ہیں۔“
 ”پوسٹے گھر کی تلاش سے کہہ دو کہ آیا وہ واقعی موجود نہیں
 ہیں۔“ فروسٹ نے کہا اسی وقت گارڈ روم کے فون کی گھنٹی
 بجنے لگی۔
 ”مٹھو۔“ اس نے سوکا سے کہا۔ ”یہ فون کسی پریشانی
 کا پیش خیمہ بھی ہو سکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ایکشن فکشن ریسر
 پر فوٹو سے ہونے والی گفتگو ختم بھی ہو۔“
 فروسٹ نے رسیور اٹھا کر کان سے لگایا۔

”گراڈی سے کہو کہ ہم نے کسی کی بیٹی کو اغوا کر لیا ہے۔“
 دوسری طرف لیو سبک غالباً منہ کے سامنے دو مال رکھ کر یوں رمل
 تھا۔ ”ہم کل اسی وقت دوبارہ فون کریں گے۔ اس سے کہہ دینا کہ
 وہ پولیس سے دوسرے۔“ اور لائن خاموش ہو گئی۔
 فروسٹ نے رسیور رکھتے ہوئے سوکا کی طرف دیکھا۔ سوکا
 نے اس سے کہا کہ فوراً مٹر گراڈی کو کسی کی اطلاع سے۔
 فروسٹ نے سب سے پہلے بریڈی کا گارڈ روم میں فون کر کے ڈیوٹی
 پر موجود گارڈ کو حکم دیا کہ کسی فرد کو ولا سے جانے کی اجازت نہ دی
 جائے اور جب اسٹاف کام کرنے آئے تو اس سے کہہ دیا جائے کہ
 وہ آج چھٹی کرے۔ اس کے بعد اس نے سوکا سے پھر کہا کہ وہ گھر میں
 جا کر چیک کرے۔ جب وہ چلا گیا تو اس نے جیب سے وہ کارڈ
 نکالا جس پر گراڈی کا فون نمبر تحریر تھا۔ چند لمحوں کی تاخیر کے بعد
 وہ گراڈی سے بات کر رہا تھا۔

”میں گراڈی اخلا کر لی گئی ہیں جناب۔“ اس نے بتایا۔ ”وہ
 کے باسے میں فون کل کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا ہے کہ پولیس کو الگ
 رکھا جائے۔“

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد گراڈی نے جواب دیا کہ وہ اگلے
 کے اندر پیراڈائز میسج پر پہنچے رمل ہے اور یہ کہ جب تک وہ نہ آئے اس
 وقت تک بالکل کچھ نہ کیا جائے۔ فروسٹ فون پر بات کر کے فائنل
 رمل مارون پرش میں آ چکا تھا اور اس نے آخری الفاظ سن لے
 تھے۔ اخلا کی بات سن کر وہ سال پر پینکٹیں جارہے کہ آیا کوئی
 کشتی چلائی گئی ہے یا نہیں۔ مسائل پر جانے والا گریٹ کھلا ہوا
 تھا اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ اور پھر گریٹ کو کھلا ہی چھوڑ کر واپس
 لوٹ گیا۔ اس وقت سوال تو بچے تھے اور امیڈیو بھی پرش میں
 آ کر گارڈ روم میں آ چکا تھا۔ وہ بہت گھبرا ہوا اور پریشان تھا۔

دوسرے دن اتوار کو صبح ساڑھے سات بجے فروسٹ اپنی
 یونیفارم پہن کر نظر ہر ڈیوٹی پر جانے کے لیے تیار ہوا تھا وہ تمام رات
 نہیں سو سکا تھا۔ جس کا اثر اس کے چہرے سے ظاہر تھا۔ سات
 بج کر پچاس منٹ پر وہ گارڈ روم کی طرف چلائے معلوم تھا کہ آٹھ بجے
 سوکا صبح کا ناشتہ لے کر آنے والا ہو گا۔

وہ گارڈ روم میں داخل ہوا۔ مارون اپنی کرسی پر لٹکا ہوا جوتے
 لے رہا تھا۔ فروسٹ نے اپنا پارٹ اور کرنا شروع کیا۔ اس نے مارون
 کو جھنجھرائو دے کر صبح ساٹھ گھنٹے کی طرف اشارہ کر کے دقت کمرے کے
 دروازے پر سوکانے دستک دی۔

فروسٹ نے دروازہ کھولا۔ سوکا ناشتہ کی ٹرے دروازہ کے
 باہر رکھ کر واپس جا رہا تھا۔ جب اس کا گارڈ روم میں داخلہ بند
 کیا گیا۔ محتاب سے وہ کھانا یا ناشتہ لے کر آتا۔ دروازے پر دستک
 دینا اور ٹرے چھوڑ کر چلا جاتا۔ بعد میں اسی طرح اسے رتن واپس
 کر دینے ہاتے تھے۔

”سوکا۔“ فروسٹ نے اسے آواز دی۔ ”ذرا آ کر دیکھو تو سہی،
 مارون جیسا ہے یا کیا بات ہے؟“
 سوکا نے ٹپ کر فروسٹ کو فوسے دیکھا۔ کمرے میں پہنچا دین
 کی آنکھ کھولنا اٹھا کر دیکھا۔

”اسے کسی دواسے بے ہوش کر دیا گیا ہے۔“ اس نے بتایا۔ یہ
 سننے ہی فروسٹ تیزی سے مکروری لوڈ کی طرف متوجہ ہوا۔
 ”ستام حضانہ کی سڑک آت ہیں۔“ اس نے تیزی سے کہا۔
 ”جاری سے جا کر س گراڈی کو دیکھو۔ میں امیڈیو کو اطلاع کرتا ہوں
 اس کا کمرہ کہاں ہے؟“

”انہیں بھی میں ہی اطلاع کروں گا۔“ سوکا نے جواب دیا اور
 کھانے ہالے زینہ کی طرف چلا گیا۔
 فروسٹ نے اپنی گھڑی دیکھی۔ آٹھ بجے کا پانچ منٹ ہوئے تھے

فروٹ اس کی پریشانی کی دیر سب رو ہوا تھا اسے معلوم تھا کہ گراڈی آئے گا تو سب سے زیادہ بھارتی امانڈو پر ہی پڑے گی۔ اس نے امانڈو کو بتایا کہ تمام موٹر بوش موجود ہیں۔ جینا کو اوزار کر لیا گیا ہے۔ اور یہ کہ مسٹر گراڈی سر پر ہارنچے تک پہنچ جائیں گے اور جب تک گراڈی آئے نہ ہوں اسچار جہے اس نے امانڈو سے پوچھا کہ اسے کس طرح بے ہوشی کی دوا دی گئی ہوگی۔ امانڈو نے بتایا کہ وہ ہر رات کو ایک گلاس دودھ کا پیتا ہے جسے سوکا لائپے۔ فروٹ نے مارون سے بھی سوالات کئے اور اپنے سوالات کے ذریعے سوکا کو مشتبہ بنا کر ہر کرنے کی کوشش کی۔

”میں نے مسٹر گراڈی سے بھی کہا تھا کہ ان کی بیٹی اگر اوزار کی آبی تو کسی اندے کی آبی کی مدد سے ہی ہو سکتا ہے۔“ فروٹ نے مارون کو مخاطب کرتے ہوئے کہا، ”آرٹھڈو لایم صرف چار آدمی تھے۔ مسٹر امانڈو، تم، میں اور سوکا۔ تم دونوں دو لکے آٹھ سے بے ہوش تھے۔ میں پتے کہیں میں تھا، چنانچہ میرے لئے یہ ممکن نہیں تھا کہ اپنے آپ کو کتوں سے بھڑوائے بغیر گراڈو کم میں داخل ہو کر حفاظتی انتظامات کو غیر موثر نہ بنا سکتا۔“ ٹیکس نے کہا، ”تم ٹیکس ہی کہہ رہے ہو۔“ مارون بولا، ”اس کا مطلب ہے کہ پھر سوکا ہی ہو سکتا ہے۔“

”اس کے علاوہ کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا۔“ فروٹ نے کہا اور امانڈو کی طرف دیکھا، ”نہیں مجھ سے اتفاق ہے؟“

”ہاں۔۔۔ میں نے کبھی سوکا کو قابلِ اعتماد نہیں سمجھا۔“ امانڈو نے کھڑے ہوتے ہوئے جواب دیا اس کے قدم لرزہ کھاتے تھے۔ ”میری طبیعت خراب معلوم ہوتی ہے۔“ مسٹر گراڈی کے آنے سے پہلے مجھے آرام کی ضرورت ہے۔ میں اپنے کمرے میں جا رہا ہوں۔“ وہ ڈنگ گاتے قدموں سے باہر نکل گیا۔

”اس کی تو شفقت آتی ہوئی سمجھ۔“ فروٹ نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں سوکا کو ہلا کر اس سے باز پرس کرنا چاہئے۔“ مارون بولا۔

”نہیں گراڈی کے آئے ہم کچھ نہیں کریں گے یہ اس کا حکم ہے۔“

”تو کیا ہم ہر قدر ہر قدر رکھے بیٹھے رہیں۔“

”میں تو یہ ہی کر رہا ہوں کہ لیکن تم اپنا پروگرام خراب کیوں کر رہے۔“

”نہیں اپنے بیٹے کو نشانے سے مانا تھا۔ گراڈی چار بجے تک آئے گا گویا ہمیں چھ گھنٹے کی مہلت ملے گی کیوں نہ نالے سنائش لے جاؤ اور گراڈی کے آنے سے پہلے واپس لوٹ آؤ۔“

مارون کا چہرہ خوشی سے چمکے لگا۔

”کیا واقعی تم ایسا سمجھتے ہو۔“ وہ بولا۔ ”میں نے کبھی اپنے

بیٹے سے کوئی جھوٹا وعدہ نہیں کیا۔ مگر پھر سوکا کے پاس میری کیا کر سکتے؟“

”وہ کہیں نہیں جاسکتا۔ میں نے گراڈو کو حکم دے دیا ہے اور تارون کی باڈی میں کرنٹ ڈال رہا ہے میں یہاں موجود ہوں گا کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔“

مارون حینے لگا تو فروٹ نے گراڈو کو فون کر کے اس سے کہہ دیا کہ مارون کو جانے دیا جائے۔ یو سبک سے اپنی آخری ملاقات میں فروٹ نے اسے بتا دیا تھا کہ وہ سوکا کو قربانی کا بکوا بنانا چاہتا ہے اور یو سبک نے اس رائے سے اتفاق کیا تھا۔ پھر اس نے یہ بھی بتا دیا تھا کہ وہ سوکا کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتا ہے۔ اور یو سبک نے اس کی بھی تائید کی تھی دونوں کا خیال تھا کہ اگر ایک آدھ جا پانی کم ہو جائے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مارون کے جانے کے بعد فروٹ مرکزی لہڈ کے سامنے بیٹھ گیا پھر دیر بعد سوکا کمرے میں آیا وہ ناشتے کے برتن لینے آیا تھا۔

”میں چاہتا ہوں کہ تم ابھی سائل پر جاؤ۔“ فروٹ نے سوکا سے کہا، ”جب میں وہاں چینگ کرنے گیا تھا تو گیٹ کھلا ہوا تھا مجھے ابھی خیال آیا ہے کہ میں اسے بند کرنا بھول گیا ہوں۔ میں یہاں لوڑ کے پاس بیٹھا ہوں۔ ذرا تم جا کر گیٹ بند کر آؤ۔“

سوکا نے اثبات میں سر ہلایا۔ فروٹ نے وہ بیٹھ دیا دیا جس سے تارون کی باڈی میں کرنٹ آف ہوتا تھا۔

”اب باڈی میں کرنٹ نہیں ہے۔“ اس نے سوکا سے کہا۔ ”تم اطمینان سے جاسکتے ہو۔“

سوکا نے پھر سر ہلایا اور چل گیا۔ فروٹ نے حسوس کیا کہ اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا ہے بلکہ کے علاوہ اس نے کبھی بھی آدمی کو جانی سے نہیں مارا تھا۔ ایک گہری سانس لیتے ہوئے سانس لے کر کرنٹ کا سوچے پھر آن کر دیا۔

ٹیکس دو بجے مارون واپس آگیا۔

”جیلو فروٹ۔ کوئی خاص خبر۔“ اس نے پوچھا۔

فروٹ کافی پریشان تھا۔ سوکا ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔

اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا تھا۔ کہ وہ مر چکا ہے۔ فروٹ کے نزدیک بچنے کی یہی واحد صورت تھی۔ سوکا پرتشہ مرکز کرنے کے بعد اسے زندہ رہنے دینا بہت خطرناک تھا اس نے کئی مرتبہ جا کر خود مار کر کھجے کہ سوکا کا کیا حشر ہوگا۔ لیکن اسے ڈر تھا کہ اگر اس کے بچے اتفاق سے امانڈو گراڈو کم میں آیا۔ اور اسے موجود نہیں پایا۔ تو وہ جو کھانی سنائے والا ہے اس کا آخر ختم ہو جائے گا۔ اور وہ گراڈی کو خود مارنے سنائے والا تھا وہ یہی تھا کہ اسے فوراً ہی سوکا پر شہ ہو گیا تھا اس

نے بیرونی گیٹ پر پہرے والوں کو ہدایات دیں کہ کسی کو باہر نہ جانے دیا جائے اور تاول کی باڑہ میں کرنٹ چھوڑ دیا لٹا ہوا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ مصنف حال دلچہ کر سکا گھر گیا اور اس نے کوئی موٹر لوٹ لے کر کھانے کا ارادہ کیا مگر یہ سب لگ گیا کہ تاول کی باڑہ میں کرنٹ موجود ہو گا چنانچہ فرار ہونے کی کوشش میں وہ کرنٹ سے ہلک ہو گیا۔ اس کے بعد یقینی طور پر پولیس بلائی جائے گی۔ لیکن فروسٹ کو اعتماد تھا کہ وہ پولیس سے بچے گا۔ یہ ہی کہا جائے گا کہ سوکا حادثاتی طور پر کرنٹ لگنے سے مرے۔ اور اس نے اپنے دل پر یہ طے کیا تھا کہ لاش کو دریافت کرنے کا کام مارون سے لے گا۔

”نہیں۔ کوئی خاص بات نہیں ہے۔“ فروسٹ نے مارون کے سوال کا جواب دیا۔ ”نہیں مجھے بہت زور کی نیوک لگ رہی ہے۔“ پھر تم نے سوکا سے کچھ لانے کے لئے کیوں نہیں کہہ؟ مارون مکرراتے ہوئے بولا۔

”میں نے سوچا کہ تم آ جاؤ۔“ فروسٹ نے کہا۔ ”تہرانی ہو گی اگر جا کر سوکا سے کچھ دو کہ وہ ایک اسٹیک لے آئے۔“

”ممنور۔“ مارون نے گاؤں درم سے نکلنے پر کہا۔
”وسمنٹ کے بعد وہ وہاں آیا تو کافی مسکرت تھا۔“

”وہ تو کہیں نظر نہیں آ رہا ہے۔“ اس نے بتایا۔ ”میں نے اس کا کہیں بھی دیکھا۔“ فرار تو نہیں ہو گیا۔“

فروسٹ نے مارون سے کچھ تھوڑا فرار واپس جا کر پوری دلا میں سوکا کو تلاش کر کے اطمینان کرے کہ سوکا بچے یا نہیں۔“

مارون کو لگنے کا کافی دیر ہو گئی تو فروسٹ کچھ بے چین ہونے لگا اور جب آخر کار مارون واپس آیا تو اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر اس کی بے چینی کچھ اور زیادہ ہو گئی۔

”کیا بات ہے؟ وہ ملا۔“ اس نے پوچھا۔

”نہیں۔ وہ فرار ہو چکا ہے۔“ مارون نے بتایا۔ ”میں کا گیت کھلا چلے ہے اور ایک موٹر لوٹ بھی غائب ہے۔“

فروسٹ کو یوں عکس ہوا جیسے کسی نے اس کے سینے پر زور سے گھونکا مادی ہو۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اس کے منہ سے نکلا۔ اس کا ذہن تیزی سے سوچ رہا تھا۔ کیا سوکا نے اس وقت کی گفتگو تو نہیں سن لی جب وہ مارون اور امانڈ کو سوکا کے مش کوک ہونے کے بارے میں بتا رہا تھا اس کے علاوہ اور کوئی بات ہو رہی نہیں تھی۔ اگرچہ یہ بات تھوڑے اطمینان کا باعث تھی کہ سوکا بچا گیا اس طرح وہ ایک قتل کرنے سے بچ گیا۔ اس کے ساتھ ہی سوکا نے فرار ہو کر اپنے خلاف شہر اور محیط کو لیا۔ وہ فرار ہو کر محل پر گیا اور اب جو فروسٹ سے دیکھا تو اسے سلام

ہوا کہ تاول کی باڑہ میں کرنٹ دوڑنے کے بعد ایک جگہ ایسی ہے جہاں سے کوئی ڈبلا ہوا پستال چھوٹے تھکا کر آئی باڑہ سے گزر کر ساحل تک جا سکتا ہے۔

اس نے مارون کو بھی یہ بتایا کہ شاید سوکے ان کی باتیں سن لی باتیں اور چونکہ اسے تاول کی باڑہ میں کرنٹ کا جین ہو جانے میں کچھ دیر ہو گئی تھی اس لئے یہ موقع پا کر سوکا بھاگ نکلا۔ مارون نے ایک بار پھر کہا کہ پولیس میں اس کے کئی دوست ہیں وہ انہیں ملری بات بتائے بغیر سوکا کی گرفتاری کے لئے کوشش کرے بلکہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ سوکا گھر کا کچھ قیمتی سامان چھڑا کر فرار ہوا ہے مگر فروسٹ نے اس کا مشورہ رد کر دیا۔ اور یہی کہا کہ میں گرا بڑی کے آگے تنگ نہیں ہوں طرف سے کچھ نہیں کرنا چاہئے۔ اس کے بعد اس نے مارون سے کہا کہ سوکا کے کہیں میں جا کر دیکھو شاید وہاں کوئی مفید مران مل جائے اور خود گاؤں درم کی طرف چل دیو سوکا کا ذمہ نکل جانا خطرناک تھا۔ اس نے جلدی تھا کہ وہ یہ سب کو غور کر کے اس سے کہے کہ اپنے آدمیوں کے ذریعے سوکا کا پتہ چلائے۔

گاؤں درم پہنچ کر اس نے پتہ لگا دیا۔ اس کا فون ابھی نے رسد کیا اور جواب دیا کہ سوکا کی تلاش فرار شروع کر دی جاتی ہے اس کے بعد فروسٹ امانڈ کو دے کر رہ گیا۔ وہ بہتر پڑیا ہوا تھا اور اس کا چہرہ بالکل سیدھے تھا۔ ”میں بہت جلدوں۔“ میلاؤن میٹھا جارہے فرار کسی ڈاکو کو لے آئے اس نے فروسٹ سے کہا۔ فروسٹ نے سوچا کہ وہ بناؤں سے آگے نہ بڑھے۔

”جب گاؤں درم آئے گا تو تمہیں ڈاکو سے بھی زیادہ کارگر کسی شخص کی ضرورت ہوگی۔“ اس نے جواب دیا اور کمرے سے چلا گیا۔

بچن سے کچھ سنجیدہ بننے کے وہ واپس گاؤں درم میں آ گیا مگر وہ دیر میں مارون اور داخل ہوا۔

”امانڈ کی طبیعت خراب ہے۔“ فروسٹ نے اسے بتایا۔ ”کہہ رہا تھا کہ وہ بڑا مصلح ہو رہا ہے۔“

”لعلت سب کو اس پر۔“ مارون بولا۔ ”یہ دیکھو مجھے سوکا کے کہیں سے کیا ملا ہے۔“ اس نے ایک چھڑا ڈبہ دکھایا جس میں ایک خفیہ مائیکروفون رکھا تھا۔ ”میں نے اس کا دوسرا مائیکروفون یہاں بھی نہیں فرار دیکھا۔“

فروسٹ نے کسی خیال کے بغیر نظر چھٹ کر مائیکروفون اٹھا لیا اور اسے الٹ کر دیکھا۔ ”اس مائیکروفون تہہ سے چپکا ہوا تھا۔“

”کیا کمرے میں کوئی ٹیپ دیکھا تو وہی تھا؟“ اس نے پوچھا۔

”یہیں میں مارون سے پوچھا۔“

”فروسٹ“

”سپینس ڈائجسٹ“

ہاں۔ مگر اس میں کوئی کیٹ لگا ہوا نہیں تھا۔ ماریون نے جواب دیا۔

فروٹ نے فون کے نیچے لگا ہوا مائیکروفون نکال کر ڈبے میں رکھ دیا۔ اس انکشاف سے جہ غرات سامنے آئے تھے اس نے فوراً ہی اس کا اندازہ کر لیا۔

”یہ گراڈی کے لئے سوکھی فڈاری کا ایک اور ثبوت ہے۔“

نہا ہر اس نے بچے کو چڑھوں تکھٹے ہرے کہا۔

”لیجئے“ ماریون نے ایک دم سے دیوار پر لگے ہرے اسٹیک کی طرف اشارہ کیا۔ یہاں سے ۳۰ فٹ کا ایک ریلوے فائنل ہے۔

فروٹ نے دیوار کی طرف دیکھا۔ جہاں چار ریلوے رونا چاہتے تھے اب وہاں صرف تین نظر آتے تھے۔

”اسے یہ ریلوے جانے کا موقع کیسے مل گیا۔“ اس نے کہا۔

”سب قسم والی تماشائی لے جاتے اور میں امانڈ کے پاس چلا گیا تھا۔“ ماریون نے جواب دیا۔ ”لیکن ہمیں فوراً ہی اس کی گمشدگی کو محسوس کر لینا چاہئے تھا۔“

”ٹھیک ہے لیکن اب نگاہ نہ پڑے گی تو کیا کیا جائے۔“ فروٹ نے کہا۔ ”تم ذرا جا کر امانڈ کو دیکھو اگر اس کی طبیعت واقعی خراب معلوم ہو تو ایمرسونس منگو کر اسے گراڈی کے آگے سے پہلے ہسپتال پہنچا دو۔“

ماریون کا ادھر وادار کے فروٹ کو اپنے کیمین میں گیا اور پہلے کیمین میں اچھی طرح دیکھ بھال کی کہ وہاں تو کوئی مائیکروفون چھپا ہوا نہیں ہے۔ پھر اطمینان کرنے کے بعد اس نے ایس آف دی پیسڈ کو فون کیا اور اس پر غور و فکر سے بات کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

”الفاظ میں اس نے صورت حال کی وضاحت کی۔“

”اگر سکا کا ٹیپ ریکارڈنگ کر رہا تھا۔“ اس نے آخر میں کہا۔

”تو گویا اس کے پاس اس گفتگو کا ٹیپ موجود ہے۔ بس میں نے اس پر اپنا شبہ ظاہر کیا تھا۔ اور اس سے زیادہ خطرناک یہ کہ میں نے ہی اس سے کہا تھا کہ ساحل کا ٹیپ کھلا ہے جا کر بند کر آؤ۔“ اب اگر وہ

یکریٹ لے کر گراڈی کے پاس پہنچ گیا تو میرا ز فاش ہو جائے گا وہ غالباً ایئر پورٹ پر گراڈی کے آنے کا انتظار کر رہا ہوگا۔ یہیں گراڈی کے آنے سے قبل اسے ٹھکانے لگا دینا چاہئے۔ خیال رکھنا وہ متنبہ بھی ہے۔“

”میں ابھی وکس منٹ میں اپنے آدمی ایئر پورٹ روانہ کئے دیتا ہوں۔“ یوسک نے جواب دیا۔ ”گراڈی کب آ رہا ہے؟“

”شاید تین چار بجے کے قریب۔“

”ٹھیک ہے۔ تم اپنے آپ کو چڑھوں رکھو۔“ یوسک نے کہا۔ ”سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ یہ مت سمجھو کہ ہم نے گراڈی کی

سپنس ڈائجسٹ (۱۰۹) فروری ۱۹۷۷ء



مرگ نہ ہو کہی ہے وہ جیسے منٹ کچھ نہیں کر سکتا۔

”جینا کا کیا حال ہے۔“ فروٹ نے جواب دیا۔

”کوئی پرائمری ہی نہیں ہے۔“ یوسک نے بتایا۔ ”میں نے اسے

نفس کی ایک خوراک شے دی ہے اور وہ بدوش پڑی ہے۔“

فروٹ گاڑو رکم واپس آیا تو ماریون فون کر رہا تھا اس نے

بتایا کہ امانڈ کی حالت واقعی خراب معلوم ہوئی ہے۔ فروٹ کو امانڈ

کی کیا پرہیزگاری تھی اس نے کہا اچھا ہے مر جائے ایک مدد سے ختم ہو جاوے

پھر گیس پر گاڑو کو فون کرنے لگا کہ جب ایمرسونس آئے تو اسے آنے

دیا جائے۔ گاڑو ان تواتر ہدایات سے مستحکم تھا اس نے معلوم

کرنے کی کوشش کی کہ وہاں کیا کچھ ہو رہا ہے مگر فروٹ نے کہا کہ

یہاں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ کنٹرول نہ کیا جاسکے اور سیر رکھ دیا۔

ابھی امانڈ کو ملے جانے والی ایمرسونس کو ملے وکس منٹ بھی

نہیں ہوئے تھے کہ فروٹ نے ایک بجلی کا پٹر کی آواز سنی ہلی کا پٹر

آرچرڈ لاکے کیسے لان میں آگیا۔ فروٹ نے جھانک کر دیکھا امانڈ

ماریون کو بتایا کہ گراڈی آگیا ہے۔ وہ دونوں گاڑو رکم سے نکل کر

جھاگتے ہوئے لان میں پہنچے۔ گراڈی نے ہلی کا پٹر سے اترتے

ہرے پائلٹ کو کچھ ہدایات دیں اور پھر نگاہوں میں غصے کی چمک

لئے فروٹ کی طرف بڑھا۔ پھر چاکر امانڈ کو کہاں ہے۔ فروٹ

نے اس کی خراب حالت کا ذکر کیا اور بتایا کہ اسے یہ راز ان کیلینک

میں داخل کر دیا گیا ہے۔ گراڈی نے کہا کہ پھر وہ خوش قسمت ہے

کہ کتاب سے بچ گیا اور فروٹ کو ہدایت کی کہ وہ وکس منٹ

بعد اس کے کمرے میں پہنچے۔ یہ کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا۔

فروٹ نے ماریون سے کہا کہ وہ گاڑو رکم جائے اور خود

جاگ کر اپنے کیمین میں گیا۔ دروازہ بند کر کے اس آف دی اسپنڈر

فون کیا۔ اس مرتبہ بھی یوسک نے جواب دیا۔ فروٹ نے اس

سے پوچھا کہ آیا سوکا پٹو اٹھایا یا نہیں۔ یوسک نے بتایا کہ وہ کچھ

کہیں نظر ہی نہیں آ رہا ہے۔ اور نہ ہی ابھی تک گراڈی ہی نہیں ملے

فروٹ نے جواب دیا کہ اگر مڈلا آچکا ہے۔ اس نے میاں سے ایک بٹلی کا پٹر لیا اور پورٹ کے بجائے گھر پہنچا۔ یوسک نے کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ سوکا اس سے نہیں لے سکا ہو گا ہم اس کی تلاش جاری رکھیں گے۔ فروٹ نے ایک مرتبہ پھر تاکید کی کہ سوکا کو تلاش کر کے ختم کر دیا جائے اور سرسبز ہو کر رہا۔

پانچ منٹ بعد وہ گراڈی کے سامنے اس کے کمرے میں کھڑا ہوا۔

”میں نے آپ کو بتا دیا تھا جواب! کہ آپ کی بیٹی کا ہوا صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ کوئی اندازہ آری اخذ کرنے والوں کا ساتھ دے۔ اور اس میں یہ آری سکا ثابت ہوا۔ تمام غرت مشاہد اسی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔“

پھر اس نے تفصیل سے بتایا کہ کس طرح مارون اور لارڈ کو غالباً ان کی مشابہت اور دودھ میں بے ہوشی کی دوا دی گئی ہوگی۔ اور نیز یہ کہ بعد میں کس طرح مارون نے سوکا کو اور ایک موٹر بوٹ کو غائب پایا۔

”اچھا چلو، میں تمہاری بات تسلیم کرتا ہوں یہ گراڈی نے جواب دیا۔ مگر اب یہ بتاؤ کہ ہمارا اگلا قدم کیا ہونا چاہیے؟“

”دو اقدامات کئے جاسکتے ہیں۔“ فروٹ نے دل ہی دل میں مطمئن ہوتے ہوئے کہا وہ سوچ رہا تھا کہ کشن یوسک سوکا کو پکڑے تو ساری پریکٹس ختم ہو سکتی ہے۔ کم سے کم گراڈی نے سوکا کو اندازہ آوی تو تسلیم کر لیا تھا۔

”دونوں میں سے کون سا قدم اٹھایا جائے یہ فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے۔“ اس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہہ دیا۔ ”یوسک یہ کہ یوسک کو مس گراڈی کے اخواسے آگاہ کر دیا جائے۔“

”نہیں پولیس اس معاملے میں نہیں آئے گی۔ گراڈی نے بات کاٹی ہے۔ دوسری بات کیا ہے؟“

”اخذ کرنے والے کے ذہن کا انتظار۔“ فروٹ نے جواب دیا۔ اس نے کہا تھا کہ کل جمع آئے ہوئے ذہن کے ذہن کرے گا۔“

گراڈی نے اس خیال سے اتفاق کیا۔ اس نے کہا کہ وہ اپنی بٹلی میں قیام کرے گا اور کل صبح سات بجے آجائے گا۔ نیز اس کی خواہش ہے کہ فروٹ ہی اخوا کرنے والے سے بات کرے اور اس معاملے میں جو قدم مناسب سمجھے اٹھائے۔

”بہانے خیال میں مجھے میری جیسی داپس مل جائے گی؟“ اس نے پوچھا۔

”فروٹ جب تک آپ اخوا کنندگان کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں کریں گے۔ اسے کوئی گزند نہیں پہنچے گا۔ میرا ذاتی تجربہ یہی ہے کہ اگر ضرورتاً لیا اندازہ دیا جائے تو وہ لوگ اخوا کرنے والے کو دپس

کریں گے؟“

”میں تمہارے تجربہ پر اعتماد کر رہا ہوں۔ خیال ہے کوئی کام بھڑک جائے؟ گراڈی نے کہا۔“

اس کے بعد گراڈی دوبارہ بٹلی کا پٹر میں بیٹھ کر آرہا دلا سے وضعت ہو گیا۔ اس کے جاتے ہی فروٹ نے یوسک کو فون کیا۔ اسے بتایا کہ اس طرف سب غیرت ہے۔ گراڈی اسپین بٹلی میں قیام کرے گا۔ بٹلی کی نگرانی کرانی جائے گی تاکہ سوکا گراڈی سے ملاقات نہ کر سکے۔ یوسک نے وعدہ کیا کہ سوکا کی تلاش جاری ہے جیسے ہی وہ مستی جاپانی نوتہ آیا اس کا قطعہ پاک کر دیا جائے گا۔

فروٹ نے مارون کو گراڈی سے اپنی ملاقات کی تفصیل بتائی تو مارون کو بھی اطمینان ہوا نہ وہ ڈر رہا تھا کہ مارون میں گراڈی کی مصلحت دھماکے سے فروٹ نے اس سے کہا کہ چونکہ اخوا کرنے والا اسٹیل برج فون کرے گا اس کے لئے آرہا دلا میں سہمے رہنے سے کوئی خاص فائدہ نہیں۔ اس نے کہا کہ وہ کسی کچھ نفع ریح کرنے اور ذہن کو آرام دینے جارہے ہیں۔ اگر مارون چاہے تو وہ بھی اپنے بیٹے کے پاس ہاسکتا ہے۔ تندرست ہو جاسکتا ہے کہ بعد مارون نے یہ سزا قبول کر لیا۔ فروٹ نے اسے اس سزا سے جاننے کی اجازت بھی دے دی کہ وہ خود کیلک ٹاک سے ملے گا۔

اس کے چالیس منٹ بعد فروٹ اس آف می اسپینڈ پینچا دن کے اس دفتر میں دہن موزا کا کب باکل نہیں ہوتے تھے۔ یوسک اور گول لے ایک کمرے میں آتش کھینچ لگے۔ یوسک لے دیکھ کر ہونک گیا۔

”تم یہاں کیا کر رہے ہو؟“ اس نے تیزی سے پوچھا۔

”ظاہر ہے کہ اب کل جب تک تم میری طلبہ کے لئے فون نہ کر دیتے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ میں دہن لے کر آیا کرتا۔“ فروٹ نے جواب دیا اور پھر پوچھا۔ ”میں کیا کیسی ہے؟“

”ٹھیک ہے کس وقت ایسی اس کی دیکھ بھال کر رہے تھے۔“ یوسک نے ایک خرچ مکرانہ سے کہا۔ ”یہ خیال ہے کہ وہ دونوں معروف ہوں گے۔“

”یقیناً۔“ فروٹ نے سر ہلایا۔ ”میں اس مسئلے میں بہت متوجہ ہے۔ سوکا کے بارے میں معلوم ہوا۔“

”معلوم نہیں وہ کہاں غائب ہو گیا ہے۔“ یوسک نے جواب دیا۔ ”بہر حال میں سے آری لے کر کشن کر رہے ہیں۔ میں نے اسپین بٹلی کی نگرانی کا حکم بھی دے دیا ہے۔ اس کے علاوہ دیکھا بھی نہیں ہو چکا ہے۔“

فروٹ کو اس جواب سے اطمینان نہیں ہوا۔

”اگر وہ کیٹ کے ساتھ گراڈی تک پہنچ گیا۔ تو میری شامت آسمان کی ہے۔“ وہ بولا۔

”مجھے نہیں چاہا۔“ تم اتنا گھبرائیں گے ہے۔“

”میں ذرا مینا سے ملنا چاہتا ہوں۔“ فروٹ نے کہا۔ تم نے لٹا دیا کیا کرے میں ہی رکھا ہے نا۔
”ہاں۔“ مگر اندر جانے سے پہلے دروازے پر دستک مزدور دینا۔“ یوسک نے سرکاتے ہوئے کہا۔

فروٹ نے اس کے کمرے کے باہر رک کر کچھ صفائی کی کوشش کی مگر اندر داخل خاموشی طاری تھی۔ اس نے دروازے پر دستک دی۔ کوئی جواب نہیں ملا۔ چند لمحوں تک قہقہے کے بعد اس نے دوبارہ دستک دی۔ اس کا دل کچھ بے چینی محسوس کر رہا تھا فکر مندی کے ساتھ اس نے دروازہ کھول کر اندر قدم رکھا۔ ایسی خاموشی طاری ہوئی کہ اس کے سسر خون بہہ رہا تھا۔ ہلکے پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اور مینا، مینا کمرے میں موجود نہیں تھی۔

ایسی کو بے ہوش میں لایا گیا۔ یوسک، گھول اور فروٹ اسے گیسے کمرے تھے۔
”ہم ایک ساتھ چک پر بیٹھتے۔ ایسی دونوں باتیں سے اپنا سر پھڑے ہوتے بولا۔ پھر یہ نہیں کہاں سے اس نے اچانک ایک ریلوے کمال کو اس کا دستہ میسر سر ہرے مارا۔ مجھے کچھ کام تو ہی نہیں مل سکا۔“

ایکے یو الوور؟ تو یہ مینا تھی جس نے گاؤں درم سے بڑا الو لیا تھا۔ فروٹ سرچ رہا تھا۔

”ایک کی بات ہے؟“ یوسک نے غصے سے پوچھا۔
”تو یہ یاد دہی ہے۔“ ایسی نے کر لیتے ہوئے جواب دیا۔
”گو ریل سے فرار ہوتے تین گھنٹے پہلے ہیں۔“ یوسک نے کہا
”اتنی دیر میں تو وہ کہیں بھی جا سکتی ہے۔“ گھول نے زوردار کارڈ کو چپک کر دیا۔

گھول دوڑتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔
”وہ بغیر کسی کی نظر میں کسے یہاں سے نکلی کسی طرح ہوگی؟“ فروٹ نے پوچھا۔

”راہداری کا خرم ایک دواڑ ہے جو پارکنگ سٹیج میں کھتا ہے لیکن وہ اسی طرف سے گئی ہوگی۔“ یوسک نے کہا۔ اور پھر لاماری میں ایک نظر ڈال کر بولا۔ وہ اپنا سوٹ کیس اور بیگ بھی لے گئی ہے۔
”میری کار خراب ہے۔“ گھول نے اس پر زور کیا۔

”آخروہ کہاں جا سکتی ہے۔“ یوسک نے فروٹ کی طرف دیکھا۔

”میں کیا بتا سکتا ہوں؟“ اس نے جھٹلاتے ہوئے انداز میں کہا۔ مگر اتنی بات یقینی ہے وہ ریلوے اسٹیشن نہیں ملے گی۔ وہ وہاں سے نکلنے کے لئے ہے۔ اب بھی تاکہ اپنی پسند کی زندگی بسر کرے۔“

”فروٹ اس کی اس طرح اپنے تمام کارکنوں اور بیٹنے والوں کو دے دو۔“ یوسک نے گھول سے کہا۔ گھول ایک بار پھر کمرے سے چلا گیا۔

”نہیں یقین ہے کہ وہ اسٹاپ دلا نہیں جائے گی۔“ یوسک نے فروٹ سے پوچھا۔

”میں یقینی یقین ہے۔“

”تب پھر کوئی بات نہیں۔“ گراڈی کو اس کے ذرا کالم نہیں وہ یہ ہی تھا کہ کرسی پر بیٹھا ہلکے بھٹے میں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ اپنے جان کے مطابق عمل کر سکتے ہیں۔“

”اس کے لئے کام کا مکان کتنا ہے۔“ فروٹ نے پوچھا۔
”میسرے پاس بے شمار کارکن ہیں۔ گھول اب بھی پریشان کر رہا ہے۔“

”اگر مینا اس علاقہ میں کہیں موجود ہے تو ہم اسے ضرور تلاش کر لیں گے۔“
”نہ اسٹاپ۔“ فروٹ بولا۔ کیا یہ ضروری ہے کہ اسے تلاش کیا جائے۔ کیا یہ بہتر نہیں کہ وہ خود اپنے گھر پر کہیں بیٹھی ہے۔“

”ہاں۔“ یوسک نے غصے سے سر ہلا دیا۔ لیکن یہیں ہی تو معلوم پہنچا ہی چلے کہ وہ کہاں ہے۔ البتہ اگر وہ شہر سے باہر کہیں چلی گئی ہے تب دوسری بات ہے۔“

”لیکن زہرہ طالبہ لینے کے بعد اگر ہم گراڈی کو مینا اس نے اس کے تودہ پوسٹ کو جانے پیچھے لگانے گا۔“ فروٹ نے ٹوک مندی سے کہا۔
”کیسے لگا سکتا ہے۔ جب تک کہ وہ خود چند سال کے لئے جیل جانے کو تیار نہ ہو۔ وہ اسی طرح کو جس طرح ہم اس سے کہیں گے۔“

”مجھے یقین ہے کہ اس لوہی کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں۔“ ایسی بولا۔ اگرچہ بظاہر وہ ٹھیک نظر آتی ہے۔“

”تو اس کی پرورہ کسے ہے۔“ وہ خواہ پوچھ گیا اور۔“ یوسک نے غصے سے کہا۔ بس وہ ملنے دے۔“

”لیکن فروٹ کا نتیجہ کارڈ بہن معیت کو منڈلاتے ہوئے دیکھ دیتا تھا۔ اس نے ایسی کے خیال سے اتفاق کیا۔ اس نے کہا کہ مینا ہم سب کو دیکھ لیا ہے اگر وہ گراڈی کو مل گئی یا کسی طرح اس کے پاس پہنچ گئی۔ تو سب کچھ بتا دے گی۔“ یوسک نے جواب دیا کہ ہم مینا کو گراڈی کے پاس نہیں بھیجنے دیں گے۔ فروٹ نے تو یہ پیش کی کہ پھر بھی دروازہ کشی کا اتفاق ہے کہ وقت ضائع نہ کیا جائے کل کے بجائے

زہرہ طالبہ کا خط آج ہی بھیج دیا جائے۔ بلکہ خود اسے لے کر جانے سے گراڈی کو بھیجا جائے گا۔ اتنی دیر میں گھول بھی واپس آ چکا تھا اور کھانے لپٹے دونوں کھیتوں سے مشرور کیا تو انہوں نے فروٹ کی رائے سے اتفاق کیا۔

پھر جبکہ چند منٹ پر فروٹ زہرہ طالبہ کا خط لے کر اسپین

بولے پہنچے گیا۔ گراڈی ایک شاندار کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ دلوں ہاکر اس سے ملا۔ اسے بتایا کہ چونکہ کوئی خاص کام نہیں تھا اس لئے وہ اس پر تفریح کرنے چلا گیا۔ سارے دن تک پلاٹ پر کھڑی کڑی چھری کے زیرِ کعبہ داسپن ہوا۔ اسے ڈائرینگ میٹ پر ایک بیٹلا ڈنکا ملا۔ اسے شک ہے کہ بیٹلا کو آخر کس نے گھانا کی جانب سے ہے۔ گراڈی نے لٹاف سے لیا اور فرسٹ سے کہا کہ بچے دلی سکور میں ہمارا انشمار کرے۔

فرسٹ داریں ہاکر بیٹھ گیا۔ سٹریٹ پر چتے بچے نہ دیکھے۔ کیا بچے میں سورج ادا تھا اسے یقین تھا کہ جیسا کہ گراڈی نے باپ سے بیان دیا تھا کہ اس نے کوشش نہیں کر سکی۔ اور وہ کہیں نہ شیشہ ہے۔ تواب بھی خوی ادا تھا کہ گراڈی اپنا سر میٹریٹ کا بیکہ ادا کر ڈیوڈ کے نام منتقل کرے۔ ابھی وہ سورج ہی رہا تھا کہ بچاں لاکو ڈار کی رقم ملنے کے بعد وہ کیا کر سکتا ہے۔ یہ گراڈی کا بلا دا اگیا۔

وہ کمرے میں داخل ہوا کہ گراڈی ایک بڑی میز پر کھینچنے لگا تھا ڈالے مارے لڑا تھا۔ ادا اس کا سخت چہرہ ہنسنے کے تاثرات سے خالی تھا۔

”جیٹ جاؤ۔ اس نے فرسٹ سے کہا۔ میں کھل کر کچھ باتیں کرنا ہیں۔“

”بہتر جناب۔“ فرسٹ نے کہا اور ایک دوسری نشست پر والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ گراڈی نے میز کی دوا کھول کر ایک کیسٹ نکال کر لٹا اس طرح ادا پر اٹھا یا کہ اسے فرسٹ بھولی دیکھ سکے۔

”کیا تم جلیقہ نہ ہو کہ یہ کیا ہے۔ اس نے پوچھا۔“

فرسٹ کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ گویا سو کا کسی زکی طرح گراڈی سے ملنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے سوچا کہ اپنے جیسے کہ کوئی تاثر ظاہر نہیں ہونے دیا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کے باوجود گراڈی جیسے ہیگ نو دیل ہلنے کا خطہ مول نہ لے، کچھ نہیں کر سکتا۔

”ہاں! میں جانتا ہوں۔ اس نے جواب دیا۔“

”سو کا مجھے میاں تازہ پر رٹ پڑا تھا۔“ گراڈی نے بتایا۔

”وہ لوگ تمہیں کب تا مامور ادا کر لیتے ہیں۔؟“

”جیسے کار وقت خارجیت کر دے گراڈی نے فرسٹ سے سخت پیچھے میں بولا۔ ادا ڈنٹ کی منتقلی کے کاغذ پر دستخط کر دیا اور مجھے دے دو۔ دندن دوسری صورت میں بیٹھا بھی داسپن نہیں آئے گی۔ اور خود نہیں کم سے کم پندرہ سال جیل میں سفر کرنا پڑے گا۔“

گراڈی نے میز پر پڑا سوا کاغذ اٹھا کر دیکھا۔

”میں اسے کوئی اچھی کوشش نہیں کہہ سکتا۔ اس نے مطلقاً ادا میں کہا۔ مجھے یقین نہیں کہ ادا کا یہ منصوبہ تم نے بنایا ہو گا۔ مجھے ہتھکڑیاں سنبھالنے کے کوئی تجربہ نہیں۔ میں براہ راست تم سے سوا کرنا چاہتا

ہوں۔ جیسا کہ تمہیں پتہ ہو گا۔ زیرِ مطالعہ کے خط کے ساتھ ادا و سٹاڈنٹ کی نوٹس میٹ کا پتہ بھی ہیں جن کے ذریعے میں ادا اپنا کمرہ سہارا بہ سٹریٹریٹ کے ایک ایک میں منتقل کیا تھا۔ یہ منتقلی خیر فرائی ہے کیونکہ ادا میں کرکسی ریگولیشن کے تحت اس کی مخالفت کر دی گئی ہے اگرچہ اس میں ایک نئی نکتہ ہے کہ پابندی آہستہ آہستہ طور پر منتقل کرنے پر ہے اور میں نے بعض ایک فرد کی حیثیت میں یہ کام کیا تھا۔ لیکن سیر دست اس بات کو چیلنے دو۔ یہ نوٹس کا پتہ ادا میں کرنے کے لئے تھا۔ اسے ساتھ ساتھ نوٹس کے لازمی طور پر سیر سے پیف کا ڈنٹ و اسی کو لینے ساتھ ادا ہو گا۔ شاید تم حیران ہو کہ میں نے یہ گفتگو کرنے کے لئے نہیں ایک گھنٹہ انتظار کیوں کر کیا میں تمہیں اس کی وجہ بتاتا ہوں میں ایسا انتظار کر رہا تھا کہ دنیا کو اسی کے دوپٹے سے پاک کر دیا جائے۔ کوئی مجھ سے خداری کر کے زندہ نہیں رہتا۔“

فرسٹ گراڈی کے انداز اور اس کے تاثرات سے یہ بخوبی سمجھ رہا تھا کہ وہ کچھ کہہ رہا ہے۔ ہلے نہیں کر رہا۔

”شب کچھ کرنا ہو؟“ اس نے جواب دیا۔ داسی کو قسم کرنے کے بعد بھی تم جیل جانے سے نہیں بچ سکتے۔“

”سے خوف فرماؤ۔ گراڈی نے ایک ہتھکڑیا لگایا۔ ادا میں صرف ایک آدھی ہے جو میرے لئے معیت لکڑی کر سکتا ہے۔۔۔“

وزیر خزانہ۔ اور وہ میرا بہترین دوست ہے۔ فرض کر دو کہ تمہارے دوست اتنے احمق ہیں کہ یہ نوٹس کا پتہ متعلقہ حکام کو بھیج دیتے ہیں پھر کیا ہو گا۔ وہ گھٹا آہستہ انداز میں خزانہ کے سامنے پیش کریں گے اور وہ انہیں دے گا۔ ان کی کسی ایسی کلامی میں ڈال دے گا جہاں سے وہ اپنے ان کا پتہ نشان دے گا۔ کیونکہ اس معاملے میں وہ خود بھی اتنا ہی خوش ہے جتنا کہ میں ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ گراڈی نے تین سال میں اس نے خود اپنا کچھ سوا یہ سیکر کے ادا ڈنٹ میں منتقل کر دیا ہے

تھا۔ اسے دوست ادا کے حالات کے بارے میں لکھنے پر خبر ہو کر انہیں مسلم نہیں بہتر قسم کا مارتا یا نا جائز کام کیا جا سکتا ہے بشمولیکہ کرنے والے کے پاس مناسب اثر و رسوخ ہو۔ اور یہ اس کے سب سے سبب ہیں۔“

”پھر بھی اگر تم اچھی بیسیٹی کو داسپن لینا چاہتے ہو تو میں اس کاغذ پر دستخط کرنا پڑے گا۔“ فرسٹ اب بھی ادا پر اٹھا۔

”مجھے تمہارے اثر و رسوخ سے کوئی غرض نہیں بس تم اس پر دستخط کر دو۔ گراڈی نے ایک مرتبہ پھر کاغذ کو دیکھا اور بڑے اطمینان سے دستخط کر دیتے۔“

”اگر تمہیں صرف اتنا ہی چاہئے تو یہ تو۔ وہ بولا۔ اب میری پیش کیے داسپن آئے گی۔؟“

”کچھ بھی نہیں۔ گراڈی نے نفی میں سر ہلایا۔ میں کو کوئی نقصان پہنچانے بغیر میرے سپرد کرو اور میں بھول جاؤں گا، کہ تم اور تہلے سے امتی سائیتوں کا کوئی وجود ہے۔“

فروٹ نے ایک تہققم لگایا۔ مگر خود اسے وہ بڑا کمر کھ محسوس ہوا۔

”یہ نہیں ہو سکتا۔ اس نے جواب دیا۔ میں اور میرے ساتھی مالی فائدے کے لئے سب کچھ کہہ رہے ہیں۔ مگر میں کہہ رہا ہوں کہ لاکھ ڈالر کہیں تب۔ تہا ریحی بیجی تہلے سے نزدیک اتنی قیمت تو رکھتی ہی ہوگی۔“

”میں نے کہہ دیا کہ میں کچھ بھی نہیں دوں گا۔“ گراڈی نے کہا۔

”اور میں نہیں اس کی وجہ بھی بتا تا ہوں۔ اس نے میز کی دراز سے روکیٹ نکالے۔

”تم انہیں لے جاؤ کیونکہ اصل سیکر پاس ہیں۔ اس نے اپنی بات جاری رکھی۔ اور پھر انہیں جا کر سونو کہ ان میں کیا کچھ ہے تاکہ انہیں اور تہلے سے امتی دوستوں کو پتہ چلے کہ انہوں نے کتنی غلط منصوبہ بندی کی ہے۔ جب میں نے آرٹیکل دلا کر لے کر محل کی سعی تب میں نے کئی اشتہاری تدابیر اختیار کی تھیں، مثلاً سوکا ہی کی بات لے کر۔ وہ تو گویہ پولیس کا ایک انسٹر اور اس کے روٹک آلات کا ماہر ہے۔ دوسرے حفاظتی انتظامات کے علاوہ اس نے یہ بھی کیا تھا کہ دلا کے اندر تمام میلی فونوں میں خفیہ مائیکروفون لگا دیئے تھے جن پر پورے دلی گرفت گور کارڈ ہوتی ہی تھی۔ یہ دو ٹیپ ہر میں نہیں سے ہر جوں میں تہیں ساری داستان سنا دیں گے۔ میں مارا کے بٹے میں بھی جانا ہوں جو کہ ایک مٹی سوسائی ٹل گل ہے اور اسپین بول میں ہوتی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم اور امانڈا دونوں اس سے ملنے سے ہو۔ بڑی آسانی سے اندازہ لگا یا جاسکتا ہے، کہ جب امانڈا اس کے پاس گیا تو اس نے اسے بے ہوش کی دوا کھلا دی اور تم نے ناروں کو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ وہ سوکا کا قتل کر دیں۔ ٹیپ کی آوازوں کا ٹیکنیکی تجزیہ تہا ری اور تہا سے دوستوں کی شناسخت کر سکتا ہے اور اگر میں یہ ٹیپ پولیس کو دے دوں تو اسے تہیں گرفتار کر کے فرد جب ہم مائد کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہوگی۔ مجھے یہی معلوم ہے کہ تم اسے اور مینا کے درمیان کس قسم کے تعلقات قائم ہو گئے تھے کیونکہ اس کے کہنے میں بھی ایک خفیہ مائیکروفون پر مشیہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ مینا کو اپنی طور پر متوازن نہیں لیکن اس کے باوجود وہ میری بیٹی ہے اور میں اسے واپس چاہتا ہوں۔ چار گھنٹے کے اندر اسے بیچ دو میں تم میں سے کسی کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھاؤں گا۔ یہ کیٹ لے جاؤ۔ اپنے دوستوں سے بات کرو۔ مگر یاد رکھنا

میں یہی تھا ہے اکاؤنٹ کی رقم اس دوسرے اکاؤنٹ میں منتقل ہو چکی ہے۔“ فروٹ نے کہا۔ گراڈی نے نفی میں سر ہلایا۔

”یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اس وقت تک تو وہ پورے ہی ہو کر سر پکی ہوگی۔ اس نے جواب دیا۔

فروٹ کو فوراً اس کے ہوا کر اس کے ساتھ کوئی چال بازی کی جا رہی ہے اس نے تیر نظروں سے گراڈی کو گھورا۔ کیا مطلب تھا؟ اس نے پوچھا۔

”مجھے تہلے سے ساتھیوں کی جہالت اور نادانانہ اذیت پر ہنسی آتی ہے۔“ گراڈی نے جواب دیا۔ مگر ٹریسنگ کا اکاؤنٹ میرا اور میرے قریبی دوستوں کا مشترکہ اکاؤنٹ ہے۔ ان میں سے ایک وزیر خزانہ بھی ہے جس کا میں نے ابھی ذکر کیا۔ ہم میں سے کوئی اس وقت تک اکاؤنٹ سے رقم نہیں نکال سکتا جب تک کہ باقی دوا فراہمی ہو سکتا نہ کریں۔ میں نہیں ان کے نام بتا سکتا ہوں مگر یقین رکھ کر وہ لوگ دستخط نہیں کریں گے۔ انہیں میری بیٹی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔“

فروٹ نے کاغذ اٹھا لیا کتاب اس نے وہ دوبارہ میز پر رکھ دیا۔

”اگر تم مینا کو زندہ واپس چاہتے ہو۔ وہ بلا ہے۔ تو اپنے دوستوں کو مجبور کر دو کہ وہ بھی اس کا ذکر دستخط کریں۔“

”میرے گوشہ نشین کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ یقیناً ان کے نزدیک میری بیٹی کا ہیبت دور کو ڈالر کے برابر نہیں ہو سکتی۔ گراڈی عجیب انداز سے مسکرایا۔ بہتر ہوگا کہ اس معاملہ پر تم کسی اور پہلو سے بات کرو۔“

”تم اپنے طور پر سمجھنا کہ مائی کے لئے کیا ہے کہنے ہو۔ فروٹ نے پوچھا اور اب پہلی مرتبہ خود کو پسینہ پسینے ہوتے محسوس کیا۔

”بہت اچھا سوال ہے۔ گراڈی نے مسکرا کر ایک گہرا کش لے کر دھواں اگلنے ہوئے کہا۔ تو کو یا اب اس خطہ پر ہمارا اتفاق ہے کہ نہ مصلحتاً نہ دو کو ڈالر نہیں ہوگا۔“

”یہ ایک ایسی بات ہے جس پر مجھے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرنا پڑے گا۔“ فروٹ نے چپکاتے ہوئے جواب دیا۔ تم اپنی جانب سے کچھ پیش کر دو، ہم اس پر غور کریں گے۔“

”اب تم مجھ داری کی باتیں کر رہے ہو۔ گراڈی بولا۔ اور میری پیش کش پر ہے کہ تم مینا کو چار گھنٹے کا ذکر مجھے واپس کر دو۔ اس کے جواب میں میں نہیں یا تہلے سے ساتھیوں کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کروں گا۔“

”میں تم کی بات کر دو۔“ فروٹ نے کچھ تیزی دکائی۔ یہ کتنی رقم دے سکتے ہو۔“

گودہ رات کے کوس بجے تک یہاں نہیں پہنچی تو تم سب سیں میں مل
سے کم عمر کے لئے جلی میں نہیں جاؤ گے۔
فروزٹ نے کوئی جواب دینا چاہا لیکن منہ سے آواز ہی نکلی
وہ لڑکھڑاتے قدموں سے اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

وہ چالوں ایک میز کے گرد بیٹھتے اور ان کے سامنے ایک
ٹیپ رکھا۔ ٹیپ پر رکھا۔ گراڈی نے غلامیوں کا تھا۔ ان دو لڑکوں
کیسٹوں پر وہ سب کچھ موجود تھا جو فروزٹ اور اس کے دوست کہتے
اور سنتے تھے۔ فروزٹ زیادہ برداشت نہیں کر سکا اور اس
نے ریکارڈنگ بند کر دیا۔

”ہیں جینا کو تلاش کر کے ایس کرنا ہی ہو گا۔ وہ لولا لہ
”بچہ کہہ رہے ہو۔“ یوسک نے اپنا جیڑا سہلاتے ہوئے
جواب دیا۔ اور پھر دوسری ایک آنکھ سے گول کی طرف دیکھا۔ تم
نے ہمارے بڑے غرق کر دیا۔ تمہیں کچھ اور زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہیے
ستیں۔“

”اور میں کہتا ہوں کہ تمہیں اس معاملے میں اتنی ہی نہیں ڈالنا
چاہئے تھا۔“ ایمنی نے غصے سے کہا۔ ہم نے پہلے ہی کہا تھا، کہ
اس میں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ مگر تم نے ہماری بات ہی نہیں
سنی۔“

”جھگڑا بند کرو۔“ فروزٹ نے تیزی سے کہا۔ یہ بتاؤ ہم
اسے کیسے تلاش کریں؟“

”اس نے میری کار سائل پر چھوڑ دی تھی۔“ گول نے بتایا۔
”میں اپنے آکر میوں سے کہتا ہوں کہ وہ اسے وہیں گرد و نوح میں
تھمٹھ کر رہی۔“

اس نے اٹھ کر فون پر کسی سے بات کی اور پھر اکر بتایا، کہ
میں نے سائل پر کوئی کشتی یا موٹر بوٹ دیکھ کر اپنے پر نہیں لی۔
وہاں تقریباً پندرہ چھوٹے چھوٹے جہاز ہیں۔ گمان غالب یہ ہے کہ
وہ ان ہی میں سے کسی میں چھپ کر بیٹھ گئی ہے۔ یوسک نے
خیال ظاہر کیا کہ اس نے کار سائل پر دھمکانے کے لئے چھوڑ دی ہے
مگر سب سے زیادہ کس سے مایوسی ہوئی ہو۔

”ہلکے پاس اسے تلاش کرنے کے لئے تین گھنٹے سے بھی کم
باقی ہیں۔“ فروزٹ نے کہا اور گول کی طرف دیکھا۔ تم سائل
ملاقات میں تلاش کرو۔ اور تم یوسک، پس اسٹاپ سے معلومات
حاصل کرو۔ میں واپس آ رہا ہوں۔ لا مارک اس کے کہیں کی تلاش میں لیتا ہوں لیکن
سچہ وہاں کوئی میڈر نہ رہے۔ اٹھ جائیے۔ اور تم میں سے کوئی فون کے
پاس موجود رہے۔ میں گا کہے گا کہ فون کے مدد سے حال معلوم کرنا
درجوں گا۔“

یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ آکر پڑا ہوا بیچا تو سات بج کر
بیس منٹ ہوئے تھے۔ وہ سب جینا کے کمرے میں پہنچا۔ مگر
نصف گھنٹے کی محنت کے باوجود پھر کچھ نہ پایا۔ آٹھ بجے اس نے
لوسا کا فون اسپڈ کر فون کیا۔ ایمنی سے بات ہوئی۔ اس نے بتایا
کہ یوسک نے پس اسٹاپ پر معلومات کی ستیں۔ مگر وہاں کسی نے
جینا کو نہیں دیکھا۔ زیادہ توقع نہیں ہے کہ وہ سائل ملا قد میں کہیں
ہوگی۔ ایمنی سے گفتگو کرتے ہوئے فروزٹ کے ذہن میں ایک خیال
اُبھرا۔ جینا جو کچھ کہتی ہی تھی اس کی روشنی میں یہ خیال بہت
زیادہ امکانات رکھتا تھا۔

یہاں بیان شہر سے باہر کوئی بچی کالونی بھی ہے۔“ اس
نے پوچھا۔

”بچی کالونی کہاں نہیں ہے۔“ ایمنی نے جواب دیا۔ ”یقیناً
ہے۔ پٹر کرک کے علاقے میں ان کی حامی تعداد رہتی ہے۔ تنہا
خیال میں جینا دلوں ہوگی۔؟“

”میں یقین سے نہیں کہہ سکتا۔ ویسے یہ پٹر کرک
کہاں ہے۔؟“

ایمنی نے اسے تفصیل سے راستہ سمجھایا۔ فروزٹ نے کچھ سبھا
اور ایک باہر سہرا سپین ہٹل پہنچ کر گراڈی سے ملے۔ اس وقت
اس کے اندر ستر پالریس والوں میں اسٹاپ تھا۔ جینا خود گراڈی کا۔
”تم نے آئے۔“ گراڈی نے پوچھا۔

”نہیں۔ میں اس وقت تم سے کچھ معلومات حاصل باتیں کرنے
آیا ہوں۔“ فروزٹ نے جواب دیا۔ پہلی بات یہ کہ جینا خود اخوا
ہونا چاہتی تھی۔ یہ شک ہے کہ میں نے اس کی مدد کی۔ لیکن مرکز کا رڈ
پر حفاظتی انتظامات کے سونچے اس نے آف کئے تھے۔ وہ خود
ایک سوٹ کس اور بیگ میں اپنا سامان لے کر سائل پر گئی۔ یہاں
میسے رست اسے ملے جانے کے لئے آئے تھے۔ وہ اسے ایک
ہٹل میں آف دی اسپڈ میں لے گئے۔“

”میں سب کچھ جانتا ہوں۔“ گراڈی نے کہا۔ ”کیسٹ
کی ریکارڈنگ میں یہ تمام باتیں موجود ہیں۔“

”لیکن تم یہ نہیں جانتے کہ جینا نے میسے ایک ساتھی کو
جبکہ وہ اس سے عواخت لانا تھا سر پر ریل اور کا دستہ مار کر۔۔۔
بے ہوش کر دیا۔ اور فرار ہو گئی۔ ہم اسے ڈھونڈنے کی کوشش کر رہے
ہیں۔ اور اب میری بات فون سے سنو۔ وہ نہیں قتل کرنے کے
لئے تیار تھی اور اس کے پاس ایک ریلواری بھی ہے۔ میں اب اس
چار گھنٹے میں اسے تلاش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ ہم
اسے تلاش کریں گے۔ مگر اس میں وقت لگے گا۔“

”تو وہ سہاگ گئی۔ گراڈی نے کہا دفعتاً لڑیں لگنے لگا جیسے وہ کچھ سکوٹ گیا ہو۔“

”نہیں۔ بھول سے وہ ایک کار میں مزار ہوئی تھی۔“ فرسٹ نے بتایا۔ کار میں ساحلی علاقہ میں مل گئی ہے۔ ہم نے چیک کیا ہے اس نے وہاں کوئی موٹر بوٹ کو لے کر پہنچی لی۔ اب ہم وہاں میں دیکھ رہے ہیں۔ تم نے بتایا تھا کہ وہ ذہنی طور پر متوازن نہیں۔ وضاحت سے بتاؤ، وہ کس حد تک بیاہ ہے؟“

”اتنی جلدی کہ اسے کسی پاگل خانے میں ہونا چاہئے تھا۔“ گراڈی نے جواب دیا۔ ”لیکن میں اسے ایسی پہلاک جگہ بھیجا نہیں چاہتا تھا چنانچہ پاگل خانے کے بجائے میں نے اسے آرملڈ دلا میں بری تاروں کی باڑھ کے پیچھے قید کر دیا۔ اما نڈو ذہنی امراض کا ایک معالج ہے۔ میں نے اسے جینا کا سگوان اور معالج مقرر کیا وہ مجھے ہر سہنہ اپنی رپورٹ دیتا تھا اور ان رپورٹوں سے ظاہر ہو رہا تھا کہ جینا کی ذہنی حالت اور بہت ہوتی جا رہی ہے۔ روم میں اس نے ایسا ایسی دھکی کی بہت بڑی مقدار کھا لی تھی۔ اسی زہر نے اس کے ذہن کو مائنٹ کر کے غیر متوازن کر دیا تھا۔ اما نڈو نے اسے چھٹیں میں منسی دیوانہ ظاہر کیا تھا۔ اسی سے اندازہ کر لو کہ وہ کتنی بیمار ہو گئی ہے۔ لیکن وہ جیسی بھی ہو بہر حال میری بیٹی ہے اور میں اسے واپس چاہتا ہوں۔ تم نے اسے فرار کا موقع دیا اب تم ہی اسے واپس لانے کے ذمہ دار ہو، ورنہ یاد رکھو کہ تمہارا بھی وہ ہی ششہ ہوگا، جو اٹلی میں واپسی کا ہوا ہے۔“

”وہ تم سے نفرت کرتی ہے گراڈی۔“ فرسٹ بولا۔ ”میں نہیں قتل کرنا چاہتا ہے، اس کے پاس ایک دیوانہ بھی ہے، وہ کہہ رہی اتنی کہ تم اس پر بری نظر رکھتے ہو۔“

”میں نے ٹیپ پراس کے بیاز ذہن کی تمام باتیں سنی ہیں۔“ گراڈی نے کہا۔ ”وہ خود نہیں جانتی کہ وہ کیا کہہ رہی تھی۔ اگر میں اس وقت مر جاؤں تو وہ ایک ڈاکر کو بھی لاتھ نہیں لگا سکتی۔ میں نے سب کچھ ایک ٹرسٹ کی صورت میں محفوظ کر دیا ہے۔“

”وہ ایک لمحہ کے لئے رکا اور پھر اپنی انٹلی سے فرسٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔“

”تم اسے تلاش کر کے میرے پاس لے آؤ اور میں تمہیں پچاس لاکھ ڈالر دینے کے لئے تیار ہوں۔“

فرسٹ ایک دم چوبک گیا۔ اس نے حور سے گراڈی کی طرف دیکھا۔

”سچ کہہ رہے ہو؟ اس نے پوچھا۔“ تم واقعی مجھے اتنی رقم دے گے۔“

”ہاں! اور میں آج تک کبھی اپنے الفاظ سے نہیں پھرا۔“

”تم اسے زندہ سلامت میرے پاس لاؤ میں دھڑکرتا ہوں کہ تمہیں پچاس لاکھ ڈالر جہان اور سب صورت میں عزم چاہو گے۔ نہ ادا کروں گا۔“ لیکن اگر تم اسے پانے میں ناکام ہے تو پھر خود کو مردہ تصور کر لیتا۔“

”میں اسے تلاش کر لوں گا۔ لیکن ہے اس میں کچھ وقت لگے لیکن پچاس لاکھ ڈالر کے لئے اگر وہ پاتال میں بھی ہوگی تو اسے ڈھونڈ نکالوں گا۔“

”میں اسے نکل کر وہ کافی دیر تک کیڑی لاک کار میں بیٹھا سوچتا رہا۔ اس وقت تو رنج کر پانچ منٹ ہوئے تھے۔ پچاس لاکھ ڈالر۔ گراڈی نے کہا تھا میں آج تک کبھی اپنے وعدے سے نہیں پھرا۔ اور فرسٹ کو اس کی بات کا یقین تھا اب اسے ہر صورت میں جینا کو تلاش کرنا تھا۔“

فرسٹ نے کیڑی لاک ایکس فٹ کے نیچے چھوڑ دی اور خود پیدل آگے واڑ ہوا۔ اس کا منہ سے بھی وہ گٹا رہنے اور گھسنے کی آوازیں سن سکتا تھا۔ وہ اور آگے بڑھا تو پچاس اور فیٹ میوں کی بدبو جو کہ نفا میں پھیلی ہوئی تھی۔ اس کی ناک میں آئی اور بھج گیا کہ بچی کا کوئی قریب ہی ہے۔ اس پاس درخت جھاڑیاں اور پورے اتنی شرت سے تھے کہ ان کی آڑ میں نظر آئے بغیر آگے بڑھنا کچھ زیادہ مشکل نہیں تھا وہ ایک جھاڑی کے پیچھے چھپ کر دیکھنے لگا۔ اس کے سامنے سو کے لگ لگ دو جوان، نو عمر لڑکے دیکھا۔ مختلف بے قصہ کاموں میں مشغول تھے۔ کچھ لڑکے تھے کچھ ناچ رہے تھے اور کچھ بائیں کسے تھے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس بات کا قصہ اسی مکان ہے کہ جینا بھی ان میں ہیں کہیں موجود ہو کہیں نہ گنا غائب اسی قسم کی زندگی تھی جیسے وہ اپنی آزادی اور اپنی پسند سے تعبیر کر رہی تھی۔ وہ کچھ اور آگے بڑھا۔ اسے یہ خیال بھی آیا کہ وہ براہ راست ان لوگوں کے درمیان جا کر معلومات کرے مگر یہ ایک خطرناک اقدام ہو سکتا تھا۔ بچی اپنے درمیان کسی اجنبی کو گھرا نہیں کرتے۔ اس نے یہی مناسب سمجھا کہ انتظار کرے شاید اسے جینا نظر جائے۔ ایک گھنٹے سے زیادہ انتظار کرنے کے بعد وہ کچھ دایرے سے ہٹ گیا تھا۔ ٹھیک اس وقت جبکہ وہ واپس جانے کے ارادے سے اڑ رہا تھا اس نے دفعتاً اپنے پیچھے آہٹ سنی اور ساتھ ہی کسی نے سخت ہلچل میں کہا کہ وہ چپ چاپ کھڑا ہے ورنہ چاقو اس کی پشت میں اتر جائے گا۔ فرسٹ کو ایسی صورت حال کا کیسے تجربہ تھا۔ آگے اس کے پیچھے کوئی سانپ ہوتا تب ممکن تھا کہ وہ کچھ ہچکچاتا ہو جاتا تو درست دشمن اس کے لئے کوئی پرلیم نہیں تھا۔ اس نے بہت پرسکون آواز میں جواب دیا کہ وہ کوئی حرکت نہیں

کرسے گا لہذا کہ وہ جس ان لوگوں کا ناچنا اور گانا دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔ یہ بات کرتے کرتے وہ برقی رفتار سے گھوما۔ چاقو ولے ہاتھ پر ایک گھونسا مارا اور جیسے ہی چاقو گرا اس نے اپنی لڑکی کا کلا پکڑ لیا۔ یہ کوئی تو عمر نیچرہ والا تھا۔ دو تین منٹ میں اس کے ہنسنے لگا۔ اس نے دعوہ کیا کہ وہ کوئی غلط حرکت نہیں کرے گا۔ فرسٹ نے اسے چھوڑ دیا۔ زمین پر گر کر ہوا چاقو کاٹ کر دوڑ بیٹھ گیا۔ لاٹا اس کے روبرو سے اسے کوئی پڑیس بن بھا اس نے سمجھ کر کہتے ہوئے کہا کہ اسے پتہ نہیں تھا کہ فرسٹ کا تعلق پڑیس سے ہے۔

”تھارا نا کیا ہے؟“ فرسٹ نے پوچھا۔

”میرا نام ایک ہے۔ میں تم کھانا ہوں کہ میرا لڑوہ تمہیں کوئی نقصان پہنچانے کا نہیں تھا۔ دراصل ہم تاک حیا کر کے والوں کو پکڑ نہیں کرتے۔“

”میرا پڑیس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔“ فرسٹ نے کہا۔ میں کسی کو تلاش کر رہا ہوں۔“

”تو جبراً تم تلاش کرتے ہو، میں چلتا ہوں۔“ بیک بولا۔

فرسٹ نے اگلے گھر کو اس کی لائی پکڑی۔ فیصلی کی رہتی اٹھا کر بازو دیکھا وہاں انجینئر کے بے شمار نشانات نظر آ رہے تھے۔ صاف ظاہر تھا کہ ایک نشہ آور انجینئر کا ماری ہے۔ اس نے اپنی کلائی چھڑانے کی کوشش کی مگر فرسٹ کی گرفت بہت مضبوط تھی۔ ”موڈا لکھنا چاہتے ہو؟“ اس نے پوچھا۔

”مذاق تو نہیں کر رہے ہو۔“ بیک نے دلچسپی سے گھور رہا تھا۔

”سنو بیک۔“ فرسٹ نے کہا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم وہاں

جا کر اپنے دوستوں میں ایک لڑکی کو تلاش کر دو۔ اس کے بال سرخ

ہیں۔ بہت خوبصورت اور دلکش لڑکی ہے۔ اگر وہ یہاں ہے تو اسے

آگے جوئے تین چار گھنٹوں سے زیادہ نہیں ہوئے ہوں گے۔ لیکن ہے

وہ آ کر کہیں اور جا چکی ہو۔ اگر تم اسے دیکھ لو تو خود سے محروم کرنا

صرف داپس آ کر مجھے بتا دینا۔ اگر تم نے اسے دیکھ لیا تو میں تمہیں

سٹوڈنٹوں کا۔ اور اگر اسے تلاش نہیں کر سکتے تب بھی پچاس ڈالر تو

مل ہی جائیں گے۔“

”اس کے بال سرخ ہیں؟“ بیک نے پوچھا۔

”ہاں! اسے دیکھتے ہی پہچان لو گے۔ عمر تقریباً بیس سال

ہے اور بہت ہی خوبصورت جسم رکھتی ہے۔“

”ایک سو ڈالر صرف دے گے؟“ بیک نے پوچھا۔

”بالکل۔“ فرسٹ نے جواب دیا اور اپنا ہونہر کھول کر دکھانے لگا۔ یہ سب تنہا اسے ہوں گے۔“

”پھر تم میرا انتظار کرنا۔ جانا نہیں۔“ بیک نے کہا۔

”فرسٹ کا گھٹ (۱۶) فروری ۱۹۷۷ء

فرسٹ نے بیک کو کیمپ میں جلتے ہوئے دیکھا۔ ایک لڑکی اس کی طرف تیزی سے بھاگ رہی تھی۔ اسے ایک ایک طرف ہٹا دیا اور خود دوسرے طرف اسے بائیں کرنے لگا۔ یہاں تک کہ وہ غلوں سے جھل ہو گیا۔ فرسٹ کے ذہن میں خیال آیا کہ اس نے بیک کو اپنا لڑکوں سے بھرا پڑا بڑا دکھا دیا ہے۔ اگر وہ لڑکی میں آ کر اپنے کچھ دوستوں کو ساتھ لے آئے تو اس کے لئے ایک بڑی مصیبت پیدا ہو سکتی ہے۔ وہ۔۔ اپنی جگہ چھوڑ کر ایک دوسرے مقام پر چھپ گیا۔ اور انتظار کرنے لگا۔ اسے کافی طویل انتظار کرنا پڑا۔ اور اس وقت جبکہ وہ بالوں پہنے لگا تھا بیک اہل آ گیا۔ وہ فرسٹ کو اس جگہ تلاش کر رہا تھا جہاں چھوڑ کر گیا تھا۔ فرسٹ جیسے قدموں اس کے پاس پہنچ گیا۔

”ہاں بتاؤ بیک ایک مہم کر کے آئے ہو؟“ اس نے کہا۔ بیک اپنا کیمپ کی آواز سن کر اچھل پڑا۔

”تم مجھے سو ڈالر دے گے نا۔“ بیک نے پھر یقین کرنا چاہا۔

”کیا تم نے اسے تلاش کر لیا؟“ فرسٹ نے پوچھا۔

”ہاں۔“ جواب دہ ہونے پر بیک نے بیک بٹ کے ساتھ بیک بٹ لے لپٹے گھرے گیا ہے۔“ بیک نے بتایا۔

”بیک چٹ کون ہے؟“ فرسٹ نے سوال کیا۔

”وہ بہت خطرناک آدمی ہے۔“ بیک نے بتایا۔ اس گروہ کا سربراہ ہے۔“

”اس کا قہر کہاں ہے؟“

”اس خلیج کے دوسری طرف وہ ایک کیمپ میں رہتا ہے۔“

بیک نے جواب دیا۔ ”او مجھے رقم دو۔“

”مجھے کچھ معلوم ہے کہ تم ایسی لڑکی کی بات کر رہے ہو۔“ فرسٹ

نے کہا۔ ”میں نے وہ کوئی لڑکھو۔“

”میں نے اپنے دوستوں سے پوچھا ہے۔“ بیک بٹ اس لڑکی

کو لپٹی ہے۔ اسے اپنے ساتھ لایا تھا۔ اس کا نام مینا ہے اور اس کے

بال بھی سرخ ہیں۔“

اس بات نے فرسٹ کو مطمئن کر دیا۔ اس نے بیک کے بیک بٹ

کے کیمپ تک پہنچنے کا راستہ تبدیل سے معلوم کیا اور اسے سو ڈالر لے کر

خود اپنی کپڑا لاک میں بیٹھا اور واپس ہو گیا۔ پتہ تلاش کرنے میں اسے

کچھ زیادہ دشواری پیش نہیں آئی۔ اس بار بھی اس نے اپنی کار کو روک

ہی چھوڑ دی۔ جلد ہی اسے مطلوبہ کیمپ نظر آ گیا۔ وہ دوستوں کے جھنڈ

کے درمیان واقع تھا۔ اس کی پس کوئی دوسری علامت تھی مگر اس نے

کافی فاصلے پر بائیں جانب پتھریں کر کے ایک دوسرا کیمپ نظر آ رہا تھا کیمپ

میں روشنی بھی تھی۔ اینڈرل اور نکال کر ہاتھ میں لپیٹے ہوئے وہ

جیسے قدموں آگے بڑھنے لگا۔

کیمپ کے پاس آ کر اس نے ایک کھڑکی سے جھانکا اور اندر

کمرے میں جو کچھ نظر آیا اس نے فروسٹ کو ہر نکادیا۔ بنیا تقریباً تیس مہیاں ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ اس کے اعضاء پر کچھ بگڑخون لگا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں عالی عالی سی نظر آ رہی تھیں۔ چہرہ دم سے بنا ہوا معلوم ہوا تھا۔ لیکن سینے کے اتار چڑھاؤ سے ظاہر تھا کہ سانس کی آمد و رفت جاری ہے۔ کمرے میں میپ کی روشنی ایک دوسرے صبح پر بھی پڑ رہی تھی۔ ایک لمبا لڑکا آدمی جو مینا کے پیروں کے قریب ہی ہے وہاں پڑا ہوا تھا۔ فروسٹ نے دیکھا کہ اس آدمی کے سینے میں ایک ہاتھ تو دستہ تک اتر رہا ہے۔

دراور ہاتھ میں لئے فروسٹ کہیں میں داخل ہوا۔ کمرے میں چرس کا دھواں اور غلاطت کی بڑبڑاہٹ ہوئی تھی۔ اس کی طبیعت متلا نے لگی۔ اس کو اس نے خود کھینچا۔ جب کہ اس آدمی کو دیکھا وہ مر چکا تھا۔ اس نے سوچا کہ غالباً یہ ہی جسے پٹ ہو گا جو اب مرنے کے بعد بالکل بھی خطرناک نہیں ہو گیا تھا تاؤ انہی تیزی اور پھرتی سے مارا گیا تھا کہ زخم بالکل نہیں پیلا تھا اور دستہ سے چھپ گیا تھا اسی وجہ سے زیادہ خون بھی نہیں بہا تھا مگر چاقو کے دستہ پر بہا ہوا خون موجود تھا اس کے بعد فروسٹ مینا کی طرف متوجہ ہوا۔ جو اب بھی بے حس و حرکت کسی پر اس انداز میں بیٹھی تھی۔ اس کی بڑی بڑی آنکھیں پوری طرح کھلی ہوئی اور کان بھینے۔ آنکھوں کی پتلیاں مٹا ظاہر کر رہی تھیں کہ مینا نے کسی نہ کسی چیز کی بہت بڑی خوراک استعمال کی ہے۔ فروسٹ نے اس کا شانہ پکڑ کر ہاتھ اور آواز دی مگر کوئی رد عمل ظاہر نہیں ہوا۔ اس نے اس کا جسم چمڑ کو دیکھا وہ بہت گرم محسوس ہو رہا تھا۔

بہت ہی غائب صورت حال تھی۔ اس کا پوسٹ کازرت بلز ذہن تیزی سے سوچ رہا تھا۔ اب وہ کیا کرے؟ یہ ایک قتل کی داغ بیل تھی اس نے کہیں میں چاروں طرف دیکھا۔ ایک جانب پھر سالوں کے ڈھیر پر فون رکھا ہوا تھا۔ فروسٹ نے پہلا ایسی آف دی اسپرڈ کو فون کیا۔ امینی نے جواب دیا۔

”میں نے مینا کو تلاش کر لیا ہے۔“ فروسٹ نے بتایا۔
”لیکن یہاں صورت حال پریشان کن ہے۔ یہ سب کچھ اور گول کہاں ہیں؟“

”وہ دونوں ایسی آئے ہیں۔“ امینی نے جواب دیا۔ ”پریشانی کیا ہے؟“

”میں ہیڈ لکریک کے مقام پر ہوں۔“ فروسٹ نے کہا۔ تم تیسروں فوراً یہاں پہنچو۔ اپنے ساتھ ایک کڑا لاندہ سیلو پھری لیٹے آنا۔ یہی کوئی شے دفن کرنا ہے۔“

”متہارم طلب کیا ہے؟“ امینی نے پوچھتے ہوئے پوچھا۔

”یہاں آؤ گے تو خود ہی کہیے لو گے۔“ فوراً ٹپنے سخت اچھ میں کہا۔ باتوں میں دقت ضائع مت کرو۔ جلدی پہنچو۔“

اس نے ریڈر رکھ دیا۔ مینا کے قریب جا کر اسے فوراً سے دیکھا۔ اگر سانس نہ چل رہی ہوتی تو کہا جاسکتا تھا کہ وہ مر چکی ہے۔ اس نے اس کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ لہرایا مگر کوئی رد عمل ظاہر نہیں ہوا۔ وہ خاموشی سے کہیں سے باہر نکل گیا۔ چھپکے چاندنی سے بھنے ہو کر اس نے سوچا کہ لڑکائی سے اس سے کیا وعدہ کیا تھا۔ پھر لڑکائی پر ایک ایسی بات تھی جس کا پتہ تو سبک اور اس کے ساتھیوں کو نہیں لگتا جاتے۔ لیکن فرض کرو مینا مر گئی تب۔ اس کی حالت بہت نازک معلوم ہو رہی تھی علامات کچھ ایسی تھیں جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ جب پٹ نے مینا کو اہل ایس ڈی کی بہت بڑی خوراک کھانے دی ہے اس نے مینا کے سینے کے ذہن کو اور زیادہ غیر متوازن کر دیا اور اس نے بالکل یں یں جسے پٹ کو قتل کر دیا۔

طبیعت سنسنیے پر فروسٹ پھر کہیں میں واپس گیا۔ تلاش کرنے پر اسے ایک میلا سا کپڑا مل گیا جسے اس نے پانی سے جگہ کر مینا کے اعضاء اور پیروں سے خون کے جھٹے صاف کر کے۔ اس دوران مینا بالکل اسی پوزیشن میں ہے جس حرکت میں تھی۔ خون صاف کر کے فروسٹ نے مینا کو اس کے کپڑے پہنا دیے جو کہ رنگ پر پڑے ہوئے تھے۔ اس کے لئے کہیں میں مینا ہواں کی بدولت اس کو فنی نظر کی وجہ سے شکل معلوم ہو رہا تھا۔ وہ ایک باہر باہر آگیا۔ اسے اس کا تھا کہ بہت قیمتی وقت ضائع ہو رہا ہے۔ مینا کی حالت کے پیش نظر اسے فوری طبی امداد دینا چاہئے تھی۔ زیادہ دیر نہ ہونے رو مہر بھی کئی تھی۔ اس کے علاوہ کچھ اور الجھنیں بھی تھیں۔ بالقرض تو سبک نے ساتھ نہیں دیا۔ قتل کی واردات دیکھ کر پیچھے ہٹ گیا۔ جگ پٹ کی تلاش کو دفن کرنے سے انکار کر دیا تب کیا ہو گا۔

اس نے کچھ سوچا اور ایک مرتبہ پھر کہیں میں واپس گیا اور اس مرتبہ اس نے اسپین چوٹ میں گرانڈی کو فون کیا۔

”میں یہاں ایک بڑی مشکل میں پھنس گیا ہوں۔“ اس نے گرانڈی کو بتایا۔ ”میں اہل ایس ڈی کو کہہ رہا ہوں۔“ مگر اسے اہل ایس ڈی کو کہہ رہا ہے۔ کہیں زیادہ مقدار کھلا دی گئی ہے۔ مجھے کسی کی حالت اچھی نہیں معلوم ہوتی۔“

”کیا تم اسے ہر ڈاکٹر کو ایک ٹک پہنچا سکتے ہو؟“ گرانڈی نے پوچھنا شروع کیا۔ ”یہاں کوئی ایڈیوٹس نہیں۔“

”میں اسے کلینک میں پہنچاؤں گا۔“ فروسٹ نے جلدی سے کہا۔ ”ایڈیوٹس بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں کچھ اور بھی ایسی الجھنیں ہیں جن کی وجہ سے یہ مناسب نہ ہو گا۔“

”میں کلینک کو فون کر کے انہیں تیار ہونے کی ہدایت کر رہا ہوں۔“

اور خود بھی تہیہ ہیں۔ میں ملوں گا، گراڈی نے کہا۔ اور ریسیدور رکھ دیا۔

فروٹ نے ایک بار پھر جینا کی طرف دیکھا۔ اسی لمحہ اس نے باپ کی سرکائی کے لئے کی آواز سنی وہ جلدی سے کین سے نکلا۔ لیونک اسینی اور گولبل کا رستہ اتر رہے تھے۔

”خیر یہ سب کیا ہو رہا ہے؟“ لیونک نے فحشہ سے پوچھا۔
 ”خود اس کو دیکھ لو۔“ فروٹ نے جواب دیا۔

کین میں تینوں حیرت سے آنکھیں پھاڑے بگ بپٹ کی لاش اور جینا کو دیکھتے رہے۔

”میں یہاں پہنچا تو یہی منظر درپیش تھا۔“ فروٹ نے بتایا۔
 ”کیا اس لڑکی نے اسے قتل کیا ہے؟“ اسینی نے بیٹھی ہوئی آواز میں پوچھا۔

”اور کون کر سکتا ہے؟“ فروٹ بولا۔ ”خود اس کی حالت بھی ابھی نہیں مجھے نظر ہے کہ یہ بھی نہ مرنے جا رہی۔“

”اگر اس نے قتل کیا ہے۔“ لیونک نے کہا۔ ”تو ہم اسے بھی گراڈی کو چھوڑ کر سکتے ہیں۔ اب بھی دو کوڑو ڈالر مال کئے جاسکتے ہیں۔“

”کیونکر ہو گی؟ تو کچھ نہیں ہو سکتا۔“ فروٹ بولا۔ ”مگر پہلے تم اس لاش کو دفن کرو۔“

لیونک نے ایک لمحہ کچھ سوچا اور پھر اسینی اور گولبل کی طرف دیکھا۔

”اسے دفن کرو۔ مگر کچھ یاد رکھنا ممکن ہے اس کی ضرورت پڑے۔ اس نے کہا۔ تاہم اسی طرح دفن کر دینا نہ جا تو نکالنا اُسے چھوڑنا۔ اس پر لڑکی کی آنکھوں کے نشان نام نہم ہو سکتے ہیں۔“

اور اس وقت جبکہ گولبل اور اسینی لاش اٹھا کر کین سے باہر لئے جا رہے تھے لیونک نے ایک شیطانی مسکراہٹ سے فروٹ کی طرف دیکھا۔

”اس مرتبہ ہم ناکام نہیں ہو سکتے۔“ اس نے کہا۔ ”گراڈی کی بیٹی نے قتل کیا ہے اور اس جرم کو قانون سے چھپانے کے لئے دو کوڑو ڈالر دینا بھی ہوں گے۔“

فروٹ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کے بدلے وہ آگے بڑھا جینا کو اپنے کندھے پر ڈٹا۔ اور اپنی کپڑا لاک کی طرف سے پھا جو کین سے کچھ فاصلے پر کھڑی ہوئی تھی۔ لیونک بھی اس کے پیچھے تھا۔

”تم اس معاملے سے الگ ہو۔“ فروٹ نے جینا کو کار کی اگلی سیٹ پر لٹاتے ہوئے کہا۔ ”تمہارا بے ساختہ زنا ناہی بہت ہے؟“ یہ کہتے ہوئے اس نے اسٹیشنرنگ ہیل سمجھا۔ ”انجن، اشارت کیا اور لیونک کو دیکھ کر اچھوڑ کر گاڑی تیزی سے نکال لے گیا۔

اسے پورا اتر کر لیک بپٹن میں بندہ منٹ لگے۔ ابھی جیٹ کے سامنے اس نے کار روکی۔ اور پھر دو منٹ سے بھی کم وقت میں ہسپتال کا ماحول حرکت میں آ چکا تھا۔ گراڈی پہلے ہی ہسپتال فنی کر چکا تھا۔ جینا کے پیسے دولت جہم کو ایک اسٹریچر پر ڈال کر ابھی جیٹ میں چھپا دیا گیا۔

فروٹ باہر انتظار کر رہا تھا۔ گراڈی بھی آ گیا۔ فروٹ اس کی طرف بڑھا۔

”وہ ابھی جیٹ میں ہے۔“ اس نے گراڈی کو بتایا۔ ”مجھے اس کی حالت ابھی معلوم نہیں ہوتی۔“

گراڈی پپ چاپ کھڑے گاڑی میں بٹھا۔

”مزید یہ کہ کئی اور چھپ چکیاں پیدا ہو گئی ہیں۔“ فروٹ نے اپنی بات جاری رکھی۔ ”جینا ملنے سے پہلے ایک دیکھنا ہی پتی سے ملی جولے اپنے ساتھ لے گیا۔ اور اسے ایل اس ڈی کھلا دی۔ جینا نے اپنے جینے دیوانگی کے دوسے میں اسے قتل کر دیا۔“

گراڈی چونک کر ایک قدم پیچھے ہٹا۔

”قتل کر دیا؟“ جینا نے اس کی زبان سے نکلا۔

”ملے۔“ جینا نے کہا۔ ”فروٹ نے جواب دیا۔ ”مگر میں نے اسے دفن کرانے کا انتظام کر دیا ہے۔ اگر تم نے ساتھ دیا تو کسی کو اسے اس میں ملزم نہیں ہو سکے گا۔ لیکن چونکہ یہ کام میکس رائیوں نے انجام دیا ہے اس لئے تمہیں انہیں معقول قیمت ادا کرنا ہو گی۔“

گراڈی دیر تک فروٹ کو گھورتا رہا اور پھر کوئی جواب دینے بغیر ہسپتال میں چلا گیا۔ فروٹ نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے سرگٹ سلگایا۔ ابھی دو تین گھنٹے ہی لگائے تھے کہ ایک قریب آتی ہوئی کار نے اسے چھوڑ دیا۔ اس نے نظارہ ڈال دیکھا تو لیونک اپنی گاڑی سے اتر رہا تھا۔

”کیا ہوا؟“ اس نے قریب آتے ہوئے پوچھا۔

”میں نے تم سے کہا تھا کہ اس معاملے سے ہٹ کر رہو۔“ فروٹ نے مختصر سے کہا۔

”خیر اپنی عقل استعمال کرو۔“ لیونک نے جواب دیا۔ ”گراڈی اب مکمل طور پر ہمارے قبضے میں ہے۔ اس کی بیٹی نے قتل کیا ہے اور ہم اسے ثابت کر سکتے ہیں۔ تم اس سے بات کرو اور دو کوڑو ڈالر دے کر اسے قتل کر دو۔ اسے دیکھ دو اگر اس نے تمہیں دی تو اس کی سی بیٹی کو قتل کے قدرے اور پہلی کا سامنا کرنا پڑے گا۔“

فروٹ نے اس پتہ ورتا قاتل کی طرف دیکھا اور اس کے دل میں بے اختیار اس کے لئے شدید نفرت کا جذبہ ابھر۔ اسے اس سے ہوا کو اس کی دولت منہ بٹھنے کی خواہش نے ایک پاگلی لڑکی کی زادی سے سی۔ اور چونکہ وہ آزاد ہو گئی تھی اس نے ایک شخص کو اپنی دیوانگی

کی بعینہٗ سب سے ماحول قتل کر دیا۔ مزدوٹ کا غیر اسے خود پر نگرانی کرتا
مراحتس رہا۔ یوسک کو کوئی جواب دینے بغیر وہ اسی جیسی وارڈ کی
طرف چل گیا۔

”لے تم کہاں جا رہے ہو؟“ یوسک نے آواز دی۔ مگر
فردوٹ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔

وہ وارڈ کے استقبالیہ کاؤنٹر پر پہنچا۔ جہاں ایک بڑھی زس
نے اس کی طرف دیکھا۔

”میں سٹر گراڈی کے لئے ایک پنچام چھوڑنا چاہتا ہوں۔“
فردوٹ نے کہا۔

”جی ہاں ضرور۔“ زس گراڈی کا نام سن کر مستعد ہو گئی۔
”ان سے کہنا کہ میں آپ کو بلا دیا ہوں۔ اگر انہیں میری

مزدوٹ پر تو دل رابط قائم کر سکتے ہیں پھر نام فردوٹ ہے۔“
زس نے پنچام ایک کاغذ پر لکھ لیا۔

”میں انہیں یہ پنچام پہنچا دوں گی۔“ وہ بولی۔ دفعتاً فردوٹ کو
ایک ادب بات یاد آئی۔

”میں سٹر گراڈی کی حالت کیسی ہے؟“ اس نے زس سے پوچھا۔
”ایک گھنٹہ قبل ان کا انتقال ہو گیا۔“ زس نے فردوٹ کی سے

تنباہ۔ انہیں دوبارہ دل کا دورہ پڑا تھا جو جان بے اشنا تھا۔
”چھوڑ خوش قسمت تھا۔“ فردوٹ نے کہا۔ اندر زس کو

جان چھوڑ کر وہاں مرو گیا۔
باہر یوسک نے اس کا بازو پکڑ لیا۔

”کہاں جا رہے ہو۔“ اس نے کہا۔ مگر گراڈی سے معاملہ
حلے کر دیا۔

فردوٹ نے ایک جھٹکے سے اپنا بازو پھڑپھڑایا اور سیدھے قلعہ
سے ایک زبردست مٹکا یوسک کے جڑے پر رسید کیا۔ اسے اندازہ

تھا کہ اب موجودہ حالات میں اس کا مستقبل کتنی چینی مسرتوں کا حامل ہو
گا۔ لیکن اس وقت اس پیڑ و رقائق کے منہ پر ایک ہاتھ مار کر اسے

واقعی خوش محسوس ہوئی۔ گھڑا کھا کر یوسک زمین پر گر گیا۔ اور
فردوٹ پڑنا ہی سے اس کی طرف دیکھنے بغیر کپڑے پلاک میں بیچا اور

آر پٹو لا روانہ ہو گیا۔

گراڈی ہسپتال کے کمرہ انتظار میں غور مشغول تھیں۔ دیکھنے سے
اپنی بیٹھی کے بائیں میں کوئی جبرست کا منظر تھا۔ یوں تنہائی میں

بیٹھ کر اس کا ذہن عامی کے اندر قائلت میں مصروف تھا۔ وہ
نیمپلر کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوا تھا اس کا باپ ایک

ناجی لڑائی میں چاقو کے کاری دار کی طرح تھا۔ گراڈی اپنی ماں
سے بہت محبت کرتا تھا۔ باپ کی موت کے بعد اس نے چھ برس

کی عمر میں ستیا جون کے ہاتھ پا کر تلم مزدوٹ کرنے سے اپنی کاروباری
زندگی کا آغاز کیا۔ بعد میں وہ غلوں کے ساتھ یاوگاری پرسٹ کارڈ

بھی بیچنے لگا۔ وہ اندر اس کی ماں اس طرح حاصل ہونے والی قلیل
آمدنی پر گراڈا کرتے رہے۔ وہ مرٹا مرٹے بڑھنے لگے۔

سے اپنا پیٹ جھٹکتے تھے جو گراڈی مارکیٹ سے چرکلاتا تھا۔ پھر
جب اس کی ماں ایک ٹرک کے نیچے آگئی گئی۔ تو گراڈی کی تیرہ ماہ

بہن اس کا سرگ مناتا رہا۔ اب وہ دنیا میں بالکل تنہا اور لاوارث
تھا۔ اس کی ماں نے غلوں کی بھڑکی کر کے کچھ رقم پس انداز کر لی

تھی۔ گراڈی نے اس رقم سے ایک گاڑی منسہ دی لی اور شیگر
اور نیس پڑنے درمیان مال لانے اور لے جانے لگا۔ یہ مال ایترا

میں سگر یوں اور بعد میں ادویات پر شش ہوتا تھا۔ وہ بہت
کفایت شناسی سے خرچ کر کے بیشتر خرما فحہ میں جمع

کرنا جاد رہا تھا۔ بیس سال کی عمر میں اس کے ایک صنعت کار سے
دوستانہ تعلقات ہو گئے۔ کہہ کر گراڈی کو لاجوں اور موٹر گاڑیوں

کے معاملہ میں خاصا تجربہ اور معلومات تھیں اس لئے صنعت کار
نے اسے اپنی موٹر لالچ کا کیشن بنا دیا۔ پھر اتفاق الیا ہوا کہ اس

صنعت کار کی بیٹی نے ایک آوارہ یرمخس سے تعلقات قائم کر
لئے۔ صنعت کار اپنی ذلت اور روانی کے اندیشہ سے بہت پریشان

تھا۔ اس نے گراڈی کو ایک جڑی زمین کی پیش کش کی۔ گراڈی
نے اس یرمخس کو گلا دیا کہ پلاک کر دیا۔ صنعت کار نے اپنا دھڑ

پورا کیا۔ دفعتاً ایک کثیر سرمایہ مالک بن جانے کے بعد گراڈی نے رقم
کار خرچ کیا اور وہاں اپنی دولت الیہ کی منفعت بخش کاموں میں

لگاؤ کی پینتھی سال کی عمر کو پہنچے پہنچے اس کا شمار طبقہ امرا میں
ہونے لگا۔ قدرت نے اسے کاروباری غیر معمولی سمجھ بوجھ عطا کی

تھی۔ وہ مٹی کو بھی ہاتھ لگا تا تو وہ سونے میں تبدیل ہو جاتی تھیں
برس کی عمر میں وہ لکھ پتی بن چکا تھا۔ اسی عمر میں اس نے مایا

سے شادی کی جو کہ فرانس میں اٹلی کے سفیر کی اکلوتی بیٹی تھی۔ اس طرح
اسے سکاری حکام تک پہنچنے اور ان سے اپنے تعلقات کو اپنے خاٹے

کے لئے استعمال کرنے کا موقع ملا۔ وہ دولت مند سے دولت مند تر ہوتا
چلا گیا۔ مگر اس کی ازدواجی زندگی بہت تلخ تھی۔ خود اس کے اپنے

طرز عمل کی وجہ سے، دولت کمانے کی وجہ میں اس نے خرد کو گھر بھر
سکون اور آسائشوں سے ہمیشہ دور رکھا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ سولہ برس کی

ناکاام ازدواجی زندگی کے بعد اس کی بیوی نے خودکشی کر لی۔ اور گراڈی
اپنی بیٹی جینا کے ساتھ کیلا را گیا۔

ہسپتال کے کمرہ انتظار میں بیٹھ کر گراڈی نے عرصہ
کیا کہ جینا اس کے خاندان کی آخری لڑی ہے۔ ادیدہ آخری لڑی اس

جمن فردوٹ کی وجہ سے موت کے منہ میں جا رہی ہے۔ سب کے بعد

کوئی اس کے خاندان کا نام لیا انہیں ہے گا۔ اس نے عقد میں اپنی دونوں مہیاں بیچ دیں۔ وہ یہ سب کچھ سوچ رہی تھی تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک شخص جو طبع سے ڈاکٹر معلوم ہو رہا تھا اندر داخل ہوا۔

”مسٹر گارڈی میں ڈاکٹر والسی ہوں۔“ اس نے بتایا۔ ”آپ کی بیٹی کے بارے میں مجھے افسوس ہے مگر میں آپتے حقائق نہیں جیسا سکتا۔“

”یہ بات میں نہیں کہہ سکتا۔“ ڈاکٹر نے جواب دیا۔ ”میرا کام
 ٹوئس کی آمد رفت کو جاری رکھنا ہے۔“

”کیا یہ اس صحت میں برسوں تک زندہ رکھی جاسکتی ہے۔“
اس نے پوچھا۔ اس وقت تک نرسیں کمرے سے جا چکی تھیں۔
”ہاں۔“

”اچھا سوال ہے۔“ امینی بولا کہ کیا اسکاچ بھی نہیں ہے؟
میری بات کا جواب دو۔“ فرسٹ نے تیز لہجے میں کہا۔
”میں نہیں پسند کرتا ہوں فرسٹ۔“ امینی بولا کہ تم بالکل
میری طرح ہو۔“ وہب میں نے تہیں پہلی مرتبہ کیھا۔۔۔۔۔“
”یہ کہ باتیں بند کرو۔“ فرسٹ نے بات کا ٹی سی کہ تم
مجھے طرح جانتے ہو کہ تم مجھ کو تنہا چاہتے ہو یا میں تہیں کہنا چاہتا ہوں
کلام نہاد۔“

[illegible]

”ہاں۔ اور چونکہ میں تہیں پسند کرتا ہوں اس لئے سوچا کہ ان کی اس سازش سے تہیں خبردار کر دوں۔“

”یوسک مجھے کب مارنا چاہتا ہے۔“

”گرا بنڈی تم سے اتنی نفرت کرتا ہے کہ وہ تمہاری ایک دم موت پر بھی راضی نہیں۔ وہ تہیں اذیت لے کر سہا سہا کر مارنا چاہتا ہے۔ پچھلے سال یوسک نے ایک ایسی ہی واردات کی تھی جس آدمی کو قتل کرنا تھا اسے خوف زدہ کرتا رہا۔ کبھی غلط سے۔ کبھی فون کال سے اور کبھی ریلواری گولی سے اس طرح کہ گولی بس چوتھے ہوئے نکل پڑے۔ اس کا نشانہ بہت اچھلے۔ وہ چھ ماہ تک یہی حرکتیں کرتا رہا۔ وہ آدمی بھی بہتاری طرح سخت اعصاب کا مالک تھا مگر چھ ماہ بہت ہوتے ہیں۔ وہ یہ باز برداشت نہیں کر سکا۔ اور پائل مریک۔ تہاے نے اسے مارا شرف کہ کبھی کسی کھڑکی سے باہر مت جاننا۔ کبھی کسی کی دستک پر اطمینان کے بغیر دروازہ نہ کھولنا۔ کاریں بیٹھنے لگو تو راتیں بائیں دیکھ کر یا کرنا کوئی بھی دھا کا سنو تو فوراً زمین پر لیٹ جانا۔“

فرزٹ نے اچانک ایک تعجبہ بند کیا اور دیر تک ہنستا رہا۔ امینی حیرت سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

”تمہارا خیال ہے کہ تمہاری ہی باتیں مجھے سہا دیں گی۔“ فرزٹ آخر کار سچی ضبط کرتے ہوئے بولا۔ یوسک اگر یہ سمجھتا ہے کہ مجھے اس طرح کی اعصابی جنگ میں مبتلا کر کے جیت سکتا ہے تو وہ اور تم سب اس سے کہیں زیادہ احمق ہو جتنا میں تہیں خیال کرتا تھا۔ اب میں تہیں بتاتا ہوں کہ تم اپنے اس کانے دہمکاش سے واپس جا کر کیا کھو گے اس سے کہنا کہ اس نے خوفزدہ کرنے کے لئے ایک غلط آدمی کا انتخاب کیا ہے۔ میرا اپنی مخالفت کر سکتا ہوں اور یہ گا میں اس وقت سے کر رہا ہوں جیسے میں نے چلنا یہ سیکھا ہے۔ بس سے کہنا کہ اب آئندہ اس کے اور میرے درمیان ایک جنگ کا آغاز ہو چکا ہے میں بھی اپنے انداز میں ہمیشہ نہ رہوں۔ میرے کھڑا اب اس سے زیادہ سخت ہیں۔ اسے خبردار کر دینا کہ وہ گرا بنڈی کے دو لاکھ ڈالر آسانی سے مال نہیں کر سکتا۔ کہنا کہ میں اسے جڑی خوشی سے موت کے گھاٹ لیٹانے کے لئے آمادہ ہوں اور وہ بھی مفت۔“

فرزٹ نے اپنا ریلواری امینی کے سامنے کر دیا۔

”صبا جاؤ۔“ وہ بولا۔ ”آؤ کبھی مجھے تمہاری صورت نظر نہ آئے۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہو گا۔“

وہ دوڑوں ایک دوسرے کی طرف گڑ گڑکھتے رہے اور دقتا امینی کو اپنے رگ سے یہ ایک سرد لہری اترتی ہوئی محسوس ہوئی۔

”مجھے غلامت سمجھو۔“ اس نے مددی سے کہا۔ ”میں تو تمہارا دوست ہوں۔ دوست نہ ہوتا تو یہ سب کچھ بتانے نہ آتا۔ یہ تمہارا

اور یوسک کا بھی ملے اس سے میرا کوئی تعلق نہیں۔“

”ابھی سے بہت لڑ رہے ہو۔ فرزٹ مٹنی انداز میں سرکایا۔“

”تم سب ایک ہی عقل کے پختہ تھے ہو۔ تم سب اور تمہارا دوست گلوں جی۔ اسے بتا دینا کہ یوسک سے بٹھنے سے پہلے میں تم دونوں کو ختم کر دوں گا۔“

امینی سیدھ چپے کے ساتھ اٹھا اور مددی سے کہیں سے باہر نکل گیا۔ فرزٹ کے اندر غصے کا احساس کرنے اور اس سے خود کو بچانے کی ایک چھٹی حس اور ملاہیت موجود تھی جیسے ہی اسے یہی باہر نکلا۔ وہ اپنی کرسی سے اٹھ بیٹھا دبا کر کہیں میں مکمل تیار کی کردی اور فرش پر لیٹ گیا۔ ابھی وہ لیٹا ہی تھا کہ کھڑکی کا شیشہ ایک جھٹکے سے ٹوٹا اور ایک گولی اس کی کرسی کی پشت میں پیوست ہو گئی جس پر وہ بیٹھا تھا۔ وہ عاجز و حیران رہا۔ کیا یہ ایک انتخابی گولی تھی؟ اعصابی جنگ کی ابتدا کا اعلان کرنے کے لئے یا پھر یہ اسے بالآخر قتل کرنے کے لئے چلائی گئی تھی۔ وہ اس وقت تک نہیں اٹھا جب تک اس نے ایک کار کے راز نہ بونے کی آواز نہیں سنی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ آیا یوسک امینی کو ساتھ لے کر چلا گیا۔ کیا اس کار کی آواز سے ظاہر ہوتا ہے یا وہ ابھی دوسرا نشانہ لینے کے لئے آس پاس موجود ہے۔

وہ تیزی سے سوچ رہا تھا کہ یوسک نے یہ ثابت کر دیا تھا کہ وہ اس سے بہتر فائدہ نہ پاسے لیکن ابھی اسے یہ ثابت کرنا باقی تھا کہ وہ فرزٹ سے بہتر آزاد رہے مینوٹ اعصاب کا بھی مالک ہے۔ دیت نام کی جنگ کے دوران فرزٹ نے یہ تجربہ حاصل کیا تھا کہ آرام سے بیٹھ کر اس بات کا منتظر رہیں کہ کیا چاہئے، کہ کوئی اسے نشانہ نہ بنائے۔ بلکہ خود پہل کرنا چاہئے جنگل میں جاؤ کسی مناسب جگہ مزدک پر شہید کر لو اور پھر ذرا سہمی آہٹ پر لڑوٹ یا گرتے سائے کو دیکھتے ہی گولی چلا دو۔ اس طرح تہاے دشمن کو بھڑکائیں ہیں سے ایک ضرور کم ہو جائے گا۔ فرزٹ نے اپنے جسم میں جوش کی ایک لہری دوڑتی محسوس کی کہ موت کی یہ دھمکی اس کے لئے طاقت کے کسی انجکشن کی طرح تھی۔ ابھی بات ہے او کانے دہمکاش اس نے دل کی بدل میں یوسک کو مخاطب کیا دیکھنا ہے کہ دوڑوں میں سے کون جوا کرے گا۔

وہ آہستہ سے اٹھا اور کہیں کے عقبی دروازے سے باہر نکل گیا آسمان پر سیاہ بارہوں نے چاند کو چھایا تھا اور چاروں طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ یوسک اگر کہیں پر شہید ہو رہا ہے تو فرزٹ کو یقین تھا کہ وہ اس تارکی میں ملے نہیں دیکھ سکتا۔ زیادہ تارکی کو غروں سے گزرتے ہوئے گا وہ گرا بنڈی کی طرف چلا۔ اس نے کچن کو سمجھتے اور غرائز سے متاثرہ غالباً کسی نے انہیں آج رات بھی نہیں دیا ہو گا۔

ہینا ٹرم

جادو کو پہلے تو ہم پرستی کہا جاتا تھا مگر اب سنس نے ثابت کر دیا ہے کہ ہینا ٹرم جادو کی بنیاد ہے آج کل روس اور یورپ کے تمام کالجوں میں اس کی باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہے۔ ہینا ٹرم کی دسے آپ جس مرد یا عورت کو چاہیں آنکھ دکھا کر بے ہوش کر سکتے ہیں

ادراٹم سے

جو چاہیں پوچھ سکتے ہیں۔ اس بے ہوشی کی حالت میں آپ اسے جو حکم دیں گے وہ جانے کے بعد اسے ضرور پورا کرے گا۔ مزہ یہ ہے کہ اسے خود بھی معلوم نہیں ہو گا کہ ڈالیا کیوں کر رہا ہے اس حکم کی دسے آج کل ہزاروں گاہک کئے جا رہے ہیں۔ قیمت دس روپے معمول ڈاک ڈال دے

ہینا ٹرم کے عملی طریقے

یہ کتاب بھی آسان اور زبان میں لکھی گئی ہے اور اس میں ہینا ٹرم سیکھنے کے لئے باقاعدہ آسان مشقیں دی گئی ہیں۔ جن پر عمل کرنے کے لئے کسی استاد یا مہر کی ضرورت نہیں ہے۔ قیمت دس روپے ڈاک فرج دو روپے

ذاتی ہینا ٹرم

یہ کتاب ڈاکٹر ایس ایم جیمس کی تصنیف ہے اس کی خصوصیت یہ ہے کہ ہینا ٹرم کے ذریعے ہر شخص اپنی کمزوریاں اور خرابیاں خود دودر کر سکتا ہے اس کا ترجمہ نبات آسان اور زبان میں کیا گیا ہے۔

قیمت آٹھ روپے معمول ڈاک دو روپے

تینوں کتابیں ایک ساتھ منگوانے پر محمولے ڈاک کٹے تین روپے

مکتبہ نفسیات پبلیکیشنز، ۹۴۷ کراچی

وہ بہت غضب ناک معلوم ہو رہے تھے۔

گاڈوڈم میں داخل ہو کر فرسٹ نے دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ جھلی بھائی۔ دیوار سے ایک خود کار رائل اتاری اس کا میگزین چیک کیا۔ اور پھر رائل اپنے سامنے میز پر رکھ دی۔ سید راضا کر اس نے گاڈوڈم فون کیا۔

”کیا میکے دو دوست ابھی رخصت ہوئے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”ہاں۔ میں نے ابھی انہیں باہر نکالا ہے۔“ گاڈوڈم نے جواب دیا۔ ”میں نے کوئی غلطی تو نہیں کی۔“

”بالکل نہیں۔ میں بھی اب جادو میں۔ مس گراڈی کا انتقال ہو چکا ہے۔ اب حفاظت اور سپرے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی تم اور تنہا کے ساتھی بھی گھر جا سکتے ہیں۔“

”مس گراڈی مر گئیں؟“ حیرت سے گاڈوڈم نے پوچھا۔

”ہاں۔ میں آج چلاؤ لاؤ گا۔ تم کل صبح آٹھ بجے یہاں آکر مارڈن سے ملنا۔ باقی ہدایات تمہیں اس سے ملیں گی۔“

فرسٹ نے سید رکھ دیا۔ رائل اٹھائی۔ اپنے کیمین میں واپس آیا۔ جلدی جلدی اپنا سامان پیک کیا اور پھر ایک لمبے میں سوڑھیں اور دوسرے رائل سنبلاؤں میں پھنچا جہاں اس نے کیڑیلاک گھڑی کی سٹی کار کے بائیں میں وہ اب بھی مقصدی تھا۔ لیکن ظاہر تھا کہ اسے جلدی یہاں سے نکل جانا چاہئے تھا۔ وہ میرنی گیٹ پر پہنچا تو اگرچہ گاڈوڈم کے کیمین میں روشنی پڑ رہی تھی مگر گیٹ کھلا ہوا تھا۔ اس نے مارڈن بیچایا۔ گاڈوڈم نکلا اس نے جینے کو کچھ کہا بھی مگر فرسٹ اس کی بات سننے کے لئے نہیں رکا۔

کار کے ڈرائیو میں بیٹھی ہوئی گھڑی رات کے سواتین بجے رہی تھی۔ فرسٹ پوری تیز رفتاری سے ایئر پورٹ پہنچا جہاں کالیں کرائے پر بیٹھنے والی ایک انجینیسی سے اس نے ایک مرشد پر کار کرائے پر لی۔ کیڑیلاک سے اپنا سوٹ کیس اٹھا کر مرشد پر لی ڈکی میں رکھا۔ اور واپس ملٹی فے کی طرف چلا۔ راستہ میں ایک بڑا ٹوئن ٹوک پڑتا تھا۔ جہاں اس نے ایک کیمین کرائے پر لیا۔ کیمین میں جا کر غسل کیا کپڑے تبدیل کئے اور پھر آرام دہ بستر پر لیٹ گیا۔

کل سے اس کی اپنی ذاتی جنگ کا آغاز ہو گا۔ اس نے بستر پر لیٹتے ہی سوجا۔ وہ جنگ نہیں جو جنرل روتے ہیں اس بات کی پرواہ کئے بغیر کہ انہیں لڑائی جیتنے کے لئے کتنے سپاہیوں کی قربانی دینا پڑتی ہے۔ یہ اس کی خالص اپنی ہلایو میٹ جنگ ہو گی ان تین آدمیوں کے خلاف جنہوں نے اس کی ابتلاؤں کی تھیں۔ اور فرسٹ خود مرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

تین بجے میں دس منٹ باقی تھے۔ اس آٹ دکا سیڈ گہری تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ سولے ایک کمرے کے کہیں روشنی نظر نہیں آ رہی تھی۔ ماسیا اسپین ہوٹل جا چکی تھی مگر گولبل ابھی تک جاگ رہا تھا۔ اسے یوں اپنی نیند خراب کرنا اچھا نہیں لگتا تھا۔ مگر وہ اسپین کا منتظر تھا یہ معلوم کرنے کے لئے کفروٹ سے اعلیٰ جنگ کی دھمکی پر کیا رد عمل ظاہر کیا۔ باہر ایک کار رکنے کی آواز سنائی دی اور چند لمحے بعد اسپین کمرے میں داخل ہوا۔ گولبل نے دیکھا کہ اس کا چہرہ خوف سے سفید پڑا ہوا تھا۔

”یوں کیا جا رہی ترکیب چلی نہیں؟“ اس نے پوچھا اگرچہ محسوس کر رہا تھا کہ اس کا جواب کیا ہو گا۔ اسپین بے جان سا کرسی پر بیٹھ گیا۔

”اس برعکس نے میری دھمکی کو تہمتوں میں اڑا دیا ہے اس نے بتایا۔“

”کیوں؟ کیا تم نے موثر انداز میں بات نہیں کی۔ اس آدمی کے پاس سے میرا نہیں بتایا۔“

”میں نے اپنی ہر کوشش کر کے دیکھ لی مگر اس پر اتنا سا بھی اثر نہیں ہوا۔ اسپین بات کاٹ کر بولا۔

”یوگوسلاویہ کا تو خیال تھا کہ اس طرح۔۔۔۔۔۔“

”یوگوسلاویہ نے جو کچھ کہا تھا میں اس پر لعنت بھیجتا ہوں۔“ اسپین نے تڑپ بھری نگاہ میں کہا۔ ”میں نہیں بتا رہا ہوں گولبل ہم اسی تھے کہ ہم نے فزوسٹ کو اپنے ساتھ ملا دیا۔ تم ہمیشہ یہ کہتے تھے کہ وہ بہت چالاک آدمی ہے مگر اب میں کہہ رہا ہوں کہ وہ چالاک سے بھی کچھ زیادہ ہے۔ اس نے کہا ہے کہ وہ ہم سب کو ختم کرنے کا ارادہ اگر یہ کہتے وقت تم نے اس کا چہرہ دیکھا ہوتا تو تم بھی میری طرح خوف سے کانپ رہے ہوتے۔ کاش میں نے یوگوسلاویہ کی باتوں پر کان نہ دھرا ہوتا۔“

”یوگوسلاویہ کہاں ہے؟“ گولبل نے پوچھا۔

”اپنے کمرے میں سو رہا ہے۔“ اسپین نے جواب دیا۔ ”ہم نے اسی طرح عمل کیا جس طرح آپس میں ملے ہوا تھا میں فزوسٹ سے بات کرنے اس کے کہیں میں گیا۔ اور یوگوسلاویہ رات گئے باہر منتظر رہا۔ جب میں بات کر کے نکلا تو اس نے فزوسٹ پر گولی چلائی۔ خدا کرے کہ اس نے اسے مار دیا ہو۔ مگر مجھے امید نہیں۔ جب میں نے یوگوسلاویہ کو بتایا کہ فزوسٹ ہم سب کے پیچھے آ رہا ہے۔ تو اس نے کہا کہ میں پریشان نہ ہوں۔ بولا کہ فزوسٹ اس کے لئے کوئی پلان نہیں ہے میری جان بھلی جا رہی ہے وہ کہتا ہے کوئی پلان نہیں ہے۔ کبھی کبھی تو میں یہ سوچتا ہوں کہ میں یوگوسلاویہ کا ساتھ بھی نہیں دیتا چاہئے تھا۔ اس کا ذہنی توازن بھی درست نہیں ہے۔“

”تاہم آپ کو سنا چلا۔ گولبل نے کہا۔ یوگوسلاویہ نے کبھی بھی کوئی نقصان نہیں پہنچے دیا۔ وہ نہ ہوتا تو آج ہم میٹس نہ کر رہے ہوتے۔“

میر میٹس کر رہا ہے کہ وہ برعکس ہیں قتل کرنے آ رہا ہے۔ شیک اسہ وقت فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ گولبل نے رسیور اٹھایا اور بات کرنے لگا۔ اسپین نے اٹھ کر میٹس کی فون سے اپنے لئے گلاس میٹس رپ نکالی اور ایک ہی گولبل میں پی جی۔ وہ اتنا زبردست ہو رہا تھا کہ گولبل کی فون پر گنگو کا منہم سمجھنے سے قاصر تھا گولبل نے بات ختم کر کے رسیور رکھ دیا۔

”یہ لٹی ٹی تھا۔“ اس نے بتایا۔ ”میں نے اسے لے لیا۔“ ایڈیٹور سبھا تھا۔ اس خیال سے کہ شاید فزوسٹ سبھا کے کوشش کو اس نے فون پر بتا دیا ہے کہ فزوسٹ گولبل کی کڑواہٹ کا کام میں ایڈیٹور سٹ ایسے بار کنگ پلاٹ پر چھوڑ دیا اور خود ایک سرپرٹ کر لے کر میکر وڈانہ ہو گیا۔ ممکن ہے وہ میٹس یا یوگوسلاویہ کے ارادہ رکھتا ہو۔“

”نہیں۔ وہ یہاں آ رہا ہو گا گولبل۔ میں جانتا ہوں۔“ اسپین نے گھبرا کر کہا۔ ”مگر اس کی بجلی بھجا دو۔ کہیں وہ رات گئے موجود نہ ہو۔“ گولبل نے آگے بڑھ کر اسپین کی مز پر ایک تھپڑ مارا۔

”پیش میڈ ڈ۔“ وہ بولا۔ ”اس سے پہلے کہ فزوسٹ کوئی قدم اٹھائے ہیں اس کا پتہ لگانا چاہئے کہ وہ کہاں ہے۔ یوگوسلاویہ سوتے پڑا لگیا۔ حق ہے فزوسٹ بھی کہیں رات گزائے چکا گیا ہو، میں ہوٹلوں میں چیک کرنا چاہئے۔ میں مغربی جانب کے ہوٹل دیکھتا ہوں تم مشرقی جانب معلومات کرو۔ گولبل نے فزوسٹ نہیں ہے ہم نے اب تک یوگوسلاویہ کے لئے کتنے شکاؤں کو بھانسا ہے یہ بھی ایک شکار ہی ہے۔ چلو کام شروع کرو۔“

تقریباً نصف گھنٹے کے بعد گولبل نے فون اٹھ کر ہوٹل کو فون کیا اس سے پہلے وہ چار در سے مڑوں کو بغیر کوئی کامیابی حاصل کئے فون کو چکا تھا۔ لیکن یہاں اسے خاطر خواہ جواب ملا۔

”میں جناب۔“ کسی نے اسے بتایا۔ تقریباً آدھے گھنٹے قبل ایک آدمی ہوٹل میں آ کر ٹھہرا ہے۔ اس کے پاس سرسبز لباس بھی ہے اس نے رجسٹر میں اپنا نام پتہ یاد کھا ہے۔“

”میں کامت۔ سپاہ بال۔ خولیکوت۔ خدو و مال۔“

”جی ہاں۔“ آواز نے جواب دیا۔ اب اس سے کچھ عرصہ کی خاموشی تھی۔ مجھے امید ہے کہ فی پریشانی کی بات نہ ہوگی۔“

گولبل نے اپنے آپ کو پیراڈاکسٹی ٹریک پولیس کا سٹاپ باکسی ظاہر کیا تھا۔

”ہیں کوئی تقریشیں کیات نہیں؟“ اس نے کہا۔ ”مومن کے“

مطابق عام ستم کی پکلیک کر رہے ہیں۔ اور یہ کہہ کر اس نے رمیور رکھ دیا۔ وہ اتنی جلدی کا میانی محال ہونے پر غور نہیں تھا اس نے ہوش کے ناٹھ کلک کے رتبہ مل پر ڈیا وہ خود نہیں دیکھتی تھی۔ جس وقت وہ ایسی کو یہ خبر سنا تو دڑا اسی لمحہ ناٹھ کلک کے جس نے اپنی ساری زندگی پیراڈی انز سٹی میں گزارا تھی اور جس کے پولیس سے اچھے خاصے تعلقات تھے پولیس بیڑ کو اڈر کو فون کیا۔ پہلی بات تو یہ کہ رات کے تقریباً چار بجے اس طرح پہلے بھی پولیس نے چیک نہیں کی تھی۔ دوسری بات یہ کہ سارجنٹ باسکی کا نام بھی اس کے لئے دیا تھا۔ اور وہ بیڑ کو اڈر سے چیک کر کے اپنا اطمینان کرنا چاہتا تھا۔ رابطہ قائم ہونے پر اس نے فون رمیور کرنے والے سارجنٹ سے کہا کہ وہ ٹریفک پولیس کے سارجنٹ باسکی سے بات کرنا چاہتا ہے۔

”تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ ناٹھ سارجنٹ نے جواب دیا۔ ”ہمارے بیان کو فی سارجنٹ باسکی نہیں ہے۔ مگر بات کیلئے؟“ کلک نے مزید کوئی بات کہنے بغیر جلدی سے سرجور رکھ دیا۔ دوسٹ بعد کچھ سوچ کر اس نے فزوسٹ کے کہیں میں فون کیا۔ گھنٹی کی پہلی آواز پر ہی فزوسٹ جاگ گیا۔ اور جب اسے کلک نے بتایا کہ اس نے فون لئے تو اس نے کلک کا شکریہ ادا کیا کہ اس کا ایک مشرفی دوست بھی ایسی شہزادت کو تاربتا ہے وہ اس سے ٹپٹ لے گا۔ نکل کوئی بات نہیں ہے۔ رمیور واپس کرڈیل پر لو کہ فزوسٹ لیٹر سے اٹھ بیٹھا۔ تو انہوں نے اس کا پتہ نہ لگایا۔ اس نے سوچا کہ ممکن ہے کہ پورسک ہوش کے باہر تیار کی میں اس کا منتظر رہوں۔ کہیں میں روکھنی کئے بغیر اس نے رائل سٹینلے ہوسٹے کہیں کا دروازہ کھول دیا۔ اور باہر جانک کہ وہ کچھ اچھے ہوئے میں کچھ زیادہ دیر نہیں رہ گئی تھی۔

فزوسٹ اپنے آپ کو پوری طرح پورسکون محسوس کر رہا تھا اس ستم کی جنگ اسے بیٹھ پڑے پورسکون ناپا کوئی تھی کسی سانپ کی طرح زمین پر لیٹے ہوئے وہ کہیں سے باہر نکلا۔ چند لمحہ انتظار کیا کچھ نہ ہوا۔ نہ ہی کسی جانب کوئی حرکت محسوس ہوئی اس نے سوچا کہ شاید اتنی جلدی پورسک کوئی قدم نہیں اٹھائے گا۔ لیکن وہ کوئی چانس لینا نہیں چاہتا تھا۔ وہ اپنی کارک پہنچا۔ پھر قی سے دروازہ کھول کر اندر چلے گیا۔ اس کی چٹھی جس بتا رہی تھی کہ باہر کوئی خطرہ موجود نہیں ہے اس نے انجن اشارٹ کیا اور اس آف ٹاک اسپڈ کی جانب روانہ ہو گیا۔

پورسک نے ٹیکہ سے مراٹھا کر اپنی ایک آنکھ سے امینی کو گھورا اور دوائے میں کھڑا تھا۔

”کیا بات ہے رشید؟ اتنے پریشان کیوں نظر آ رہے ہیں؟“

”بشیر نے پوچھا۔“

”کیا بتاؤں یا؟ مجھ سے اتنی زبردست غلطی سرزد ہوئی ہے کہ اب میری زندگی کا بڑا حصہ جیتے جی جہنم کی نذر ہو جائے گا۔“

”آج سہ ہوا کیا ہے؟“

”در اصل میں اپنی ساس کی بھردی حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میں نے کہا کہ آپ کا دوپٹہ پرانا ہو گیا ہے۔ میں آپ کو نیا دوپٹہ لاکر دوں گا۔ وہ غور ہوئی تو میں نے کہا کہ آپ کا سٹوٹ بھی سلوا دوں گا۔ پھر میں نے انھیں مزید غور کرنے کی کوشش کی۔ آپ کے دستوں پر بیٹھا رسوئیں پر چکی ہیں، میں آپ کو نئے دستے بھی خرید دوں گا۔ لیکن یاد جب وہ غور میں آئیں تو مجھے احساس ہو کر ان کے ہاتھوں میں دستا نہ دے سکتے ہی نہیں۔“

”کیا تم کچھ نہیں سمجھ سکتے کہ میں سونے کی کوشش کر رہا ہوں۔“

”اس نے ناگوار سے کہا۔“

”امینی کمرے میں آگیا اور میں دبا کر روشنی کر دی۔“

”فزوسٹ ٹوٹن اوک ہوش میں بیدار ہوا ہے۔“ وہ جوش سے بولا ”تم وہاں جا کر اسے ستم کر سکتے ہو۔“

”بھاگ جاؤ۔ میں ابھی سونا چاہتا ہوں۔“

”خدا کے لئے میری بات سنو۔ فزوسٹ بہت خطرناک آدمی ہے۔ اسے موقع مل گیا تو وہیں نقصان پہنچا سکتا ہے۔ یہ موقع فہمیت ہے اس سے پہلے کہ وہ کچھ کر سکے تم جا کر اسے ٹھکانے لگا دو۔“

”میں نے گراڈی سے ایک معاہدہ کیا ہے میری ساس کے مطابق عمل کروں گا۔ پورسک نے جواب دیا۔ ہم فزوسٹ کو سہارا کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم نے عملت کی تو گراڈی رستم نہیں دے گا۔ سمجھ گچھے؟ اب باؤ اور مجھے سونے دو۔“

”کیونکہ یہ اس وقت تمہیں مشہور اتار کر لے کر لڑیں اور ہوش جاؤ اور اسے نشانہ بناؤ۔ اگر تم نے یہ موقع ضائع کر دیا تو پھر وہ میں نشانہ بنے گا۔“ اسنی نے التجا آمیز لہجے میں کہا۔

”تم ہوش پر نکلنا تو اتنا کر دو۔“ پورسک بولا ”میں ہنسنا

وقت کا انتظار کریں گے۔ میں فروسٹ کو کسی بھی دن کسی بھی جگہ مار سکتا ہوں۔ اب یہ سچی بھادو۔ میں سنا چاہتا ہوں۔“

خوف کے ایک نئے احساس کے ساتھ امینی نے عجیبی شکل کی اور گولہ کے پاس بیرونی کمرے میں دایں چلا گیا۔

”وہ پاگل ہو گیا ہے۔“ اس نے گولہ کو بتایا۔ ”کہتا ہے ہڈی کی ٹھکانی کرو۔“ جب وہ جا رہا تھا کہ مار دے گا۔ یہ بھی کہہ رہا ہے کہ اگر سب لڑی کی گئی تو گرا نڈی رقم نہیں دے گا۔ فدا کی پند۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اس وقت جبکہ ہم یہاں بیٹھے باتیں ہی کر رہے ہیں۔“ فروسٹ بھی ختم کرنے روانہ نہیں ہو سکا ہے۔“

”وصلہ کھو امینی۔“ گولہ نے جواب دیا۔ ”اس قدر گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے ڈیو کی ہڈی کی ٹھکانی کے لئے پیچھے ہی بھیج دیا ہے۔ وہ پہنچ چکا ہو گا یا پہنچنے والا ہو گا۔ پھر فروسٹ بھی اتنا احمق نہیں ہے کہ یہاں آ کر مار کرے۔ اگر یوسک کہتا ہے کہ وہ اسے آہستہ آہستہ لے کر ہم اسی کے کھنے کے سلطان مل کر رہے گے۔ ابھی تک اسی نے کسی مسئلے میں کوئی غلطی نہیں کی۔ اس لئے سب سے کارپرشن مت ہو۔ میں اپنے کمرے میں سوئے کے لئے جا رہا ہوں۔ ذرا وقت تو دیکھو کیا ہو رہا ہے صبح ہونے والی ہے۔“

یہ سمجھتے ہوئے گولہ اٹھا اور بیڑی کھڑکی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ وہ دیوانہ آسان نشہ بنا تھا۔ اتنا کہ فروسٹ کے لئے خود کو روکا دھڑا رہا تھا۔ جھاڑیوں کے پیچھے چھپے ہوئے اس نے رائل سبجائی نشان لیا اور ٹرائیگر دیا دیا۔

گولہ کے سر کے اوپر ہی حصہ کے ٹکڑے ہو گئے۔ وہ کسی دماغی کی طرح جھمک کر گرا۔ اور اپنے ساتھ ایک ہزار دو کرسیوں کو بھی بہت اٹکایا۔ ایک لمحہ کے لئے امینی نے آنکھیں میچا دیں اور دیکھا اور پھر فوراً ہی فزیشن پر لپٹ گیا۔ ٹیکہ لے لے ایک دوسری گولی اس کی پیٹھ کی چھینٹی چلی گئی جس کے ساتھ وہ کھڑا ہوا تھا۔ امینی کا دل اس طرح زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ جیسے پمپین کا معمار توڑ کر باہر نکلتا جا رہا ہے۔ پھر جب سانس نہ دیکھا کہ اس کے ہاتھ گولہ کے جسم سے پہلے خون میں لتھڑ گئے ہیں تو وہ ادھیخہ خوفزدہ ہو گیا۔

دو فائرنگ کی آواز اور گولہ کے گرنے کا دھماکا یوسک نے بھی سنا۔ وہ چمچ کے سے بستر سے اٹھا۔ کچرے پھینکا۔ اپنی رائل سبجائی میز پر اشارہ کیا۔ ۳۸ لبرکالین اور بھی اپنی پیٹی میں اڑس لیا اور سبکائی ہوا پیرٹی کمرے میں پہنچا اس نے کمرے کا خفیہ منظر دیکھا اپنی بھی خوف سے کانپ رہا تھا۔ اس نے امینی کو گھسیٹ کر باہر نکالا۔ ادھر کمرے کے دروازے بند کر دیئے۔

”میں نے تمہیں بتا دیا تھا۔“ امینی لڑتی آواز

میں بولا۔ ”اب وہ باہر چوڑھے ادمم دلوں کو قتل کرنے گیا۔“ یوسک نے زور زور سے دو تین تھپتھپ اس کے منہ پر ملے۔

”وہ نہ تمہیں مار سکے گا ادمم مجھے۔“ اس نے چیخ کر کہا۔ ”گولہ بد قسمت تھا مگر ہم نہیں ہیں۔“ اچھا برا وہ خود یہاں آ گیا اب وہ ہماری زمین پر ہے ہم اسے آسانی سے ختم کر سکتے ہیں۔“

یوسک کا ذہن تیزی سے سوچنے میں مصروف تھا۔ سارا پلان ہی درہم برہم ہو گیا تھا۔ مگر کم سے کم اتنا ضرور تھا کہ گرا نڈی نے اسے فروسٹ کو قتل کرنے کے لئے دو لاکھ ڈالر کی پیشکش کی تھی۔ لیکن معاویہ پر ہوا تھا کہ فروسٹ کو خوفزدہ کر کے سہا ہمارا ملے ملے دی لڑی جائے۔ اب یوسک کو اس مسئلہ کا اس مسئلہ کا اس نے فروسٹ کے بلے میں انڈر لگانے کی غلطی کی تھی۔ اسے سمجھنا چاہئے تھا کہ فروسٹ کو ڈرا یا یا خوفزدہ نہیں کیا جاسکتا۔ وہ اتنی بہت اور اتنا وصلہ رکھتا ہے کہ خود یہاں آ کر اس نے گولہ کو ختم کر دیا۔ امکان یہ تھا کہ اب بھی باہر رائل لئے موجود ہو گا یوسک کو اپنے نشانے پر پختہ اعتماد تھا۔ اگر فروسٹ باہر چوڑھے تو اسے یقیناً اس کی موت ہی یہاں لائی ہے۔ یوسک گرا نڈی کی پیش کردہ رقم حاصل کرنا چاہتا تھا۔ مگر وہ اپنے خطر پر کوئی جانس لینے کے لئے تیار نہ تھا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ابھی فروسٹ کو ہلاک کرے اور بعد میں گرا نڈی کہے کہ یہ تو بے ہی نہیں ہوا تھا۔

”تم یہاں صبر کرو۔“ اس نے امینی سے کہا۔ ”میں ابھی آتا ہوں۔“ وہ آتش میں داخل ہوا۔ ریسرچ اٹھا کر اسپین ہڈی کا منبر ڈال کر کیا۔ اس وقت صبح کے تقریباً پانچ بجے تھے۔ پہلے دو امتحان لے کر گرا نڈی کے کمرے سے کلشن ٹاسنے سے انکار کر دیا۔ مگر جب یوسک نے کہا کہ کام بہت مزید ہے تو اس نے بدلے خواہش کلشن دے دیا۔ فوراً ہی گرا نڈی کی آواز ابھری۔ یوسک کو بہت سہی کی گرا نڈی اپنی آواز سے سسک رہا اور چونکنا ظاہر ہو رہا تھا۔ ظاہر ہے اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ گرا نڈی شکاریات اپنی بیٹی کے غم میں جاگتا رہا تھا۔ آہستہ آہستہ ہر طرف سے پہلے میں یوسک نے اسے موجودہ صورت حال بتائی۔

”میں اس وقت دمبا میں کر سکتا ہوں مگر گرا نڈی اس نے آخر میں کہا۔“ اور یہ فیصلہ کرنا تمہارا کام ہے کہ کون سی بات کی جائے۔“ فروسٹ نے کمرے کے ایک پارٹر کو مار دیا ہے۔ میں لوئس کو فون کر سکتا ہوں کہ وہ آئے اور فروسٹ کو گرفتار کر لے سکیں گرفتاری کے بعد وہ اپنی زبان بند نہیں کرے گا۔ اخبارات میں تبدیلی سبیل کی بلے میں بڑی بڑی سرخروں سے ناپسندیدہ خبریں شائع ہوں گی۔ چنانچہ بہترین ملے یہ کہیں اسے ابھی ختم کر دینا بہتر لگے



میں نے اپنی ساس کو
گھڑی دی۔ اس نے
گھڑی کو باپ میں
جھک کر خراب کر دیا۔
اس نے اسے وارڈ ہفٹ گھڑی
اُس نے اسے فرش پر گر کر صانع کر دیا۔ میں نے
اسے وارڈ ہفٹ اور شک پوٹ گھڑی پیش کی لیکن
وہ گھڑی انہی میٹنگ میں تھی اس نے بیکار ہو گئی۔
بالآخر آج صبح میں اس کے لئے وارڈ ہفٹ شاگ پوٹ
ان ریگ ابل انہی میٹنگ گھڑی سے لے آیا۔ ابھی
سُوج غروب ہوئے ہیں نصف گھنٹہ باقی چھادیری
ساس اس گھڑی کو نہ جانے کہاں کھو آئی ہے۔

وہ باہر موجود ہوا میں بھٹتا ہوں کہ وہ ہے، لیکن اس سے پہلے کہ
میں اسے شکا کر دوں، میں جانتا چاہتا ہوں کہ اس صدمت میں بھی
مجھ کو دلاک ڈاؤن سبب عوا دل کئے جائیں گے؟
”ٹھیک ہے اسے ابھی ختم کر دو۔ تمہیں رقم مل جائے گی۔ بھڑائی
نے جواب دیا اور سر پر رکھ دیا۔
یو سٹک واپس امینٹی کے پاس آیا جو سہا پرا دلوار کی آڑ میں
بیٹھا تھا۔

”گراڑی نے کہا ہے کہ اسے ابھی ختم کر دو۔ چنانچہ اب ہم اسے
شکار کر رہے ہیں۔“

”مجھے اپنے ساتھ شامل مت کرو۔“ امینٹی نے کانپتے ہوئے
کہا۔ ”یہ بتاؤ در در کس سے تمہیں سنبھالو۔ میں نہیں رہوں گا۔“
”مکن ہے وہ چلا گیا ہو۔ لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ پڑے گا۔“
یو سٹک نے جیسے اس کی بات سنی ہی نہیں تھی۔ اس کی صدمت یہ
سوچتی کہ تم دونوں مل کر اسے مار کر اوپر اٹھانے دووانے سے باہر جاؤ۔
ساتھ ہی چلا کر کہتے جانا کہ میں یہاں نہیں ہوں اور یہ کہ وہ نہیں
شوٹ نہ کرے جب وہ مطمئن ہو کر سامنے آئے گا۔ تو میں اسے
مارا گاؤں گا۔“

”تم پاگل ہو گئے ہو۔“ امینٹی بولا۔ جیسے ہی میں باہر نکلاں
گا وہ مجھے شوٹ کر دے گا۔“

”شکر ہے۔ چلو باہر چلو۔“
”میں نہیں جاؤں گا۔“ امینٹی اب واضح طور پر کانپ رہا تھا۔
یو سٹک نے داخل بائیں ہاتھ میں سنبھالتے ہوئے اپنی۔۔۔
ہمپ پاگٹ سے لیا اور نکال لیا اس کی نال امینٹی کی کنپٹی سے لگا
دی۔ ”اگر تم نے دس سیکنڈ کے اندر قدم نہیں بڑھایا تو پھر میں
تمہیں جہنم رسید کر دوں گا۔“ وہ انتہائی غصے سے بولا۔
امینٹی کے منہ سے سرکیاں نکل گئیں۔ یو سٹک کا انداز حاف
بتا رہا تھا کہ وہ اسے واقعی مار دے گا۔

”اچھا۔ اچھا۔ میں جا رہا ہوں۔“ اس نے گویا آواز میں جواب
دیا۔ یو سٹک ہچکچہ ہٹ گیا۔

”بہت آہستہ آہستہ قدم اٹھانا۔ دووانے سے نکلنے ہی چھینا
شوٹ کر دینا۔ وہ تمہیں نہیں لے گا مگر میں اس موقع سے
فائدہ اٹھانے سے تمہیں اسے گراؤں گا۔ چلو آگے بڑھو۔“
امینٹی روکھڑے ہوئے قدموں سے دووانے سے باہر نکلا۔
یو سٹک نے ریلو اور واپس اپنی جیب میں رکھ لیا اور دووانے کے
پٹ کی آڑ میں آکر کھڑا ہو گیا۔

فروٹ سے گلوب کو گرتے دیکھا۔ بس کادل اپنی کامیابی
پر خوش ہو گیا۔ اس وقت اس نے گھڑی کے سامنے کسی کو حرکت
کرتے دیکھا اور فوراً ہی دوسرا فائر بھی کر دیا۔ اس نے ٹی دی کا شیشہ
بھٹنے کی آواز سنی۔ تیزی سے حرکت کرتے ہوئے اس نے اپنی سبک
تبدیل کی اور پچاس گز پیچھے دوسری صابریوں کی آڑ میں چھپ
گیا وہ زمین پر لیٹا ہوا سمجھ رہا تھا کہ صابریوں نے اسے مکمل طور پر
چھپا رکھا ہے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ شاید اس نے امینٹی کو بھی مد
دیلے مگر اس کا اسے زیادہ یقین نہیں تھا۔ لیکن قسمت نے ساتھ
دیا تو اسے بھی ختم کر دے گا۔ پھر بھی ابھی تک ایک اور دو کا مقابلہ تھا۔
اس نے کان لگا کر کچھ سننے کی کوشش کی مگر کچھ سنائی نہیں
دیا۔ وہ ریسٹورنٹ کے سامنے کا پورا حصہ دیکھ سکتا تھا۔ چھپنے کی
کوئی جگہ نہیں تھی۔ اگر یو سٹک یا امینٹی بیرونی دووانے سے باہر
نکلے تو یہ گویا ان کے لئے خود کشی کرنے کے برابر تھا۔ مکن ہے کوئی
صفتی یا طرفی دووانہ ہو۔ مگر فروٹ چاہتا تھا کہ وہ ریسٹورنٹ
میں بند رہیں۔ اگر وہ دونوں باہر نکل آئے تو اسے دو طرف سے
ٹھیسے کی کوشش کر سکتے ہیں اور یہ حرکت اس کی کامیابی کے
امکانات کو کم کر دے گی۔

صابریوں کے پیچھے آہستہ آہستہ بائیں جانب بڑھتے ہوئے
فروٹ نے چند سیڑھیوں کے اوپر ایک دووانہ دیکھا وہ آگے
بڑھتا رہا۔ یہاں تک کہ معتبی معتبی کے غاروں کی آؤرفت کے
دووانے تک پہنچ گیا یہاں بھی چھپنے کی کوئی جگہ نہیں تھی اس نے
ٹپ کیا کہ اگر وہ بائیں ٹھیکے کے تو غالباً سیڑھیوں والے دووانے سے ہی
نکلے گا۔ وہ پھر واپس دہلیا گیا۔ اس کی پوزیشن بہت محدود تھی

خود پر شبیہ دیتے ہوئے وہ پورے ریسٹورنٹ کو نگاہ میں رکھتا تھا وہ اطمینان سے لیٹ گیا اور انتظار کرنے لگا۔

اس وقت تک سب درختوں کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ اس نے گھڑی دیکھی تو پانچ بجے تھے۔ وہ سوچنے لگا کہ ریسٹورنٹ کا اسٹاف معلوم نہیں کس وقت تک آتا ہے۔ اگر یورسک اور امینی نے اس وقت باہر نکلنے کا فیصلہ نہیں کیا تو اس کے لئے مشکل برپا ہے گی کہ اگرچہ اس نے صلیبی کی قوت نہیں سمجھ سکتا لیکن وہ دلزلوں کو بہت جال گلوبل کی طرح کا کوئی انشا کرنا تھا۔ یقیناً یورسک پولیس کی دل اندازی گوارا میں کرے گا۔ لہذا اس کی کوشش یہی رہی کہ اسٹاف کے آنے سے پہلے ہی فرسٹ کو مار لیا جائے۔

نصف گھنٹہ گزر گیا مگر فرسٹ کو سکون سے انتظار کرنے کی بات بھی اس نے دیتا تھا کہ جنگلوں میں گولپے دیتے تاکہ ان کے چلنے کے انتظار میں گھنٹوں اور دنوں کا وقت گزرنا تھا۔ دور فاصلے پر ٹریک گولپے کی آواز کے علاوہ کوئی دھڑلہ نہیں دے رہی تھی۔ اور نہ ہی کسی طرف سے کسی کی نقل و حرکت کی کوئی آہٹ بھی وقتاً فوقتاً میٹروں والا دروازہ کھولا اور امینی زہرا ہوا۔ اس نے اپنے دواں دلائے مگر وہ اڑنا نہیں سکتے تھے۔

گولی مت چلا نا۔ وہ چلا یا تو یورسک یہاں نہیں ہے میں اسے تلاش کرنے میں تھک رہی ہوں۔ گولی مت چلا نا۔“

فرسٹ کو ماضی کا ایک واقعہ یاد آ گیا۔ ایک بار اسے تقریباً ایسے ہی صورت حال کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اس نے ایک گولپے کو گھیر لیا۔ اس نے چوڑھواں ہتھیار ڈال دیا۔ اور یہ کہ اس نے جہاں وہ جا رہا تھا وہاں سے اپنی رافٹل سامنے پھینک دی۔ اس کے بعد وہ خوف سے ہلکا پلٹنے لگا مگر اسے اُدھر اُدھاٹے ہوئے۔ فرسٹ دھوکا کھا گیا۔ راجی کین گا سے نکل آیا۔ گولپے نے اپنے ہیٹ میں کیے تھے ہم چپ جا رہا تھا۔ فرسٹ کے ہاتھ تھے اس نے تھیٹم پھینکا مگر فرسٹ نے سے غلط تو کر دیا اور پھر قی سے زمین پر لیٹ بھی گیا مگر وہ دوسرے پہنچنے والے زخموں سے بچنے کا اور دواہ ایک ہسپتال میں پڑا رہا۔ تب سے اس نے دل میں تہیہ کر لیا تھا کہ اب اگر کبھی ایسا اتفاق پیش آیا تو وہ گولی پہلے چلائے گا اور ماضی بعد میں مانگے گا۔

امینی کو دیکھتے ہی ایک گھنٹہ پر بیٹھتے ہوئے اس نے رافٹل پر چڑھی۔ یورسک نے فرش پر بیٹھتے ہوئے یہ حرکت دیکھ لی مگر امینی درمیان میں تھا۔ امینی پوری آواز سے چلا رہا تھا کہ یورسک اس سے یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ لیٹ جائے تاکہ وہ فرسٹ کو نشانہ نہ بن سکے۔ وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ فرسٹ اس کی موجودگی سے آگاہ ہو۔ امینی آخری سیر بھی پر پہنچا تو فرسٹ نے ٹرائیگر

دبا دیا۔ اور ساتھ ہی خود بھی پھرتی سے زمین پر لیٹ گیا۔ مگر اس کی یہ پھرتی ضرورت سے کم رہی جبکہ امینی گردن تھا کہ یورسک کو فائر کرنے کا موقع مل گیا۔ گولی فرسٹ کی پلپٹوں کو چھتی ہوئی اس کے بازو میں گھس گئی۔ اس نے بھی یورسک کو دیکھا اور اڑنے لگا مگر اسے گولی چلا دی۔ گولی دوائے کی چوڑھٹی میں بجتی ہوئی پڑ گئی۔ کچھ سے کہے اس سے گزرتی۔ بکھڑے کے ٹھوڑے اڑے اور ایک ٹکڑا یورسک کی شیشے والی مصنوعی آنکھ میں گھس گیا۔ خون بہنے لگا۔ گالیاں پکتے ہوئے یورسک پیچھے ہٹ گیا۔

فرسٹ پر غموس کرتے ہوئے اس کی قیغ خزن میں جگتی جا رہی ہے۔ رینگتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔ اس کی آڑھی کی ٹریننگ کا آئی۔ وہ بالکل بے آواز رینگتے ہوئے دوائے کے سامنے سے ہٹ کر درختوں کے ایک عجیب و غریب پیچ گیا۔ یہاں اس نے اپنے زخم کا جائزہ لیا۔ زخم خطرناک نہیں تھا مگر خون کا جاری رہنا خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔ کالے شیطان کا نشانہ دھاتی بہت اچھلے اس نے سرچا۔ مگر اب مقابل ایک اور ایک کے درمیان تھا۔ یورسک نشانے کا سچا تھا۔ اور وہ خود چپ کر گئے تھے میں مابہر تھا دیکھنا یہ بھی تھا وہ دنوں میں سے کون کا ماب ہر تلسے خون کا پھنا سے پریشان کر رہا تھا۔ لیکن خون تو اکثر پہلے بھی اس کے زخموں سے بہتا رہا تھا۔ اس نے اپنا سوال نکالا۔ اس کا ایک پیڑ بنایا اور اپنی چٹائی استعمال کرتے ہوئے اسے زخم پر باندھ دیا۔ پھر وہ ایک دھری پوزیشن پر رینگ گیا۔ جہاں سے وہ سیر جھونکے دوائے کو بخوبی نگاہ میں رکھ سکتا تھا۔ اور انتظار کرنے لگا۔

یورسک نے ہاتھ دم میں جا کر اپنا زخم دھوا۔ خون رک گیا۔ محض ایک غراش آئی تھی۔ اسے یقین نہیں تھا کہ اس نے فرسٹ کو ہلاک یا زخمی کر دیا ہے یا نہیں۔ اگر گولی فاصلے گئی ہے تو اس کا مطلب تھا کہ فرسٹ اب بھی دوائے پر موجود ہوگا۔ وقت گزرتا جا رہا تھا۔ ایک گھنٹہ یورسک ریسٹورنٹ کا اسٹاف آنا شروع ہو جائے گا اسے ملے ہی فرسٹ کو ختم کر کے یہاں سے نکل جائیگا چاہے اس کے درست سے ایسے گواہ فراہم کر سکتے تھے جو یہ بیان دیں کہ یورسک واردات کے وقت کہیں موجود تھا۔ پولیس اس پر کوئی شبہ نہیں ثابت نہیں کر سکے گی۔ لیکن فرسٹ کا مزاحمتی تھا اگر وہ گرفتار ہو گیا تو پولیس کو سب کچھ بتائے گا۔

لیکن ہے وہ میری کیا ہو۔ لیکن یورسک کوئی چانس لینا نہیں چاہتا تھا اب اسے یقین تھا کہ اگر ڈیوٹی نے دلا کہ ڈائری جس رقم کا دعو کیا ہے وہ اس کی دستری سے بہت قریب ہے مگر وہ کرے تو کیا کرے۔ اگر فرسٹ زخمی ہو جائے تو وہ کسی زخمی سفیر کی طرح خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ ان حالات میں سیر جھونکے

دلے دروازے سے باہر نکلنا بہت زیادہ خطرناک تھا۔ اچانک یوسک کو چھت کا خیال آیا اور وہ خود پر لعنت پھینکے لگا کر اس نے پہلے اس باغ میں کیوں نہیں سوچا اگر وہ چھت پر نہ تھا اور پھر ایسی باہر نکلنا تو اب تک فروسٹ کا خاتمہ یا بخیر ہو چکا ہوتا۔

وہ تیزی سے چھت پر پہنچا اور فروسٹ نے جھاڑیوں کے درمیان لیٹے ہوئے اپنے نیچے خون کی ایک بڑی مقدار جمع ہوتے دیکھی۔ وہ مال کو دیکھا تو وہ خون میں بیگ چکا تھا۔ اس نے پیٹی کو اور کتا تو دردی ایک تیز لہر نے اسے پسینہ کر دیا۔ وہ دل ہی دل میں یوسک کو گالیاں دینے لگا۔ اسے ماریا کا خیال بھی آیا جس نے پیراڈائزسٹی کی بہت تفریق کی تھی۔ اب فروسٹ پھرتا رہا تھا کہ اس نے کیوں اس کے کہنے پر دھیان دیا۔ خون بہنے سے وہ اپنے اندر مکروری بھی محسوس کرنے لگا تھا رائفیل پھلے سے زیادہ وزنی ہوتی جا رہی تھی۔

چھت پر سے دیکھتے ہوئے یوسک نے سامنے جھاڑیوں کو حرکت کرنے دیکھا پھر اسے فروسٹ بھی نظر گیا۔ اس کے ہاکیو ٹول پر ایک زہریلی ہنسی نمودار ہوئی اس نے شست ہانڈی اور فائر کو دیا۔ ٹیک اسی لمحہ فروسٹ نے اوپر دیکھا اور یوسک کو دیکھ لیا۔ اس کے اصحاب کی بھڑکی ختم ہو چکی تھی وہ رائفیل دیکھ رہا تھا مگر خود کچھ کرنے سے قاصر تھا۔ محسوس کر رہا تھا کہ اس کی موت اس سے ایک ثانیہ کے فاصلہ پر ہے مرنے وقت اس کے ذہن میں آخری خیال یہی تھا کہ وہ اس کا بے دماغی سے مر گیا۔

یوسک نے سمجھ لیا کہ اب اسے دوبارہ فائر کرنا ضرورت نہیں ہے۔ وہ کھڑا ہو گیا۔ چھت کے کنارے پر آیا اور نیچے جھک کر فروسٹ کے بے حس و حرکت جسم کو دیکھنے لگا۔ دو لاکھ ڈالر۔ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ اب وہ ان کا حق دار نہیں ہے یہ اس کی اپنی زندگی میں سب سے خطرناک مقابلہ تھا اور تب پھر اس نے ایک ایسی آواز سنی جیسے کوئی پرندہ بڑھڑھڑاتا ہے۔ شاید کوئی چڑیا ہے۔ اس نے سوچا اور اٹھ کر دیکھنا چاہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ نکل سکے چاقو ٹیک دل کے مقام پر اس کی پشت میں گھمت چلا گیا۔ وہ لڑکھایا تو وزن بگڑا اور وہ بیس فٹ اونچی چھت سے ایک دھماکے کے ساتھ نیچے گر گیا۔

یہ سوچا تھا۔ اپنا کام کر کے وہ تیزی سے نیچے اترتا۔ یوسک کی پیٹری سے چاقو نکالا۔ اسے اس کی فیض سے صاف کیا۔ اور جیب میں رکھ لیا۔ ایسی کے پاس جا کر اسے دیکھا۔ پھر فروسٹ کا منہ لپکا دو لون مرچکے تھے اس نے ایک گہری سانس لی اور جھاڑیوں کے عقب میں سہانچا چلا گیا۔

میری سس کی دودھ بڑھتی تھی جا رہی ہے۔ وہ روم کے کونے کونے کی آواز میں لگائی ہوئی تھری تھری کے ایک کونے میں باغیچہ تھی۔ وہ دیکھتی ہے کہ وہ مرنے لگی تھی ہے۔

میں تھینا کے کسی ماہر خبیات کے پاس علاج کی غرض سے بھیج دیا مگر بات یہ ہے کہ اس کے جانے کے بعد میں اٹھنے لگی تھی۔

گراڈی فون پر ڈاکٹر دانسی سے گفتگو کر رہا تھا۔

”میں جانتا ہوں کہ میری بیٹی کی لاش روم بھجوری جائے۔“

”اس کا خبر تھا اسے میں دفن ہونا چاہئے۔“

”ٹیک ہے مگر گراڈی! میں سارا اختتام کر دوں گا۔“

”ڈاکٹر۔“

”شکریہ، گراڈی بولا۔“ میں روم نیچے کر تھا ہائے ہسپتال کے لئے ایک معقول رقم وائز کر دوں گا۔“

یہ کہہ کر اس نے روم پر رکا دیا۔ اپنے پیچھے کوئی آہٹ محسوس کرتے ہوئے اس نے پلٹ کر دیکھا۔ سوکا کمرے میں داخل ہو کر چند قدم کے فاصلے پر کھڑا تھا۔

”وہ سب مرچکے ہیں۔“ اس نے اس طرح کہا جیسے کھانا میز پر لگنے کا اعلان کر رہا ہو۔

”یوسک؟“

”وہ بھی اور باقی دو کے بھی، ٹیک اسی طرح جس طرح آپ نے ہدایت کی تھی۔“ سوکانے بتایا۔ گراڈی کو اپنی سببٹی کا خیال آیا۔

”سامان باغیچہ۔“ وہ بولا۔ ہم ایک گھنٹے میں روم روانہ ہو رہے ہیں۔“

”بہت اچھا جناب!“ سوکانے جواب دیا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

گراڈی جبری کھڑکی کے پاس آکھڑا ہوا اور نیچے ساحل کی طرف دیکھا۔ صبح ہونے کے باوجود مگر ٹولس اور کشتیاں بادبان لہراتے ہوئے ساحل سے روانہ ہو رہی تھیں۔ لوگ ساحل پر آنے لگے۔ ٹولیک کا شہر بڑھتا جا رہا تھا اور گرم ہوا پام کے درختوں کو جھونتی ہوئی چل رہی تھی۔

پیراڈائزسٹی میں ایک اردن لٹے ہوئے تھا۔